# مسافر لوٹ آئے ہیں

سمیرا شریف طور

پاکستانی پوائنٹ ڈاٹ کام

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

# مسافر لوٹ آئے ہیں

سمیرا شریف طور

کتابی شکل: پاکستانی پوائنٹ ڈاٹ کام

پاکستانی پوائنٹ کوئی تجارتی ویب سائٹ نہیں ہے یہاں پر موجود تمام ناولز بالکل مفت ہیں۔اس مشن کا مقصد صرف اردو ادب کی خدمت کرنا ہے تا کہ وہ لوگ جو وطن سے دور ہیں اور اردو کتب حاصل نہیں کر سکتے،وہ یہاں سے ڈاؤنلوڈ کر لیں۔اگر آپ اردو لکھنا جانتے ہیں تو آپ بھی روز کا ایک صفحہ کمپوز کر کے اس مشن کا حصہ بن سکتے ہیں۔مزید معلومات کے لئے،پیج موڈز: زندگی،بسمہ،حسیب یا مینجمنٹ وقار سے رابطہ کریں،شکریہ



مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

مسافر لوٹ آئے ہیں

اس نے آٹھ برس بعد اپنی سر زمین پر قدم رکھا تھا۔پورے آٹھ سال بعد۔ جہاں سے نکلتے ہوئے اس نے سوچا تھا کہ وہ یہاں کبھی بھی پلٹ کر نہیں آئے گا مگر ایک عرصے بعد وہ پھر پلٹ آیا تھا اسی شہر بداماں میں۔جہاں اس کا وجود زخمی زخمی ہوا تھا۔روح میں کئی گہرے زخم لگے تھے۔گھاؤ ایسے تھے کہ آٹھ سال کا طویل دورانیہ اور تنہائی بھی انہیں مندمل نہ کر سکی تھی۔

اسی زمین میں جہاں وہ نامہربان وجود رہتا تھا۔جس نے اس کے وجود سے جان کھینچ لینے کی کبھی کوشش کی تھی۔اس کی زندگی کی سب سے بڑی خوشی

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

مانگ لی تھی۔اور وہ تھا کہ صرف اور صرف اس کی خواہش کا احترام کرتے' اس کی خوشیوں کی خاطر اپنے دل کی پروا کئے بغیر اس کی عمر بھر کی تنہائی اور ہجر سے لپٹی عمر بھر کی قید اپنے حصے میں لکھ دی تھی۔صرف اور صرف اس کے جذبوں کااحترام کرتے اور اب اگر وہ پلٹا بھی تھا تو صرف اور صرف اس کی خاطر' ایک دفعہ پھر اپنی روح وجسم کو اذیت کے گہرے سمندر میں دھکیلنے کی خاطر' اپنے وعدے کی پاسداری کی خاطر جو اس نے اس سے کیا تھا۔اب نہیں جانتا تھا کہ آگے کن حالات کا سامنا کرنا پڑے گا۔اپنے وعدے کو نبھانے چلا آیا تھا۔جب محبت کی ہے تو پھر سودوزیاں کا حساب بے کار رہتا ہے۔یہ حقیقت بہت پہلے اس نے جان لی تھی۔

ٹیکسی سے اتر کر کرایہ ادا کرکے اس نے اپنے اطراف دیکھا۔یہ وہی گاؤں تھا جہاں وہ بڑے فخر' غرور و شان کے ساتھ کبھی چلتا تھا۔اور اب یہ وہی علاقہ تھا جو اس نے گزشتہ آٹھ سال سے اپنے لئے شجر ممنوعہ کی طرح بنا رکھا تھا۔بہت کچھ بدلا تھا۔مگر سامنے نظر آنے والی حویلی اسی شان وشوکت کے ساتھ اپنی جگہ پر کھڑی تھی جیسا کہ وہ آٹھ سال پہلے چھوڑ کر گیا تھا۔



مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

گیٹ پر دستک دیتے ہوئے اسے چاچاجانی اور بی بی جان کا خیال آرہا تھا۔اسے یوں اپنے سامنے دیکھ کر نہ جانے ان کی کیا کیفیت ہو۔وہ کچھ بھی اندازہ نہیں کرپارہا تھا۔

"جی صاحب... کس سے ملنا ہے؟" ایک نوجوان سا لڑکا پوچھ رہا تھا۔بلکہ سر سے پاؤں تک جائزہ بھی لے ڈالا تھا۔سالک نے اپنا بیگ زمین پر رکھا۔

"مجھے قمرالزمان صاحب سے ملنا ہے۔بہت دور سے آیا ہوں۔"

"جی مگر وہ اس وقت کسی سے نہیں ملتے۔اگر آپ نام بتادیں تو سہولت رہے گی۔ورنہ آپ کو انتظار کرناپڑے گا۔" ملازم نے ادب سے بتایا تھا شاید وہ اس کے حلئے سے متاثر ہوا تھا۔

"میں ان کا بھتیجا سالک ہوں۔انیس الزمان کا بیٹا۔" اس نے اپنا حوالہ دیا تھا۔ملازم کی آنکھوں میں ایک دم حیرت سمٹ آئی تھی۔بغور دیکھا تھا پھر بوکھلا گیا۔

"سلام سرکار... معاف کیجئے'مجھے علم نہیں' نیا آیا ہوں نا...مگر بڑے سرکار سے اکثر آپ کا نام سنا ہے۔آپ چھوٹی بی بی کے شوہر ہیں نا..." وہ فوراً

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

احترام بجالایا تھا۔زمین پر پڑا اس کا بیگ اٹھالیا تھا۔پہلے ہی موڑ پر اسے چھوٹی بی بی کا حوالہ بہت ناگوار گزرا تھا۔

"آئیں... سرکار... آئیں..." وہ اندر بڑھ گیا تھا۔ملازم پیچھے پیچھے چلنے لگا تھا۔ یہ وسیع وعریض آسائشات کی حامل کوٹھی اندر سے بھی ویسی ہی تھی جیسی وہ چھوڑ کر گیا تھا۔اندر آنے کے بعد سب سے پہلے اس کا سامنا سراج بابا سے ہوا تھا۔

"سالک بیٹا...!" بابا اپنی جگہ ساکن ہوگئے تھے۔

"السلام علیکم۔"

"وعلیکم السلام...تم سالک ہونا... واقعی میری آنکھیں سچ دیکھ رہی ہیں نا...یہ تم ہی ہونا..."بابا اسے یوں برسوں بعد سامنے دیکھ کر بدحواس سے ہوگئے تھے۔وہ مسکرادیا۔

"یہ میں ہی ہوں بابا... سالک! بدنصیب..." آخری لفظ اس نے اسقدر آہستگی سے کہا تھا کہ بابا کو سنائی نہیں دیا تھا۔وہ بس خوش تھے اسے اپنے سامنے دیکھ کر۔



مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"میں بڑے سرکار کو بتاتا ہوں۔" بابا سراج فوراً اندر بڑھ گئے تھے۔وہ بھی ان کے پیچھے ہی قدم بڑھانے لگا تھا۔

"کیا کہہ رہے ہو تم... سالک آگیا... سالک..."سراج بابا کی طرح چاچاجانی بھی شاکڈ تھے۔وہ دروازے پر ہی رک گیا۔

"چاچاجانی..." اس کے ہونٹ نیم وا ہوئے تھے۔وہ تڑپ کر دیکھنے لگے تھے۔ پھر آگے بڑھ آئے تھے۔دونوں بازوؤں میں سمیٹ لیا تھا۔

"سالک... بیٹا... میری جان' تو کہاں تھا؟ اتنے برسوں تڑپایا ہمیں' ہم ترس گئے تھے تمہاری صورت کو... تمہارے وجود کو' کوئی یوں بھی کرتا ہے۔مانا ہم نے جبر کیا تھا مگر تم نے بھی تو حد کردی۔سالوں کی دوری حائل کردی اپنے اور ہمارے درمیان کچھ نہ سوچا...ہم کیسے جئیں گے' کیسے رہیں گے۔" وہ رو رہے تھے کہے جارہے تھے۔وہ بس ان کے سینے سے لگا اپنی اور ان کی برسوں کی پیاس بجھا رہا تھا۔وہ بھی مرا تھا' ان کے بغیر' ایک ایک پل جان کنی کے عمل سے گزرا تھا۔کیسے بتادیتا یہ سزا تو مقدر میں تھی اور نجانے کب تک رہے جو خود اس کی اپنی منتخب کردہ تھی۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

”کہاں تھا تو...؟ نیویارک میں تو نہیں تھا‘ پھر کہاں چلا گیا تھا...“ وہ پوچھ رہے تھے۔سراج بابا اپنی آنکھیں صاف کرتے باہر نکل گئے تھے۔وہ چاچا کو دیکھنے لگا۔کتنے نڈھال اور ضعیف

ہوگئے تھے وہ۔پہلے والا دم خم نہیں رہا تھا۔اس نے انہیں بستر پر بٹھایا۔

”میں یہاں سے جانے کے صرف ایک دوماہ بعد ہی نیویارک سے واشنگٹن شفٹ ہو گیا تھا اور پھر وہاں سے انگلینڈ اور انگلینڈ سے جرمنی چلا گیا تھا۔“سہولت سے بیٹھ کربتانے لگا تھا۔

”اور اتنے برسوں میں ایک دفعہ بھی خیال نہ آیا کہ یہاں ہم پر کیا گزری ہے؟ تمہارا یوں لاپتا ہوجانا ہمیں کس درد سے دوچار کر گیا تھا۔تمہاری ماں کیسے کیسے نہیں روئی... تمہاری چاچی‘اور اسوہ نے تمہیں کتنا یاد کیا ہے۔“ وہ ابھی بھی غمزدہ تھے۔وہ سر جھکائے بیٹھا رہا۔اس دوران سراج بابا ٹرالی سجائے اندر داخل ہوئے تووہ حیران ہوا۔اس کے خیال میں اس کی آمد کی خبر سراج بابا



مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

نے تقریباً سب کو دے دی ہوگی مگر کوئی بھی نہیں آیا تھا خاص طور پر بی بی جان اور چاچی۔

”بی بی جان اور چاچی جان کہاں ہیں؟“ اس نے پوچھا تھا۔اسوہ کانام لینے میں احتیاط ہی برتی۔

”برادری میں ایک شادی ہے‘ اسوہ اور وہ دونوں وہیں گئی ہیں۔میری طبیعت کچھ ٹھیک نہیں تھی گھر پر ہی رہ گیا تھا۔“ اس نے سرہلایا۔

”سالک بیٹے فریش ہولو... پھر کچھ کھاپی لو۔“ سراج بابا نے کہا تووہ سر ہلا کر اٹھ گیا۔

چاچا کے روم میں ہی اس نے منہ ہاتھ دھولیاتھا۔ملازم اس کا بیگ بھی یہیں رکھ گیاتھا۔کپڑے نکال کر بدلے اور پھر چاچاجانی کیساتھ ہی کھانے لگا۔ کھانے کے دوران وہ اس سے گزرے ماہ وسال کے متعلق ہی پوچھتے رہے تھے۔وہ اپنی طرف سے ان کو تسلی بخش جواب دیتا رہا تھا۔

”تم آرام کرلو...نیویارک سے پاکستان کی فلائیٹ بہت تھکن زدہ کردیتی ہے۔ اوپر سے یہاں گاؤں میں آنا۔“ وہ کافی تھک چکاتھا اور چاچا نے اس کے

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

چہرے سے اندازہ بھی لگالیا۔سو اسے نصیحت کرتے کمرے سے نکل گئے تھے۔
وہ ان کے بیڈ پر ہی لیٹ گیا۔جرمنی سے وہ تین دن پہلے ہی نیویارک پہنچا
تھا۔کامران کے فون کی وجہ سے کہ اتنے سالوں بعد اس کے گاؤں سے اس
کے نام کوئی خط آیا ہے۔شروع کے دوسالوں تک تو خوب رابطہ ہوا تھا اسے
ہر جگہ تلاش کرنے کی کوشش کی گئی تھی' خاص طور پر کامران بیچارہ اس
سلسلے میں کافی پریشان بھی رہاتھا مگر پھر رفتہ رفتہ اس کی تلاش کی کوششیں
سرد پڑ گئی تھیں۔برسوں بعد اس کے نام کوئی خط آیا تھا۔وہ خود بھی حیران
تھا۔اس کا پتایاموبائل نمبر کاصرف کامران کو علم تھا سو وہ پہلے نیویارک پہنچا
تھا۔خط اسوہ کی جانب سے ہی لکھا گیاتھا۔آٹھ سال پہلے کئے گئے وعدے کی
یاددہانی کرائی گئی تھی مگر وہ بھی اس شرط پر کہ وہ روبرو آکر کوئی فیصلہ
کرے۔چاہتاتو کبھی وعدہ نہ نبھاتا اس کی خواہش کے احترام میں وہیں بیٹھے
بیٹھے آدھا وعدہ پورا کردیتا اوراس کی خواہش پوری کردیتا مگر اس کی شرط بھی
وہ ٹال نہیں سکاتھا۔جب بچھڑنا طے ہے تو پھر ایک دفعہ روبرو ہونے میں کیا



مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

حرج ہے یا شاید وہ اپنے ضبط ومحبت کی انتہا دیکھنا چاہتاتھا۔اورا س کا لکھا خط
بھی کیا تھا صرف چند الفاظ تھے۔

"سالک!

میں آپ کے فیصلے کی منتظر ہوں۔اب وقت آگیا ہے کہ آپ اپنا وعدہ نبھائیے
مگر ایک شرط ہے سب کچھ روبرو طے ہو۔

اسوہ۔"

اور یہ چند الفاظ اس کی ذات کو کس طرح ادھیڑ گئے تھے یہ صرف وہی
جانتاتھا۔اوراب وہ یہاں تھا اس گھر میں جہاں اس نے اپنی عمر کے کئی حسین
دور گزارے تھے۔وہ انہی باتوں میں الجھا ہواتھا جب نیند کی دیوی نے اسے
آلیاتھا۔

سراج بابا نے اسے اٹھایا تو وہ باہر نکل آیا۔ساری حویلی دیکھ ڈالی تھی۔چاچا
جانی باہر جاگیر کے معاملات دیکھنے چلے گئے تھے۔سراج بابا کو چائے کا کہہ کر
وہ لائبریری میں چلاآیا تھا۔اس لائبریری میں اس کے ذوق وشوق کی سب
کتابیں موجود تھیں۔وہ پڑھ رہاتھا جب باہرجیپ رکنے کی آواز پر ٹھٹک گیا

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

تھا۔شام کے سائے گہرے ہوگئے تھے۔چاچاجانی کے علاوہ اس کی ابھی کسی اور سے ملاقات نہیں ہوئی تھی۔اٹھ کر کھڑکی کے پاس آگیا۔ڈرائیور گاڑی کے دروازے کھول رہا تھا۔سالک کا دل اس کی کنپٹیوں میں دھڑکنے لگا تھا۔بی بی جان' چاچی جان اور اسوہ گاڑی سے اتری تھیں۔دل چاہ رہاتھا کہ اڑ کر جائے اور بی بی جان کے قدموں میں جھک جائے۔دیار غیر میں کس قدر یاد آتی تھیں وہ ہرپل' ہر لمحہ' ان کی شفیق ومہربان مامتابھری گود کی گرمی اسے اذیت کی بھٹی میں جھلسانے لگتی تھی مگر وہ مجبور تھا۔اپنے دل کے ہاتھوں' اور اب... وہ

دروازے کے قریب آکھڑا ہوا۔اوپری منزل پر واقع یہ لائبریری نیچے کا سارا منظر واضح کردیتی تھی۔بی بی جان'چچی جان اور اسوہ تینوں صوفوں پر آکر گر گئی تھیں۔وہ برسوں بعد انہیں دیکھ رہاتھا کتنا عجیب لگ رہا تھا۔

"سراج بابا... باباجانی کہاں ہیں؟" چادر اتارنے کے بعد اسوہ نے پوچھا تھا۔

"چھوٹی بی بی! وہ زمینوں پر گئے ہیں۔کہہ گئے تھے کہ وہ تھوڑی دیر میں لوٹ آئیں گے۔"بابا نے بتایا تھا۔وہ کمرے سے باہر نکل آیا۔اب سالک کا رخ نیچے کی جانب تھا۔



مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"کیابات ہے بابا'بہت خوش ہیں؟" اسوہ بابا کو مسلسل مسکراتے دیکھ کر پوچھ رہی تھی۔بی بی جان اور چچی جان بھی متوجہ تھیں۔

"جی چھوٹی بی بی' بات ہی کچھ ایسی ہے۔آپ بھی سنیں تو حیران ہوں گی۔آج برسوں بعد اس حویلی کی خوشیاں لوٹ آئی ہیں۔" سالک سیڑھیاں اترنے لگا تھا۔

"ایسی بھی کیا خوشی آگئی؟ کچھ بتاؤ تو سہی..." بی بی جان نے بھی پوچھا تھا۔

اسوہ چادر اتار کر صوفے کی پشت پر ڈال کر اپنے گھنے آبشار ایسے کھلے بالوں کو آگے کرکے انگلیاں پھیر رہی تھی جبکہ بلاارادہ ادھر ادھر دیکھتے ہوئے اس کی نظر سیڑھیاں اترتے سالک پر ٹھہری تو ایکدم اٹھ کھڑی ہوئی۔لمحوں میں بدحواس ہوئی تھی جبکہ باقی لوگ اس طرف متوجہ نہیں تھے سوائے سراج بابا کے۔

"سالک بیٹا آئے ہیں' وہ دیکھیں بڑی سرکار۔" وہ ان تک پہنچ گیا تھا۔

جب بابا نے اس کی طرف دیکھ کر مسکراتے ہوئے انکشاف کیا تھا۔بی بی جان اور چچی جان بھی ایک دم پلٹی تھیں اور اسوہ کا تو کاٹو تو بدن میں خون نہیں والا حال تھا۔

"السلام علیکم بی بی جان..." وہ والہانہ انداز سے ان کی طرف بڑھا تھا۔اسوہ اپنی جگہ حیران وساکت تھی۔ابھی اسے دن ہی کتنے ہوئے تھے خط لکھے ہوئے اور اتنی جلدی وہ روبرو تھا۔اس کی حیرت کے برعکس چچی جان اور بی بی جان حیران تھیں۔

"تم سالک' تم آگئے بچے! کہاں چلے گئے تھے۔اتنے سال گزار دیئے۔کتنے ظالم تھے تم... ماں کے ضبط کو آزماتے رہے' کہاں تھے؟ بولو سالک... میرے بچے۔" بی بی جان اسے بازوؤں میں لئے گرمجوشی سے روتی بے قرار ہو رہی تھیں۔وہ بمشکل مسکرا سکا تھا۔ایک نگاہ غلط اسوہ پراٹھ گئی تھی جو اس سچوایشن اور اس کی آمد پر حیران ہوتی اپنے ہاتھ مسل رہی تھی اور ہونٹ کاٹ رہی تھی۔





"السلام علیکم چچی جان کیسی ہیں آپ؟" بی بی جان سے جدا ہو کر وہ چچی کی طرف بڑھ گیا تھا۔

"ہمارا ضبط آزما کے پوچھتے ہو کہ کیسے ہیں... جی رہے ہیں۔" وہ آبدیدہ ہو گئی تھیں۔اس کا چہرہ ہاتھوں میں چھپائے' پیشانی چومتے کہہ رہی تھیں۔وہ شرمندہ سا ہو گیا۔جانتا تھا یہ شکوے' یہ شکایتیں برحق تھیں۔

"کب آئے...؟" صوفے پر بیٹھتے ہوئے وہ پوچھ رہی تھیں۔وہ بھی بی بی جان کو سہارا دیئے ان کے سامنے والے صوفے پر بیٹھ گیا جبکہ اسوہ ابھی بھی کھڑی تھی۔اسی طرح ساکت وصامت۔

"آج دوپہر کو..." مختصراً بتایا پھر ایک نظر اسوہ پر پڑ گئی۔وہ یہاں سے جانے کو پر تول رہی تھی۔

"یہ اسوہ ہے' جانتے ہو نایا اسے بھی بھول گئے ہو۔ماں چچا اور چچی کی طرح۔" بی بی جان نے اسے ایک دم کٹہرے میں لا کھڑا کیا تھا۔گویا دونوں کی جان مشکل میں ڈال گئی تھیں۔وہ ہنس دیا تھا۔ایک عجیب سی نظر اس وجود پر ڈالی جو سر جھکائے کھڑی تھی۔کتنی بدل گئی تھی وہ۔جب وہ یہاں سے گیا تھا تو بالکل

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

مختلف تھی۔اب سنجیدہ سی،خوبصورتی کے سب پیمانوں پر پورااترتی، چند لمحوں کو اس کی توجہ سمیٹ گئی تھی۔اس نے ایک گہری نظر اس کے سراپے پرڈالی تھی۔

"میں کچھ بھی نہیں بھولا بی بی جان۔سب یاد ہے۔" اس کا لہجہ نہ چاہتے ہوئے بھی تلخ ہو گیا تھا۔بی بی جان کوایک دم ملال نے آلیا۔انہوں نے اس کے ساتھ کم زبردستی کی تھی کیا۔اس نے تو پھر بھی اعتراض تک نہیں کیا تھا صرف بغیر بتائے آٹھ سالوں تک بغیر کوئی نام ونشان چھوڑے قطع تعلق کر گیا تھا اوراب تو وہ اعتراض کا بھی حق نہیں رکھتی تھیں۔نہ جانے کون کون سے دکھ تھے جو آنکھوں سے بہہ نکلے تھے۔

"ہاں ہم گنہگار تھے۔اگر وہ زبردستی نہ کرتے تو نہ جانے کیا دن دیکھنے پڑتے۔" چچی جان اپنی دختر نیک اختر پر ایک کٹیلی شکوہ بھری نگاہ ڈال کر ملول سی کہہ رہی تھیں۔اب اسوہ کے لئے مزید کھڑے رہنا محال تھا۔وہ بغیر چادر اٹھائے بھاگتے ہوئے زینہ طے کرتے اوپر چلی گئی تھی۔سب نے اسے



مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

جاتے دیکھا تھا۔سالک سر جھکا گیا تھا۔اس کا مقصد چچی جان کو شرمندہ کرنا نہیں تھا۔اس سارے قصے میں بھلا ان کا کیا قصور؟

رات کے کھانے تک وہ دونوں خواتین کے درمیان ہی گھرا رہا تھا۔چچا جانی بھی شام کے بعد آگئے تھے۔مختلف سوالات کرتے رہے تھے۔وہ مختصراً بتاتا گیا۔ پھر ملازمہ نے کھانا لگ جانے کی اطلاع دی تو وہ سب کی سربراہی میں کھانے کی ٹیبل پر آگیا۔

"جاؤ اسوہ کوبلالاؤ۔"زبیدہ کو چچی جان نے حکم دیا تھا۔وہ "جی اچھا" کہہ کر چلی گئی تھی۔بی بی جان اور چچی جان اس کے لئے کھانا نکالنے لگی تھیں۔سراج بابا نے کھانے پر خصوصی اہتمام کروایا ہوا تھا۔کئی قسم کی ڈشز تھیں جو کبھی وہ بہت رغبت سے کھاتا تھا مگر اب جیسے کھانے پینے سے بھی دل اچاٹ ہو گیا تھا جو مل جاتا تھا کھالیتا تھا۔

"چھوٹی بی بی کہہ رہی ہیں وہ کھانا نہیں کھائیں گی، انہیں بھوک نہیں ہے۔" زبیدہ نے آکر اسوہ کا انکار سنایا تھا۔چاچاجانی، بی بی جان اور چچی جان سب کے ہاتھ رک گئے تھے۔وہ صرف دیکھ کر رہ گیا تھا۔اسے دیکھنے کے بعد اس نے

سوچا تھا کہ وہ بدل گئی ہے مگر اب اس کا کھانے کے لئے انکار سن کر اسے اپنی رائے بدلنا پڑی تھی وہ اب بھی ویسی ہی تھی۔ کسی کا بھی خیال نہ کرنے والی۔ وہ تلخی سے ہنسا تھا۔ یہ تلخی اس کے مزاج کا حصہ نہیں تھی مگر اب جب سے وہ اس گھر میں آیا تھا مسلسل اک کھنچاؤ کی کیفیت محسوس کر رہا تھا۔

”اسے جا کر کہو کہ فوراً کھانے کی میز پر آئے‘ بھوک نہیں ہے تب بھی۔“ چاچاجانی کے چہرے پر خشمگیں سی کیفیت رقم ہو گئی تھی۔ چچی جان نے ہی درشتی سے کہا تھا۔

”رہنے دو رافیہ! شادی میں پیٹ بھر کر کھالیا ہو گا۔ بھوک نہیں ہو گی۔“ بی بی جان نے فوراً کہا تھا۔

”پھر بھی بھابی بیگم اسے خیال تو کرنا چاہیئے... یہ بالکل ناشائستگی والی بات ہے۔ سب یہاں موجود ہیں اور وہ غائب ہے۔“ چچی جان نے دبی دبی آواز میں کہا تھا۔

”کوئی بات نہیں... تم یہ بریانی چکھو سالک‘ تمہیں بہت پسند ہے نا۔“ بی بی جان یوں لے رہی تھیں جیسے کوئی بات ہی نہ ہو۔ ورنہ سالک جانتا تھا کہ اس



مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

گھر کی روائتیں کیا ہیں؟ اور ان روائتوں سے انحراف کی سزا کیا ہے۔ اسوہ اس سزا کو بھگت چکی تھی اس کے باوجود وہی ہٹ دھرمی اور ضدی طبیعت برقرار تھی۔

کھانے کے بعد باتوں او رچائے کا دور چلا تھا۔ بی بی جان تھکی ہوئی تھیں خود چچی جان بھی مگر سالک کی خوشی میں رات گئے تک باتیں ہوتی رہی تھیں۔ گزرے دنوں کی‘ رشتہ داروں کی‘ گزشتہ حالات وواقعات کی‘ بہت سے تذکرے تھے‘ بہت سے قصے تھے کہانیاں تھیں‘ وہ دلچسپی سے سنتا رہا پھر چاچاجانی تھکاوٹ کا کہہ کر اٹھ کھڑے ہوئے تو چچی جان بھی ساتھ ہی ہولیں۔ بی بی جان اور سالک دونوں وہیں بیٹھے رہے تھے۔ اسوہ اوپر جانے کے بعد نیچے نہیں اتری تھی۔ حتیٰ کہ چائے پر بھی نہیں آئی تھی۔ چچی جان خود جا کر بلانے گئی تھیں مگر اس کا انکار ہاں میں نہیں بدل سکا تھا۔

”سن سالک‘ جو بھی ہوا‘ سب بھول کر اک نئی زندگی شروع کر... اسوہ اگر بہت نہیں بدلی تو پہلے جیسی بھی نہیں رہی۔ تو کیوں دل کو روگ لگا رہا ہے۔ کب تک یوں سودائیوں کی طرح پھرے گا۔ اپنا گھر آخر اپنا ہی ہوتا ہے۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

جوسکون‘ محبت گھر اور بیوی سے حاصل ہوتی ہے وہ اور کہیں سے بھی نہیں مل سکتی۔میں جانتی ہوں تمہارے ساتھ بہت زیادتی ہوئی ہے۔پہلے تمہارے باباجانی کرگئے اور پھر اسوہ‘دل پر لگانے سے‘ یاقطع تعلقی کرلینے سے مسائل حل نہیں ہوتے بلکہ اور الجھ جاتے ہیں۔اس حویلی کونئے مضبوط سہاروں کی ضرورت ہے۔تم اپنے باباکے وارث ہو‘ اکلوتے‘ اور تمہارا کوئی وارث نہیں۔ جب سے تمہاری شادی ہوئی ہے‘ اب تک تو تین چار بچے ہوجانے تھے مگر تم خواہ مخواہ کی ناراضگی لئے‘بغیر کسی سے کچھ کہے چلے گئے۔اسوہ کا بھی نہ سوچا‘ وہ جیسی بھی تھی تمہاری بیوی تھی۔اسے بھی کچھ نہ بتایا اور ہم جو تڑپے وہ علیحدہ... اب تو ہم یہ سمجھے بیٹھے تھے کہ کہیں‌خدانخواستہ تم... میرے منہ میں خاک مگردل ہولتاتھا‘ ہر جگہ جہاں تم مل سکتے تھے پتا کروایا تھا۔کچھ علم ہی نہیں ہوتا تھا۔خاندان والے اور دیگر رشتہ دار سوچے بیٹھے تھے کہ اب تم اس دنیا میں نہیں رہے کسی حادثے کاشکار ہوگئے ہوگے‘ اگر زندہ ہوتے تو کبھی نہ کبھی کوئی نہ کوئی رابطہ تو ضرور کرتے۔اور تم نے بھی حد کردی... دل اتنا پتھر کرلیا تھا کہ ماں بھی یاد نہ رہی۔“ اس کا سر اپنی گود میں رکھے بالوں میں



مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

انگلیاں پھیرتے وہ سب کہہ رہی تھیں جواباً وہ خاموش ہی رہا۔جواب بہت سے تھے مگر کوئی فائدہ نہیں تھا۔

”اسوہ اب بدل گئی ہے۔شاید وہ پچھتابھی رہی ہے۔تم کھلے دل سے کام لو‘ اسے معاف کردو۔ساری زندگی کامعاملہ ہے۔وہ عزت ہے اس خاندان کی۔بہت کچھ سہا ہے اس نے۔بہت انتظار کیا ہے...اب اسے انتظار کی اذیت سے نکال لو۔سب رنجشوں کو بھلا کر دل سے اک نئی زندگی کا آغاز کرو۔“

اس کی کشادہ پیشانی پربوسہ دیتے‘انہوں نے نصیحت کی تھی۔وہ دل مسوس کے رہ گیا۔

کیسی زندگی‘ کیسی خوشی‘ وہ تو یہاں صرف اپنا وعدہ نبھانے آیا تھا جو اس نے شاید اسوہ سے نہیں اپنی محبت سے کیا تھا۔اسوہ کوشاید گوہر مقصود مل گیا تھا۔ تبھی اتنے برسوں بعد اس نے رابطہ کیا تھا۔اسی پرانے ایڈریس پر اور اسوہ کی قسمت تھی کہ اسے وہ خط مل بھی گیا تھا اور اب یہاں آبھی گیا تھا۔

”رات گہری ہوگئی ہے نیند آرہی ہے‘ جاؤ آرام کرو۔تھک گئے ہوگے۔“ اسے ڈھیر سارا پیار کرکے وہ چلی گئی تھیں۔اس نے گھڑی دیکھی ایک بج

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

رہا تھا۔ورنہ گاؤں میں اتنی دیر تک بھلا لوگ کب جاگتے تھے۔آج صرف اس کی وجہ سے سب نے اپنی روٹین خراب کی تھی۔تھکے تھکے اعصاب لئے وہ اپنے کمرے میں جانے کے لئے اٹھ کھڑا ہوا تھا۔اپنے کمرے میں داخل ہونے کے بعد اس کی نظر سیدھی بیڈ کے بالکل وسط میں لیٹے وجود پر پڑی تھی۔قدم جہاں تھے وہیں تھم گئے۔

"اسوہ..." وہ شاید بھول گیا تھا کہ وہ کمرے میں بھی ہو سکتی ہے۔وہ جب آٹھ سال پہلے یہاں سے گیا تھا تو تب بھی اسی کمرے میں تھی اور اب بھی... عجیب لڑکی تھی تب بھی وہ اسے نہیں سمجھ سکا تھا اور اب بھی نہیں... جب دلوں میں گنجائش نہیں تھی تو کمرے میں ایک ساتھ رہنے کی بھی بھلا کیا تک تھی۔اس نے شادی کے اولین دنوں میں اسوہ سے کہہ دیا تھا کہ وہ چاہے تو علیحدہ کمرہ لے سکتی ہے خاص طور پر ڈریسنگ روم جن کے ڈور اسی کمرے میں کھلتے تھے تب بھی وہ ڈھیٹ تھی او راب بھی۔تب اس نے سمجھا تھا کہ وہ اسے صرف اذیت دینے اور اپنی بات منوانے کے لئے اسے زچ کر رہی ہے



مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

مگر اب تو وہ آزاد تھی اس کے باوجود اس کمرے میں تھی، وہ سمجھنے سے قاصر تھا کہ وہ کیا چاہتی ہے؟

مدھم خوابناک نیلگوں روشنی پورے کمرے کو اپنے سحر میں جکڑے ہوئے تھی۔وہ سر جھٹکتا آگے بڑھا تھا۔سراج بابا اس کا بیگ کمرے میں رکھ گئے تھے۔لائٹس جلا کر دیکھا تو وہ کہیں بھی نہیں تھا۔اسے ڈریس چینج کرنا تھا ادھر ادھر دیکھنے لگا۔ہر چیز اپنی جگہ پر بہت نفاست سے سجی ہوئی تھی۔کہیں کوئی گرد اور بے ترتیبی نہیں تھی۔

"کہاں رکھا ہے بیگ بابا نے..." ادھر ادھر دیکھنے کے بعد اس نے کچھ جھک کر بیڈ کے نیچے بھی دیکھ ڈالا وہاں بھی نہیں تھا۔اسے کوفت سی ہونے لگی۔یونہی الماری کی طرف بڑھ گیا۔پہلا دروازہ کھولا ساری کیبن زنانہ سوٹوں سے بھری پڑی تھی اس نے دوسرا پٹ بھی کھولا تو سکون ملا اس کے کپڑے سلیقے سے ہینگرز پر لٹکائے رکھے گئے تھے۔دیگر اشیاء بھی نچلے درازوں میں موجود تھیں جو وہ ساتھ

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

لایا تھا جن میں کچھ تحفے تھے' کتابیں تھیں۔اس کے روز مرہ استعمال کی کئی دیگر اشیاء تھیں۔ایک ترتیب سے سیٹ تھیں۔وہ جب تک یہاں تھا شلوار قمیص ہی پہنتا تھا مگر جب سے یہاں سے گیا تھا شلوار قمیص کو جیسے ہاتھ لگانا ہی بھول گیاتھا۔اس نے رات کی مناسبت سے ایک شرٹ اور ٹراؤزر نکال لیا تھا۔بیگ سے یہ سب سامان الماری تک کیسے پہنچا یہ سوال غور طلب تھا مگر پھر سراج بابا کا سوچ کر مطمئن ہو گیا۔کم از کم اسوہ کی جانب سے اسے یہ خوش فہمی کبھی بھی نہیں ہو سکتی تھی۔

کپڑے لے کر باتھ روم میں گھس گیا۔ کپڑے چینج کر کے آیا تو نظر سیدھی بیڈ پر آٹھہری۔جب وہ کمرے میں داخل ہوا تھا تو اسوہ چادر گردن تک اوڑھے سوئی ہوئی تھی۔اب شاید کروٹ بدلی تھی۔چادر اب آدھے وجود پر تھی۔دوپٹہ ندارد تھا۔جس لباس میں وہ شادی سے لوٹی تھی ابھی بھی اسی میں ملبوس تھی۔ میک اپ کی موجودگی بھی برقرار تھی۔اس کے کالے سیاہ گھنے لمبے بال سرہانے بیڈ پر بکھرے ایک عجیب سامنظر پیش کر رہے تھے۔ محوخواب چہرہ ہر سو چاندنیاں سی بکھیر رہا تھا۔چہرے پر سے نظر ہوتی ہوئی اس کے وجود کا



مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

طواف کرنے لگی تھی۔بلونگینوں سے مرصع سوٹ کی فٹنگ بہت نمایاں تھی۔وہ لیٹی بھی کچھ اس طرح سے تھی کہ گلے کی گہرائی اور واضع ہوتے بہت سے چھپے راز کھول رہی تھی۔وہ نظر ہٹا گیا تھا۔اسے ہمیشہ سے خود پر بہت کنٹرول تھا۔اتنا عرصہ ہو گیا تھا' وہ پہلے اس کے نکاح پھر کمرے میں تھی اس کے باوجود اس کے ہاتھ اس کے وجود کے لمس سے محروم تھے۔جب نکاح میں تھی تب بھی اسے چھونے کی کبھی خواہش ہی نہیں کی تھی اور پھر جب رخصتی ہو گئی تھی وہ مکمل طور پر اس کے اختیار میں تھی تو تب بھی سالک نے اپنے اوپر بہت سی پابندیاں عائد کرلی تھیں۔رخصتی کے بعد وہ کئی دفعہ اس کے یوں ایزی ہو کر سونے پر جھنجلایا تھا مگر شاید وہ بھی اپنے نام کی ایک تھی۔کچھ چچی جان نے نام بھی اپنی صاجزادی کا چن کر رکھا تھا اسوہ۔یعنی نمونہ مگر نام کے برعکس بالکل الٹ واقع ہوئی تھی۔یہاں سے جانے سے پہلے دونوں نے بمشکل ایک ماہ ہی ایک ساتھ گزارا تھا اور وہ اسے چڑانے کو ہر وہ کام کرتی تھی جو سالک کو ناپسند ہوتا تھا۔ تھکن سے براحال تھا مگر وہ بیڈ کے بالکل درمیان میں تھی۔کچھ اس کا حلیہ بھی ڈسٹرب کر دینے کو کافی تھا۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

جھنجلاتے ہوئے وہ ڈریسنگ روم کی طرف بڑھا تھا۔ہینڈل گھمایا مگر دروازہ لاک تھا۔دوسرا بھی چیک کیا وہ بھی لاک تھا۔اسے حقیقتاً غصہ آنے لگا۔نجانے کس کس پر۔

"عجیب مصیبت ہے۔" ایک کاٹ بھری ناپسندیدہ ناگوار سی نظر اسوہ پر ڈالی تھی جو بے خبر گہری نیند میں غرق تھی۔کمرے سے باہر بھی نہیں جاسکتاتھااوپر کمرے تو کافی تھے۔اب یہ علم نہیں تھا کہ وہ بھی لاک ہیں یاکھلے ہوئے ہیں۔ دوسرے اگر کسی کے علم میں یہ بات آجائے تو نہ جانے کیا ہو۔وہ وہیں...صوفے پر گر گیا۔اور سرہاتھوں میں تھام لیا۔

"کیاکیا جائے اب؟" پرسوچ نظروں سے بیڈ کو دیکھتے وہ رات گزارنے کا طریقہ سوچنے لگا۔

اسوہ کواکثر سوتے میں پیاس لگ جاتی تھی۔حلق خشک ساہونے لگتاتھا۔اکثر رات کووہ اٹھ کرپانی پیتی تھی۔اس کے لئے وہ ہمیشہ جگ اور گلاس سائیڈ ٹیبل پر ضرور رکھتی تھی۔رات کانجانے کونساپہر تھا اسے حلق میں کانٹے چبھتے محسوس ہوئے۔لیٹے لیٹے ہی سائیڈ ٹیبل پر ہاتھ مار کر لیمپ روشن کیا۔ہلکی



مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

مدھم سی روشنی ہرسوپھیل گئی تھی۔جگ خالی تھا' رات غصے میں وہ پانی بھرنابھول گئی تھی۔شادی میں بھی اس نے کچھ نہیں کھایا تھا گھر آکر بھی کمرے میں بند ہوگئی تھی۔سرشام ہی بغیر کپڑے بدلے ایسی لیٹی تھی کہ اب آنکھ کھلی تھی۔ہلکی مدھم سی روشنی میں رسٹ واچ پرنگاہ کی تو غور کرنے سے اندازہ ہوا ساڑھے تین کا وقت ہوچکا ہے۔بیڈ سے اترتے ہوئے اس نے بیڈ کی دوسری سائیڈ خالی دیکھی تھی۔اس کی سوچ کے مطابق اسے کمرے میں ہی ہونا چاہئے تھا مگر ٹوسٹیڈ صوفہ بھی خالی تھا۔گلاس لیکر وہ آگے بڑھی مدھم روشنی میں زمین پرپڑی کسی چیز سے ٹکرا کروہ منہ کے بل گری تھی۔خوف سے ہلکی سی چیخ بھی نکل گئی۔گلاس ہاتھ سے چھوٹ کر قالین پر گر کر چھناکے کی آواز سے نہ صرف اس کا دل سہما گیاتھا بلکہ قالین پرلیٹا سالک بھی ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھا تھا۔

اسوہ اس کے اوپر بے توازن انداز میں گری تھی۔توسالک نے بازوؤں کاسہارا دیا تھا۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"کون؟" اسوہ سرعت سے پیچھے ہٹی تھی مگر اپنا توازن برقرار رکھنے میں ناکام رہی تھی۔

"اسوہ..." ہلکی مدھم روشنی میں سالک اسے پہچان گیا تھا کچھ سمجھ ونا سمجھی کی کیفیت لئے دیکھنے لگا۔ پھر ہاتھ بڑھا کر اسوہ کو پیچھے ہٹایا جو اچھی خاصی بے توازن سی تھی۔

"یہ کیا تماشا ہے۔" وہ جھنجلا سا گیا تھا ابھی تو مارے بندھے آنکھ لگی تھی اور ابھی ڈسٹرب ہو گیا تھا۔

"وہ... میں... پانی... گلاس..." وہ بوکھلائی سی ٹھیک سے وضاحت بھی نہ کر سکی۔ سر پیچھے کرنے کی صورت میں ہلکی سی سی بھی لبوں سے آزاد ہو گئی۔ پیچھے ہٹتے ہوئے اس کا پاؤں کسی کانچ پر پڑ گیا تھا۔ وہ سسکاری بھر کر وہیں بیٹھ گئی۔

"اب کیا ہوا ہے؟" اپنی نیند کے خراب ہونے اور اسوہ کے یوں ڈسٹرب کرنے نے اسے اچھا خاصا جھنجلا دیا تھا اٹھ کر لائٹس آن کی تھیں مگر جب نظر



مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

اس کے خون آلود پاؤں پر پڑی تو ٹھٹک گیا۔ ارد گرد کانچ بکھرے ہوئے تھے وہ ننگے پاؤں تھی۔ کانچ شاید گہرا جا لگا تھا خون بہہ رہا تھا۔

"یہ کیسے ہوا؟" وہ اتنا پتھر بھی نہیں تھا' یہ لڑکی تو اس کے دل میں دھڑکتی تھی۔ سانسوں میں رہتی تھی۔ مشام جاں کو لہکاتی تھی بے اختیارانہ اس کی طرف بڑھا تھا۔

"اٹھو یہاں سے... مزید زخمی ہونے کا ارادہ ہے کیا؟" وہ جو اسے دعویٰ تھا کہ اس کے ہاتھوں نے کبھی اس کے وجود کو نہیں چھوا تھا بے اختیار انداز میں اس کا بازو پکڑے جھنجلائے ہوئے لب ولہجے

سے کہتے اسے کھڑا کر رہا تھا۔

"جو لوگ روح تک زخمی ہوں' انہیں یہ چھوٹے موٹے زخم تکلیف نہیں دیتے۔ آپ رہنے دیں' شکریہ۔" تلخی سے اپنا بازو سالک کی گرفت سے آزاد کروایا تھا۔ جبکہ چہرہ آنسوؤں سے تر تھا۔ ہونٹوں سے سسکیاں نکل رہی تھیں۔ کھڑا ہونا محال تھا۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"تم..." سالک نے کچھ کہنا چاہا تھا پھر لب بھینچ لئے۔خون تیزی سے بہہ رہا تھا اس وقت اسے فوری ٹریٹمنٹ کی ضرورت تھی۔مگر وہ کہاں ان باتوں کو سمجھنے والی تھی۔ضدی وباغی تو شروع سے ہی تھی۔

"مجھے بھی کوئی ضرورت نہیں ہے ہمدردیاں کرنے کی' مگر اس وقت خون بہت بہہ رہاہے۔ادھر بیٹھو بستر پر ادھر تو ہر طرف کانچ ہی کانچ ہیں۔" اس کی پروا کئے بغیر اس کی کمر میں بازو ڈال کر اسے اٹھا کر بستر پر لے آیا تھا۔ اسے امید نہیں تھی وہ اتنی جلدی یہ کرے گا۔چہرہ پھیر گئی تھی۔نظریں ملانے کا یارا نہیں تھا۔کہاں صدیوں کی دوری تھی اور کہاں یہ قربت تھی۔

"کمرے میں فرسٹ ایڈباکس تو ہوگا؟" اسے بستر پر بٹھا کر اس کاپاؤں دیکھتے سر اٹھا کر اس کے رخ پھیرے چہرے کو دیکھتے ہوئے پوچھا تووہ اسی پوزیشن میں نفی میں سرہلاگئی۔

"نیچے کچن میں رائٹ سائیڈز کی کیبن نمبر 4میں رکھا ہوا ہے۔" وہ بمشکل کہہ سکی تھی۔درد سے براحال تھا۔سالک نے کس قدر تشویش سے اسے دیکھا۔پھر فوراً اٹھا اور باہر نکل گیا۔جب واپس لوٹا تو ہاتھ میں فرسٹ ایڈباکس تھا۔وہ



مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

قالین پر ہی گھٹنوں کے بل بیٹھ کرخاموشی سے روئی سے اور ڈیٹول سے اس کاپاؤں صاف کرنے لگاتھا۔

"لگتا ہے کانچ گہرا ہے۔"خون کسی بھی طور پر نہیں رک رہاتھا۔خود کلامی سا انداز تھا۔تکلیف سے بے حال ہوتی وہ منہ پر ہاتھ رکھے چیخوں کودبانے لگی۔ وہ کانچ نکالنے لگا۔

"نہیں...پلیز..." کانچ نکالتے ہوئے ایکدم اسوہ نے تکلیف سے تڑپ کر اس کا ہاتھ پیچھے ہٹایا۔

"ڈونٹ وری... ہلکا سا زخم ہے۔تھوڑی دیر میں درد ختم ہوجائے گا۔" اس کی سسکیاں اس کے لئے برداشت کرنامشکل تھا۔اس کے آنسوؤں سے وہ ہمیشہ ہارجاتاتھا یا شاید یہ اس کی کمزوری تھی وہ کسی کو بھی تکلیف میں یاروتے نہیں دیکھ سکتاتھا پھر یہاں تو معاملہ ہی دل کا تھا۔وہ کیسے خود پرجبر کرتا۔بہت نرمی سے کہاتھا۔جبکہ اسوہ باربار سرنفی میں ہلارہی تھی۔کانچ نکلا تو اس کی چیخ نکل گئی۔

"امی! سی۔"

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"ٹیک اٹ ایزی اسوہ! ابھی مرہم لگے گا تو ٹھیک ہوجائے گا۔درد نہیں ہوگا۔ بلیومی۔"نجانے وہ کس رو میں سب کہہ رہا تھا۔انداز و لہجہ انتہائی نرم و محبت لئے ہوئے تھا مگر درد سے بے حال ہوتی اسوہ کیا خاک غور کرتی۔

ماہر مرہم ساز کی طرح اس نے منٹوں میں اس کے پاؤں کی بینڈج کردی تھی۔مرہم لگانے سے درد کی شدت میں کچھ کمی آئی تو اسوہ کے آنسو بھی کم ہوئے اور سسکیوں میں بھی کمی آئی۔وہ ایک نظر بینڈیج کرنے کے بعد اسوہ پر ڈال کرسامان سمیٹتے فرسٹ ایڈ باکس سائیڈ کی دراز میں رکھ کر اٹھ کھڑا ہوا۔

قالین پرجابجا چھوٹے بڑے کانچ بکھرے ہوئے تھے۔وہ ایک ایک کرکے چننے لگا۔کچھ وقت لگا تھا' پھر کانچ ڈسٹ بن میں ڈال کے وہ کمرے سے باہر نکل گیاتھا۔تکئے سے ٹیک لگائے بیٹھی اسوہ نے آنکھیں نیم وا کرکے اسے باہر نکلتے دیکھا تھا پھر ہونٹوں پر زبان پھیرتی اردگرد دیکھنے لگی۔وہ قالین پر ہی لیٹا ہوا تھا۔یہاں سے جانے سے پہلے بھی وہ اکثر قالین پر سوتاتھا۔وہ کیوں سوتا ہے وہ بہت کوشش کے کبھی پوچھ نہیں سکی تھی۔نہ ہی کبھی دل میں ملال جاگاتھا مگر آج اس حادثے نے اس کی سوچ کا رخ بدلا تھا۔



مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

سالک کمرے میں لوٹا تو چھوٹی سی ٹرے میں دودھ کا گلاس تھا اور ساتھ ہی گولیاں تھیں۔

"دودھ پی کر یہ میڈیسن لے لو۔درد میں افاقہ ہوگا۔" ٹرے اس کے سامنے کئے وہ کہہ رہاتھا۔وہ ایک پل کو ہی اس اونچے لمبے چوڑے مرد کو دیکھ سکی تھی۔

"شکریہ...مجھے نہیں دودھ پینا۔" انداز میں اب بھی نروٹھاپن تھا۔صاف انکار کیا تھا۔

"تمہیں پلانے'یاخدمتیں کرنے کامجھے بھی شوق نہیں ہے۔تمہاری سسکیوں سے مجھے نیند نہیں آئے گی جبکہ میں سونا چاہتا ہوں۔یہ گولیاں درد میں افاقہ کریں گی۔" سالک کے لہجے میں بھی نرمی شاید چندلمحوں کے لئے آئی تھی۔اس کا کڑوالہجہ سن کر وہ اپنے لب ولہجے کو بھی کڑواہونے سے نہیں روک سکا تھا۔

"مجھے بھی کوئی شوق نہیں تھا۔کس نے کہاتھا راستے میں لیٹنے کو...سارا قصور آپ کا ہے۔اتنی ہی ناقابل برداشت ہوں تو کہہ دیا ہوتا میں خود ہی کمرے سے نکل جاتی۔کم ازکم آپ کو زمین پر سونے کی زحمت تو نہ اٹھاناپڑتی۔ دوسرے میں نے دعوت نہیں دی تھی ہمدردی جتانے کی۔منع کیا تھامیں

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

نے..." وہ اس سے زیادہ تند لہجے میں کہہ گئی تھی۔سالک کے اندر اک اشتعال سا برپا ہونے لگا۔یہ سب زبان درازی کڑواہٹ کا مظاہرہ کرنا اشتعال انگیزی وغیرہ قسم کے جذبات اس کی طبیعت کا خاصا نہیں تھے۔وہ تو شروع سے ہی بہت تحمل مزاج تھا یہ تو دو تین دن سے یہ کیفیت ہو گئی تھی۔آتے ہوئے وہ خوا مخواہ کامران سے جھگڑ پڑا تھا۔یہاں آنے کے بعد اب یہ طنزیہ جملے وہ ایکدم اپنے ہونٹوں کو سختی سے بھینچ گیا۔بہرحال وہ تکلیف میں تھی۔اور اسے اس وقت میڈیسن کی ضرورت تھی۔

"پلیز اسوہ! ہر بات میں ضد اچھی نہیں ہوتی۔" ایکدم نرمی سے کہہ رہا تھا۔نہ چاہتے ہوئے بھی اسوہ نے گلاس تھام لیا۔اس نے دل ہی دل میں شکر کا کلمہ پڑھا'بغیر مزید کوئی نخرہ دکھائے اس نے میڈیسن بھی کھالی تھی۔اس نے ٹرے ایک طرف رکھ کر گھڑی دیکھی جو چار بجا رہی تھی۔اسوہ اب بیڈ کے کنارے پر تھی۔باقی سارا بیڈ خالی تھا پہلے موڑ پر پہلی رات میں ہی یہ تلخ تجربہ اسے کچھ سمجھا گیا تھا۔سو دوبارہ زمین پر سونے کی بجائے بیڈ کے دوسری طرف آکر تکیہ درست کیا۔



مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"تم سوؤ گی یا لائٹس جلتی رہنے دوں؟" اس نے پوچھا تھا۔وہ کوئی جواب دیئے بغیر دراز ہو کر چادر سر تک تان گئی تھی۔وہ چند لمحے تاسف بھری نظروں سے اس کی پشت کو گھورتا رہا پھر آگے بڑھ کر لائٹس آف کر دیں۔

اسوہ نے بیڈ پر دوسرے وجود کو لیٹتے محسوس کر کے اندھیرے میں چادر چہرے سے ہٹالی تھی۔ایک گہری سانس خارج کرتے ہوئے وہ غیر محسوس طریقے سے دائیں سے بائیں طرف کروٹ بدل گئی تھی جدھر وہ تھا۔

...☆☆☆...

اسے آئے کتنے دن ہو گئے تھے۔پہلے تو رشتہ داروں سے ملنا ملانا رہا پھر وہ بھی ختم ہو گیا۔ہر وقت حویلی میں رہنے پر بور ہونے لگا تو چاچا جانی کے ساتھ زمینوں اور باغات پر چلا جاتا تھا۔وقت آرام سے گزرنے لگا تھا۔وہ جس مقصد کے لئے آیا تھا اسوہ کی طرف سے ابھی تک کوئی پیش رفت نہیں ہوئی تھی۔بہت چاہنے کے باوجود وہ خود بھی کوئی بات نہیں کر پا رہا تھا۔شروع کے چند دن تو الجھتا رہا مگر جب اسوہ کے انداز واطوار دیکھے تو نجانے کیوں دل اپنے وعدے سے منکر ہونے کو چاہنے لگا تھا۔گزرے وقت نے اسوہ کو کافی بدل دیا تھا۔وہ حیران

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

تھا' وہ موڈی سی'نک چڑھی سی' ضدی جھگڑالو لڑکی نجانے کہاں جاچھپی تھی۔ اب تو جب بھی اسے دیکھا وہ ایک نئے روپ میں ہی نظر آئی۔کبھی بی بی جان کی خدمت کررہی ہے' کبھی چچی جان کے ساتھ لگی ہوئی ہے' کبھی کچن میں مصروف ہے تو کبھی حویلی کے دوسرے کاموں میں الجھی ہوئی ہے۔ملنے ملانے والے الگ اس کی سیرت وخوش گفتاری کی تعریفیں کرتے نہیں تھکتے تھے۔وہ اسے نہ پہلے سمجھ سکا تھا اور نہ ہی اب بلکہ اب تو سالک کااپنا دل بھی مشکوک سا ہونے لگا تھا اس کی طرف سے۔وہ نجانے کیا کھیل کھیلنا چاہتی تھی۔ اتنے عرصے بعد خود اس نے خط لکھ کر اسے بلوایا تھا اور اب یہاں وہ تھا تو یوں بنی ہوئی تھی جیسے کوئی واسطہ ہی نہ ہو۔وہ اسے سمجھنے سے قطعی قاصر تھا۔بظاہر وہ خود کو پرسکون رکھے ہوئے تھامگر اسوہ کے انداز واطوار دیکھ کر اس کے اندر تلاطم برپاہونے لگے تھے۔کبھی دل خوش کن احساسات میں گھرنے لگتا تھا تو کبھی بے شمار منفی سوچیں اسوہ کے گزشتہ رویے یاد آآکر اس کے اندر کا سکون تباہ کرنے لگتے تھے۔وہ کیا کرے وہ بے بس ساخود کو عجیب احمق سا محسوس کرنے لگا تھا۔



مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

کچھ پہلی رات جو واقعہ ہواتھا پاؤں میں کانچ لگنے سے اگلے تین چاردن تک وہ شدید بخار میں مبتلا رہی تھی۔اس کی بیماری کے دوران تو اس کے اندر ہمت ہی نہیں ہوئی تھی کہ ایک لفظ بھی کہہ لے بعد میں اس نے کئی دفعہ بات شروع کی تو وہ ادھر ادھر ہونے لگی تھی۔اور اس کی یہی حرکت اسے سب سے زیادہ کھٹک رہی تھی۔وہ چاہتاتھا کہ بات جلدازجلد نمٹ جائے وہ چاچاجانی کے ساتھ زمینوں پر نکلا ہوا تھا' باغات کے کچھ معاملات تھے۔چچاجان کے ساتھ اسے شہرجانا پڑ گیاتھا۔دونوں عصر کے قریب گاؤں پہنچے تھے۔راستے میں اسوہ' اوراس کی مشترکہ پھوپو کا گھر پڑتاتھا' چاچاجان بہن کے گھر اتر گئے تھے۔وہ تنہاہی حویلی پہنچا تھا۔سارے دن کی بھاگ دوڑنے اسے تھکادیاتھا۔آتے ہی وہ صوفے پر گر گیاتھا۔پانی کی طلب ہو رہی تھی اٹھ کر جگ دیکھا تو وہ خالی تھا۔ پھریونہی بستر پر الٹے منہ دراز ہو گیاتھا۔بی بی جان اور چچی جان سے نیچے ہی سامنا ہو گیا تھا۔اسوہ کہیں دکھائی نہیں دی تھی۔شاید حویلی میں نہیں تھی سووہ کمرے میں آگیا تھا۔ابھی اسے لیٹے کچھ دیر ہی ہوئی تھی کہ دروازہ کھلا اور کوئی

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

اندر داخل ہوا تھا۔اس نے چہرے کا رخ بدلا تو اسوہ چھوٹی ٹیبل پر کھانے کی ٹرے رکھ رہی تھی۔

"کھانا کھالیں...بی بی جان نے بھجوایا ہے۔" شاید اسے عادت تھی بی بی جان یا چچی جان کے کہنے پر ہی اس کے کام کرتی تھی۔یہاں سے جانے سے پہلے رخصتی سے پہلے اور اب بھی اسوہ نے اس کا جب بھی کوئی کام کیا تھا بی بی جان یا چچی جان کا حوالہ ضرور دیا تھا۔اس کے دل میں حسرت ہی رہی تھی کہ وہ خود سے بھی اس کے لئے کوئی کام کرے۔یہ ایسی واحد ان ہونی خواہش تھی جو وہ اپنا حق سمجھتا تھا'مگر واہ ری قسمت... وہ اٹھ بیٹھا... ایک گہری مگر بھرپور نظر اس کے اجلے' بجلیاں گراتے سراپے پر ڈالی' سوائے چند بار کے اس نے آج تک اسے بکھرے ہوئے حلئے میں نہیں دیکھا تھا۔رواج کے مطابق لباس زیب تن کئے ہونٹوں پر ہلکی سی لپ اسٹک لگائے نازک سی گولڈ کی جیولری پہنے ہوئے تھی۔پتا نہیں یہ بناؤ سنگھار بھی اس نے کسی کے کہنے پر کیا تھا یا... اس کے ہاتھو ں میں پڑے سونے کے کنگنوں اور کانچ کی



مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

چوڑیوں کی کھنکھناہٹ سالک کو ڈسٹرب کرنے لگی تھی۔وہ اٹھ کر باتھ روم میں گھس گیا۔

منہ ہاتھ دھو کر آیا تو وہ الماری میں سر دیئے نہ جانے کیا تلاش کر رہی تھی۔ وہ نظر انداز کئے ٹرے اپنے آگے سرکا کر کھانا کھانے لگا تھا۔اس دوران وہ الماری سے ہٹی تو ڈریسنگ کی ترتیب شدہ چیزوں کو نئے سرے سے ترتیب دینے لگی۔سالک کی اگرچہ ساری توجہ کھانے پر تھی مگر اس کی موجودگی بھی نظر انداز نہیں کر پا رہا تھا۔ہر ہر حرکت اور ہر ہر انداز کو بغور دیکھ رہا تھا۔اوپر سے اس کی چوڑیوں کی کھنک...وہ کھانا ختم کر چکا تھا'نیپکن سے ہاتھ صاف کر کے ٹرے پرے کھسکائی تو ادھر ادھر مصروف اسوہ بھی قریب آگئی۔

"بیٹھو مجھے تم سے ضروری بات کرنی ہے۔" تکئے کے سہارے کمر سیدھی کرتے ہوئے وہ بیٹھ گیا تھا۔وہ ٹرے اٹھا رہی تھی جب اس نے کہا تھا۔وہ سیدھی کھڑی ہو گئی۔

"کہیئے' میں سن رہی ہوں۔" وہی اکھڑ لہجہ تھا۔ تندخو...وہ الجھا...سب کے ساتھ اس کا رویہ بہت ملنسار اور محبت کرنے والا ہوتا تھا۔

"مجھے کھڑے کھڑے ہی تم سے یہ بات کرنا ہوتی تو میں آٹھ سال گمنام نہ رہتا۔بہت پہلے یہ مسئلہ حل ہوچکا ہوتا۔چند منٹ کے لئے تم بیٹھو۔"اس کا لہجہ سخت تھا۔

"ایم سوری... میں نیچے کچن میں کچھ کام چھوڑ کر آئی ہوں۔بیٹھنے کا میرے پاس وقت نہیں۔اتنی دیر جو رکی ہوئی تھی تو یہ امی جان کی تاکید تھی ورنہ... بہرحال اگر آپ کی بات وضاحت طلب یاطویل ہے تو پھر کرلیجیئے گا۔" وہ سالک کے لہجے کی سختی سے ذرا بھی مرعوب نہیں ہوئی تھی۔جانے لگی تو سالک ایک دم اٹھ کر اس کے راستے میں آیا۔اسوہ کے لئے یہ عمل باعث حیرت تھا۔سوالیہ نظروں سے دیکھنے لگی۔

"جب تمہارے پاس وقت ہی نہیں تھا تو میری اچھی بھلی زندگی میں ایک دفعہ پھر پتھر کیوں ڈالا تم نے؟ کیوں بلوایا مجھے؟ یہ خط کیا معنی رکھتا ہے؟ کیا چاہتی ہو اب تم؟" اپنی جیب سے خط نکال کر اس نے اس کے سامنے لہرایا





تو بجائے وہ شرمندہ ہونے کے مسکرانے لگی۔مسکراہٹ بھی بڑی طنزیہ سی تھی اور نظروں کی کاٹ حد سے سوا۔

"کیا چاہتی ہوں میں؟" اس نے خود سے دہرایا تھا پھر ہنس دی۔"بڑے عرصے بعد یہ سوال کرنے کا خیال آیا۔" وہ سالک کی آنکھوں میں دیکھنے لگی تھی۔وہ لب بھینچ گیا۔"آپ کو کیوں بتاؤں میں کیا چاہتی ہوں...ہٹیے پیچھے... اس وقت میں مصروف ہوں بعد میں یہ بات زیر بحث لے آئیے گا۔بے فکر رہیے کہیں نہیں بھاگی جارہی میں۔جبکہ بقول آپ کے آپ کچھ عرصے تک یہیں ہیں۔" کتنا پراعتماد انداز تھا۔شکست دیتاہوا۔نجانے وہ کیا تھی۔ہمیشہ اسے مجبور کردیتی تھی مگر اس دفعہ وہ مجبور نہیں ہونا چاہتا تھا۔محبت میں انا بھی شامل ہونے لگی تھی۔اب کے اس کے لئے اپنی ذات کی توہین برداشت نہیں تھی۔اپنے رشتے کی پامالی گوارا نہیں تھی۔

"اٹ از ٹوچ اسوہ' تم کہیں نہیں جاؤگی۔میری بات سنے اور میرے سوال کا جواب دیئے بغیر..." انگلی اٹھا کر غصے سے کہا۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"آپ مجھے روک بھی نہیں سکیں گے۔میں ضرور جاؤں گی۔" اس نے مسکرا کر سالک کی غصہ بھری آنکھوں میں دیکھتے ہوئے اس کے ضبط کو آواز دی تھی۔انداز و لہجہ نہایت چیلنجنگ تھا۔اچھا خاصا کول مائنڈڈ سالک ایک دم لوز ٹیمپرڈ ہوا تھا۔

"کیا سمجھتی ہو؟ میں اگر کچھ نہیں کہتا تو اتنا بے بس و مجبور ہوں۔مائنڈ اٹ تم میری بیوی ہو...سارے اختیار رکھتا ہوں میں تم پر..." اس کے ہاتھوں سے ٹرے چھین کر میز پر پٹختے ہوئے اس کا بازو تھام کر اسے بستر پر دھکیلتے وہ غرایا تھا۔زندگی میں پہلی دفعہ اس نے اپنی نیچر' طبیعت اور مزاج کے خلاف کچھ کیا تھا۔اسوہ نے منہ کے بل بستر پر گرنے کے بعد کوئی حرکت نہیں کی تھی۔دوپٹہ اپنے ہی پاؤں میں الجھ کر کچھ قالین اور کچھ بستر پر گر گیا تھا۔

"اب مجھے جواب دو... کیوں بلوایا تھا تم نے مجھے؟ کیا ارادے ہیں تمہارے؟" اس کا غصہ کسی بھی طور پر کم نہیں ہوا تھا بستر پر بیٹھتے اس کا رخ سیدھا کیا تھا۔پھولوں سے گندھی دراز کالے سیاہ بالوں کی چوٹی آگے آگئی تھی۔کہنیوں



مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

کے سہارے وہ ابھی بھی بے توازن نیم دراز سی تھی۔جبکہ نظریں اب اس سے گریزاں تھیں۔سالک کی کن پٹیاں جھلسنے لگیں۔

"جواب دو اسوہ مجھے' میں کچھ بکواس کر رہا ہوں۔" آج تو اس کا لب و لہجہ کیا ہر انداز ہی نرالا تھا۔اسوہ صرف ایک نظر اس پر ڈال کر رہ گئی۔برسوں کی خواہش آج شاید پوری ہو گئی تھی۔

"میں نے خط میں ظاہر کر دیا تھا کہ میں کیا چاہتی ہوں۔" چند ثانیے بعد اس کی مضبوط آواز گونجی تھی۔سالک صرف دیکھتا رہا۔دل میں بہت کچھ آن واحد میں ٹوٹ گیا تھا۔شاید حالات بدل گئے ہوں' شاید اس کی سوچ نے کچھ مثبت رخ اختیار کیا ہو۔وہ شاید کے گمانوں میں الجھا نہ جانے کیا کچھ لاشعور میں طے کئے ہوئے تھا۔اس کی تمام انہونی ادھوری خواہشیں ایکدم لاشعور سے نکل کر شعور میں آکر اب اسے اکسانے لگی تھیں۔ذہن پر' دل پر کچوکے لگانے لگی تھیں۔اس کے اندر کے متحمل مزاج کم گو آدمی کو تندرو اور مشتعل مزاج بنانے لگی تھیں۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"تم..." وہ کچھ کہتے کہتے رک گیا تھا۔اسوہ اگرچہ اس وقت خود کو مضبوط ظاہر کررہی تھی۔مگر اس کی لمحہ بہ لمحہ بدلتی کیفیت اسے اندر ہی اندر ہراساں کررہی تھی۔

"تم... تمہاری ہرخواہش پوری کروں گا... پہلے تمہیں میرے آٹھ سالوں کا قرض ادا کرنا ہوگا۔کہومنظور ہے...میں وعدے کاپکاانسان ہوں۔جو کہتا ہوں کرتا ہوں۔کہوسودے بازی کروگی۔" اپنی محبت کو دل کے کسی کونے میں دفن کرتے ہوئے اپنے مزاج وعادات کے خلاف اس نے اس کا بازو چٹانی گرفت میں لئے پہلی دفعہ استحقاق سے بھرپور انداز میں اسوہ کو اپنے حلقے میں مقید کرلیاتھا۔وہ پھڑ پھڑا کررہ گئی۔

وہ یہ سب کیوں کررہاتھا وہ خود بھی نہیں جانتا تھا۔شاید اس کے لاشعور میں بہت کچھ ٹوٹ گیا تھا۔اس کا مان...اس کے برسوں سے قائم کئے گئے مفروضے اور محبت کی طاقت... اتنے سالوں کا ضیاع...اگرچہ وہ مائنڈ میک اپ کرکے آیا تھا۔اپنے دل کو بہلا کر' سمجھا کر آیا تھا مگر اب دل ہر حقیقت ماننے سے انکاری تھا۔دماغ کے آگے سب دلیلیں بے کار تھیں۔دل ونگاہ



مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

سب صرف یہ دیکھ رہے تھے کہ یہ لڑکی جو اس کی بیوی ہے۔اس کی غیرت وعزت' اناومردانگی' عزت نفس وخودداری پر گہری چوٹ لگانے کا سبب بنی ہے۔اس کی محبت کی پامالی کا سبب بنی ہے۔

"کیوں...مل گیا تمہیں اپنا گوہرمقصود... تمہارا محبوب عالی جو قسمیں کھاتاتھا کہ وہ تمہیں بہن کے علاوہ کچھ نہیں سمجھتا... اب کیسے اس نے تمہیں بہن کے علاوہ کچھ اور بنالینے کی جرأت کرلی

ہے۔بھئی شوہر ہوں تمہارا... مجھے نہیں بتاؤگی۔" ہاتھ سے اس کی ٹھوڑی اٹھا کر اوپر کرتے اپنے چہرے کے قریب لے جاتے ہوئے وہ پوچھ رہاتھا۔پہلے والا سالک کہیں تھا ہی نہیں...آنکھوں میں ایک عجیب سااستہزاء تھا۔اسوہ کا وجود کٹنے لگا۔اس کی بات کامفہوم وہ بخوبی سمجھ گئی تھی۔کچھ کہنے کی بجائے وہ اپنے لب کترنے لگی تھی۔سالک کی سانسوں کی حدت وگرمی اس کا چہرہ سلگائے دے رہی تھی۔اوپر سے اس کی یہ قربت... اس کے وجود کی

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

سحر انگیزی...دست و نگاہ کی کہر میں لپٹی ہوئی ٹھنڈک... اس کے پورے وجود میں ایک پھریری سی دوڑا گئی تھی۔

"آپ کو اس سلسلے سے کوئی دلچسپی نہیں ہونی چاہئے۔ آپ اپنے وعدے کا سوچیں۔" اس کا لہجہ زہر خند ہو گیا تھا۔

"کیوں... کیوں...دلچسپی نہیں ہونی چاہئے اسوہ بیگم؟ تمہیں اتنا یقین واعتماد کیوں ہے کہ میں اپنے وعدے کو ایفاء کرنے اتنی دور سے آیا ہوں۔ ہیں بولو' تمہاری ایک ایک جنبش پر پوچھ گچھ کا حق رکھتا ہوں۔ پھر اتنی خوش فہمی کس سلسلے میں ہے کہ میں اپنا کوئی حق استعمال نہیں کروں گا۔ مائی ڈیئر وائف اتنی جلدی تو ہم بھی رہائی نہیں دیں گے۔" یہ لب ولہجہ اس کی عادت نہیں تھا۔ وہ ہر ہر لفظ اپنے مزاج کے خلاف بول رہا تھا۔ ہر ہر حرکت اس کو طبیعت کے متضاد تھی۔ اسوہ صرف دیکھ کر رہ گئی۔ نجانے دل کو خوشی ہوئی تھی کہ کیا ہوا تھا۔

"اس لئے سالک صاحب کہ نظر شناسی کی صلاحیت آپ میں سرے سے ہے ہی نہیں۔ اپنی ذات کے گرد فصیلیں کھڑی کرتے کرتے بالکل ڈھے گئے ہیں۔ کبھی



مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

اپنی ذات سے نکل کر دیکھیں تو میرا مطالبہ برا نہیں لگے گا۔" اتنی گہری چوٹ لگا جائے گی اس کے تو وہم و گمان میں بھی نہیں تھا۔ اس کے وجود کے گرد اس کے ہاتھ ایک دم ڈھیلے پڑ گئے تھے۔ وہ استہزائیہ ہنسی۔

"اسوہ..." اس نے تنبیہی پکارا تھا مگر پہلے والی برودت شامل نہیں تھی۔

"میں جو ہوں... جیسی ہوں' اچھی یا بری' ڈنکے کی چوٹ پر ہوں۔ جن اختیارات کا آپ آج مجھے حوالہ دے رہے ہیں وہ گزشتہ کئی برسوں سے ہمارے درمیان ہیں۔ آپ کیا سمجھتے ہیں آپ مجھے کسی کمزور لمحے یا ذاتی تسکین کا سبب بنالیں گے۔ اگر آپ کو اپنی ذات کی توہین گوارا نہیں تو مجھے بھی نہیں۔ مگر اتنی جرأت ہے کہ سب کے سامنے کھل کر انکار کر سکتی ہوں۔ جب مجھے پہلے زبردستی گوارا نہیں تھی اب تو بالکل بھی نہیں۔" وہ نہ جانے کیا کہہ رہی تھی اس کی سمجھ سے بالا تھا سب کچھ۔

"کیا بکواس ہے یہ؟" سالک کی سمجھ میں واقعی کچھ نہیں آیا تھا۔ کمزور لمحوں کا فسوں چھٹنے لگا تھا۔ اس نے اپنے ہاتھ اس کے وجود کے گرد سے ہٹالئے تھے۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

وہ ہنس دی تھی۔صاف مذاق اڑاتی ہوئی ہنسی تھی۔وہ بمشکل خود پر کنٹرول کرسکا۔

"سالک صاحب! پہلے اپنے اختیارات کی ابجد سے واقف ہولیں پھر قدم بڑھائیں۔یہ بکواس نہیں ہے حقیقت ہے۔" دوپٹہ کھینچ کر وہ بستر سے اتر گئی تھی۔سالک اسے دیکھ کررہ گیاتھا۔اسوہ نے آگے بڑھ کر ٹیبل سے دوبارہ ٹرے اٹھالی۔

"اپنے حقوق کی دھمکی اچھی لگی۔مگر ہر انسان میرے جیسی نیچر کاحامل نہیں ہوتا۔جب میں نے آپ سے گزشتہ آٹھ سالوں کا حساب نہیں مانگا تو میں بھی مجبور نہیں ہوں کہ آپ کو اپنی ایک ایک جنبش کا جواب دوں۔جبکہ ہمارے درمیان طے پایا تھا کہ ہم کبھی بھی ایک دوسرے کی زندگی میں مداخلت نہیں کریں گے۔اپنے اپنے دائرے میں رہیں گے۔آپ نے مجھے اپنے ہر حقوق سے آزاد قرار دیا تھا تو پھر اب یہ تماشا کیا ہے؟ آپ کو بلانے کامقصد صرف یہی تھا کہ بی بی جان آٹھ سالوں سے انتظار کرتے کرتے تھک گئی ہیں۔وہ دل کی مریضہ بن چکی ہیں۔سب مجھے الزام دیتے ہیں۔جب میرا قصور تھا تب



مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

ہرالزام میں آسانی سے سہ گئی تھی مگر اب برداشت کرنا ناممکن ہے۔چھ ماہ پہلے انہیں شدید ہارٹ اٹیک ہو اتھا۔ان کے دل کا صرف ایک ہی روگ ہے اور وہ آپ ہیں۔سب نے منع کیا تھا کہ آپ کو یہ بات نہ بتائی جائے مگر آپ بضد تھے سوشوق پورا ہو گیا ہوگا۔جبکہ نہ مجھے آپ سے کوئی سروکار ہے اور نہ ہی آپ کے کسی وعدے سے۔اب میرے لئے کوئی وعدہ... کوئی بات' کوئی زبردستی... کچھ اہمیت نہیں رکھتی۔مجھے زندگی گزارنی ہے اور اسی حویلی میں گزارنی ہے۔میں نے نہ پہلے آپ کی زندگی میں شامل ہونے کی کوشش کی ہے اور نہ اب کروں گی۔آپ کوخط لکھنا صرف ایک بہانہ تھا۔سب سمجھتے تھے کہ مجھے علم ہوگا کہ آپ کہاں ہیں؟ جبکہ میرے فرشتوں کو بھی علم نہیں تھا۔" وہ بغیر رکے کتنا کچھ سناگئی تھی۔خاص طور پر بی بی جان کے بارے میں انکشاف نے اسے دہلادیا تھا۔اپنی ذات کاماتم کرتے ہوئے وہ باقی ہر حقیقت' ہر رشتے کو فراموش کربیٹھا تھا۔اسے ایک ملال نے آلیا۔وہ بس اسے جاتا دیکھ رہا تھا۔کچھ دیر پہلے حاوی ہونے والا سارا جوش' سارا اشتعال'ساری فرسٹریشن منٹوں میں ہواہوئی تھی۔وہ اب آہستہ آہستہ نارمل ہونے لگا تھا۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"اور ہاں ایک بات اور سالک صاحب! جس عالی کا طعنہ آپ مجھے دیتے رہتے ہیں اور ساری حویلی والے دیتے رہتے ہیں اگر وہ مجھے سگی بہن کی طرح سمجھتا تھا تو میں نے اسے سگے بھائی والا مقام دیا تھا۔میں نے یہ اتنے جھوٹ کیوں بولے؟اپنی ذات پر کیچڑ کیوں برداشت کیا؟ کاش اس کے متعلق سوچتے' نہ مجھے کل کوئی گوہر مقصود ملا تھا اور نہ ہی اب ملا ہے۔اور جو ملا تھا..." وہ باہر نکلنے سے پہلے دروازے پر ہی رکتے سب کہہ رہی تھی۔وہ ایک انکشاف کے بعد دوسرا کررہی تھی اور سالک کی کیفیت عجیب سے عجیب تر ہوتی جارہی تھی۔

"خیر...میں آپ کو یہ سب کیوں بتارہی ہوں؟ شاید اس لئے کہ آپ نے کچھ دیر پہلے پوچھا تھا کہ میں کیا چاہتی ہوں...کاش سالک صاحب! یہ سوال آپ آٹھ سال پہلے کرتے... نہ مجھے آپ کی کسی وعدہ ایفائی سے غرض ہے اور نہ ہی کسی اور بات سے۔" سرد سے لہجے میں اتنا کچھ کہہ کر وہ باہر نکل گئی تھی۔ پیچھے سالک کو حیران و ششدر چھوڑ کر۔



مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"یہ سب کیا تھا...؟" اس کے سامنے ایک بڑا سا سوالیہ نشان تھا۔اس کی ذات گہرے بھنوروں میں گم ہونے لگی تھی۔ہر طرف ماضی کی فلم چلنے لگی تھی۔ گزشتہ واقعات ایک ایک کرکے اس کے ذہن کے پردے پر چھانے لگے تھے۔

...☆☆☆...

"مگر باباجانی یہ کیسے ممکن ہے۔ابھی تو صرف میں جونیئر کیمبرج میں ہوں۔نو باباجانی...وہ مجھے پسند نہیں۔وہ ابھی بہت چھوٹی ہے۔مغرور بھی ہے۔" کل ہی لوٹا تھا جب آج صبح ہی بابا نے اسے اپنے روبرو طلب کرکے ایک خواہش ظاہر کی تھی۔وہ ایک دم ہتھے سے ہی اکھڑ گیا تھا۔

"مگر ہم زبان دے چکے ہیں۔شروع سے ہی ہماری یہی خواہش تھی۔اسوہ بہت اچھی بچی ہے۔بس عمر ہی ایسی ہے' کچھ شرارتی سی ہے' پھر وہ سارے گھر کی لاڈلی بھی تو ہے۔سو کچھ ضدی اور اکھڑ مزاج ہے مگر بدتمیز ہرگز نہیں۔میں نے بہت سوچ سمجھ کر فیصلہ کیا ہے۔اگر تمہیں اس کے چھوٹے اور مغرور ہونے پر اعتراض ہے تو وقت کے ساتھ ساتھ وہ سمجھ جائے گی ابھی تو بچی ہے۔کونسا

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

ابھی ہم تم دونوں کی شادی کر رہے ہیں۔بس ایک خواہش ہے' زندگی کا کچھ بھروسہ نہیں۔میں مرنے سے پہلے تمہاری دلہن دیکھنا چاہتا ہوں۔" بابا آخر میں جذباتی ہوگئے تھے۔اعتراض تو اس کے پاس بہت سے تھے مگر بابا کے سامنے وہ چپ ہوگیا تھا۔اس کی زندگی کا ہر فیصلہ باباجانی نے ہی تو کیا تھا۔پہلے بھی اب بھی۔ بچپن سے لے کر اس عمر تک' اسے باباجانی سے خاص انسیت تھی۔اس کے لئے ان کا ہر کہا لفظ حرف آخر ہوتا تھا۔اس کے مزاج' عادات' اخلاق و کردار' پر ان کی شخصیت کی گہری چھاپ رقم تھی۔کبھی بھی اس نے ان کا دل دکھانے اور ان کا حکم ٹالنے کی کوشش نہیں کی تھی مگر اب ان کا حکم...وہ عجیب دوراہے پر آکھڑا ہوا تھا۔پھر وہ جس دور میں تھا' من پسند جیون ساتھی کے خواب وغیرہ کوئی ان ہونی بات تو نہیں تھی۔وہ خود بھی کم گو'سنجیدہ مزاج متین سی فطرت کا مالک تھا۔بس اس کا آئیڈیل بھی کچھ ایسا ہی تھا۔اب اسوہ کا نام سن کر اس کی سوچیں منتشر ہونے لگی تھیں۔وہ قطعی سالک کے لئے موزوں نہ تھی لیکن باباجانی آج کل بیمار رہنے لگے تھے۔گزشتہ ماہ ان کا ایک روڈ ایکسیڈنٹ ہوگیا تھا۔ان کی بیک بون متاثر ہوئی تھی۔بیماری نے



مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

انہیں بہت حساس بنا ڈالا تھا۔اب ہر وقت انہیں یہی گمان رہنے لگا تھا کہ کہیں کوئی لمحہ زندگی کی ڈور سے انہیں جدا نہ کردے۔سالک ان کی زندگی کی پہلی اور آخری خواہش تھا۔اکلوتی اولاد تھا۔اسوہ انہیں شروع سے ہی پسند تھی۔اب انہوں نے دونوں کے نکاح کے لئے اصرار کیا تھا تو وہ پہلو تہی کی کوئی راہ تلاش نہیں کرپارہا تھا۔بہرحال اس حالت میں وہ بابا کو ٹینز نہیں کرنا چاہتا تھا۔وہ خاموشی سے کمرے سے نکل آیا تھا۔

بابا کے کمرے سے نکل کر ابھی وہ کاریڈور کراس بھی نہیں کرپایا تھا کہ سامنے ہی وہ آکھڑی ہوئی۔جس کے نام کی کڑواہٹ اس کی زندگی میں گھلنے والی تھی۔

"ہیلو کزن..." مسکراتی آنکھیں اور کھلکھلاتا لہجہ تھا۔وہ چپ چاپ کھڑا رہا۔اسے اسوہ کی یہ بدتمیزی بہت زہر لگتی تھی کہ وہ کوئی حوالہ استعمال کئے بغیر اسے صرف کزن یا سالک کہتی تھی۔

"امی جان بتارہی تھیں آپ رات کو ہی لوٹے ہیں۔کیسی طبیعت ہے؟"

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"ٹھیک ہوں۔تم کیسی ہو؟ اور اسٹڈی کیسی چل رہی ہے۔" اس نے تحمل سے پوچھا تھا۔

"بالکل اے ون۔اور اسٹڈی کا پوچھئے ہی مت وہ چل نہیں رہی دوڑ رہی ہے۔ ہمیشہ کی طرح ٹاپ آف دی لسٹ میں رہوں گی۔" پراعتماد لہجہ' بے پروا وبے فکر انداز تھا۔اپنی جسامت کی وجہ سے اپنی باتوں کے برعکس وہ بہت کم عمر بلکہ کم سن سی بچی ہی لگتی تھی۔جبکہ دونوں میں صرف سال ڈیڑھ سال کا فرق تھا۔مگر اس کی نظر میں وہ بچی ہی تھی۔

"آپ کو تو آنا ہی نہیں تھا اگلے ماہ آپ کے امتحان ہونے والے ہیں۔پھر اب کیسے آئے؟" وہ آگے بڑھا تو وہ پوچھنے لگی۔بلاکی باتونی تھی۔مجال ہے کسی کو چپ رہنے دے۔

"بابا نے فون کرکے بلوایا تھا۔" وہ بھی ساتھ ہی چل رہی تھی۔ایک دو دفعہ اس کا کندھا سالک کے کندھے سے مس ہوا تھا وہ شعوری طور پر دوقدم مزید آگے بڑھ گیاتھا۔

"کیوں؟" سادہ سا انداز تھا وہ چڑ گیا مگر ظاہر نہ ہونے دیا۔



مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"بس ملنا چاہتے تھے۔" مختصراً بتایا۔

"اتنی جلدی...ابھی پندرہ دن پہلے ہی تو مل کرگئے تھے۔" وہ حیرت سے کہہ رہی تھی۔وہ بات کی کھال نکالنے میں ماہر تھی۔وہ چپ ہی رہا۔

"چلیں اچھی بات ہے۔ایک دو دن رہیں گے ہی ناں۔آج کل میرے ٹیسٹ ہو رہے ہیں۔تھوڑی سی ہیلپ کروادیجئے گا۔" سالک نے جان چھڑانے والے انداز میں فوراً سرہلادیا تھا۔جانتا تھا وہ کتنی ذہین ہے پڑھتی خاک نہیں تھی۔کیا ہے؟ کیوں ہے؟ کے سوالات کرکے اسے زچ کردیتی تھی۔بس اس کی ہیلپ لینا تو ایک بہانہ ہوتا تھا اصل مقصد تو اسے چڑانا ہوتا تھا مگر مجال ہے جو کبھی اس نے اندر کا غبار باہر آنے دیا ہو۔اوپر سے اسے حویلی کے طور طریقے اور اصولوں کی پاسداری کا ہمیشہ خیال رہتا تھا۔ہر بات میں شائستگی' رواداری' تحمل مزاجی کے وصف کا خیال رکھتا تھا۔شور شرابے سے سخت نفرت تھی اور وہ تھی کہ بالکل متضاد تھی۔شعلہ وجوالہ' ہر وقت ایک ہنگامہ برپا رکھنے والی' ضدی' اکھڑ' تندخو لڑکی تھی۔اگر یہ کہا جاتا کہ ایک مشرق اور دوسرا مغرب ہے تو یہ بے جانہ ہوتا۔وہ واقعی ایسی ہی تھی۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

وہ اسے چھوڑ کر بی بی جان کے پاس آگیا وہ کچن میں ملازموں سے اس وقت صبح کا ناشتہ تیار کروارہی تھیں۔

"بی بی جان مجھے آپ سے ایک ضروری بات کرنی ہے۔"

"ہاں کہو نا...میں سن رہی ہوں۔" انہوں نے اسی مصروف سے انداز میں جواب دیا۔

"یہاں نہیں میرے کمرے میں چلیں۔" بی بی حیران ہوئیں پھر اس کے ساتھ اس کے کمرے میں آگئیں۔

"بی بی جان میں اسوہ سے نکاح نہیں کروں گا۔" اس نے چھوٹتے ہی کہا تھا۔ اس وقت کمرے میں داخل ہوتی اسوہ دروازے پر ہی ٹھٹک گئی تھی۔

"ہیں... کیا کہہ رہے ہو تم..." بی بی حیران تھیں۔اتنا مودب بیٹا انکار کیسے کرسکتا ہے۔

"بی بی جان! ہم بالکل مختلف ہیں۔ہمارے عادات واطوار' مزاج'سوچ' ہر لحاظ سے مختلف ہیں۔آپ باباجانی کو سمجھائیں۔وہ مجھ سے میچ نہیں کرتی... ایک



مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

کزن کی حیثیت سے میں اسے قبول تو کرسکتا ہوں مگر بیوی کی حیثیت سے قطعی نہیں۔" الجھا ہوا دوٹوک انداز تھا۔بی بی جان حیران ہوئیں انہیں اس انکار کی امید نہیں تھی۔

"مگر ہم سب کچھ طے کرچکے ہیں۔پرسوں تمہارا نکاح ہے۔ابھی اسوہ کو اس معاملے کی خبر نہیں کی مگر تمہارے باباجانی زبان دے چکے ہیں۔اور تم جانتے ہو انہیں اپنی زبان کا کتنا پاس ہوتا ہے۔" بی بی جان نے کچھ غصے سے کہاتھا وہ بے چارگی سے دیکھنے لگا۔

"زبردستی تو نہیں بی بی جان! بس مجھے اسوہ پسند نہیں۔" اسوہ دھک سی کھڑی رہ گئی تھی۔

"تو پھر کون پسند ہے۔وہی لڑکی جس کی تصویر تم لائے تھے۔وہ جو تمہارے دوست کی بہن ہے۔"بی بی جان پوچھ رہی تھیں اور اسوہ الٹے قدموں واپس مڑ گئی تھی۔اب مزید سننا اس کی برداشت سے باہر تھا۔

"نہیں بی بی جان! آپ غلط سمجھ رہی ہیں' مجھے اس انداز میں کوئی بھی پسند نہیں بس میں ابھی یکسوئی سے پڑھنا چاہتا ہوں۔پلیز بی بی جان! وہ تو میری

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

کلاس فیلو ہے۔میرے دوست کی بہن ہے۔وہ جو تصویر تھی وہ گروپ فوٹو تھی آپ نہ جانے کیا سمجھ رہی ہیں۔اپنے سالک پرذرا بھی اعتبار نہیں۔" وہ نروٹھے پن سے گویا ہوا تھا۔بی بی جان کو اس پرایک دم پیار آگیا۔

"مجھے پتا ہے تم ایسے نہیں ہو۔ہم پر بھروسہ کرو... مزاج کا کیا ہے ابھی کونسا ہم شادی کررہے ہیں' صرف نکاح ہوگا۔جب تم دونوں تعلیم سے فارغ ہوجاؤگے تو شادی بھی ہوجائے گی۔درمیان میں اچھا خاصا وقت ہے۔اسوہ کے مزاج میں لاپروائی کاعنصر غالب ہے مگر پھوہڑ اور بدتمیز نہیں ہے۔وقت کے ساتھ ساتھ سمجھ جائے گی۔" بی بی جان اسے سمجھارہی تھیں۔

"مگر بی بی جان!" اس نے کچھ کہنا چاہا۔

"ہم پر اعتبار ہے نا... تو بھروسہ رکھو... ہم والدین ہیں تمہارے دشمن نہیں۔ تمہارے باباجانی کی یہ خواہش ہے' زندگی کے اس تکلیف دہ دور میں کیا تم ان کو نامراد کروگے۔" بی بی جان نے جیسے فرار کی ساری راہیں ہی مسدود کردی تھیں۔



مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"مجھے دنیامیں سب سے بڑھ کر آپ دونوں پر اعتبار ہے۔" وہ ایک دم جذباتی ہوگیا تھا۔

"تو پھر یقین رکھوبیٹے! ہم انشاء اللہ اس اعتبار کو ختم نہیں ہونے دیں گے۔"

وہ چپ رہاتھا مزید بحث کرنے کاموڈ نہیں تھا۔

نکاح کی تقریب بہت دھوم دھام سے ہوئی تھی۔باباجانی توجیسے ہرشوق پورا کرنا چاہتے تھے۔ان کا بس چلتا تو رخصتی بھی کروادیتے مگر پھر دونوں کی تعلیم کا خیال تھا۔دونوں ہی کم عمر تھے۔ابھی بہت وقت تھا سو ایک دم مطمئن ہوگئے تھے۔نکاح کے اگلے دن ہی سالک کو واپس جانے کی پڑگئی۔

"ابھی کچھ دن ٹھہر جاتے۔" بی بی جان اس کے بیگ میں کپڑے رکھ رہی تھیں۔وہ کوئی جواب دیئے بغیر آئینے کے سامنے کھڑے ہو کر اپنے بال بنانے لگا۔بی بی جان کو دوتین دنوں سے اس کی خاموشی بری طرح کھل رہی تھی۔

"سالک! ناراض ہو..." کپڑے چھوڑ کر پوچھا تو اس نے نفی میں سرہلایا۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

”تو پھر اتنے چپ چپ کیوں ہو۔ تمہیں تو خوش ہونا چاہئے۔اتنی پیاری‘ بھولی بھالی ہنس مکھ سی لڑکی تمہارا نصیب بنی ہے۔“ وہ اب بھی اسے سمجھا رہی تھیں۔

”کچھ وقت دیں بی بی جان! پلیز جب یوں اچانک زندگی میں ایک ایسا واقعہ رونما ہوجائے جو وہم و گمان میں بھی نہ ہو تو انسان کا شاک زدہ ہوجانا یقینی ہے۔“ وہ کافی ڈسٹرب تھا۔بی بی جان نے اس کی پیشانی چوم لی۔ایک دم ہی بہت پیار آیا اس پر۔

”میری دعا ہے اللہ تمہیں ڈھیروں خوشیاں اور سکھ دے۔اسوہ اچھی لڑکی ہے تمہاری ہم عمر ہی ہے۔تم بہت جلد مطمئن ہوجاؤ گے دیکھ لینا۔“ اس کا چہرہ ہاتھوں میں بھر کر اتنے یقین سے کہا کہ وہ

مسکرادیا۔

”اور ہاں... جانے سے پہلے تم ذرا سوہ سے بھی مل لینا۔“ وہ دوبارہ کپڑوں کی طرف متوجہ ہوئیں تو وہ اس تلقین پر حیران ہوا۔”کیوں؟“



مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

”وہ بھی تمہاری طرح بڑی جذباتی ہو رہی تھی۔پہلے تو مان ہی نہیں رہی تھی‘ کہتی تھی کہ تم اسے بالکل کزنوں کی طرح ہو... راضیہ نے سمجھایا پھر تمہارے باباجانی نے بھی بات کی تو نہ جانے کیسے راضی ہوئی تھی۔تین دن سے کمرے سے نہیں نکلی۔نکاح کے وقت بھی بخار تھا اب تو کچھ دیر پہلے تپ رہی تھی۔ ایک سوچار بخار ہے۔بی پی بھی بے حد لو ہو رہا ہے۔تم اسے عقل سے پیدل‘ احساس سے عاری سمجھتے ہو۔دیکھ لو وہ تم سے زیادہ حساس ہے۔“ بی بی جان بتارہی تھیں وہ چپ چاپ سنتا رہا۔بہرحال وہ بیوی سے پہلے کزن تھی۔جیسی بھی تھی سب گھر والوں کی اگر چہیتی تھی تو بری اسے بھی نہیں لگتی تھی۔اس کی بیماری کا سن کر اس کی سوچ مثبت سمت گھومنے لگی تھی۔

وقت رخصت سب سے ملنے کے بعد وہ اس کے کمرے میں بھی آیا تھا۔وہ بستر پر بے سدھ لیٹی ہوئی تھی۔چچی جان قریب ہی براجمان تھیں اسے دیکھ کر خوش ہوئیں۔وہ حدود کا خاص خیال رکھنے والا بندہ تھا۔خاص طور پر اسوہ کے کمرے میں بہت کم آتا تھا۔اب بھی جھجک رہا تھا۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"رک کیوں گئے سالک! آؤ اندر آؤ۔" بے سدھ لیٹی اسوہ نے بھی آنکھیں نیم وا کرکے اسے دیکھا تھا۔وہ کرسی پر بیٹھ رہا تھا۔اس نے دوبارہ آنکھیں بند کرلیں۔

"بی بی جان ذکر کررہی تھیں کہ اسوہ کی طبیعت ٹھیک نہیں۔میں واپس جارہا تھا سوچا طبیعت پوچھ لوں۔" وہ وضاحت پیش کررہاتھا۔چچی جان مسکرادیں۔

"بس شاید موسم کااثر ہوگیا ہے۔ایک سوچار بخار ہے۔بلڈپریشر کاتو پوچھوہی نہیں۔میں حیران ہوں' اس عمر میں لوہے۔" اسوہ کی پلکیں لرز رہی تھیں وہ بمشکل نظریں ہٹاسکا۔زرد زرد سایہ مضمحل چہرہ نجانے کیوں دل کے بہت قریب لگ رہا تھا۔شاید رشتہ بدلاتھا اسی لئے۔

اسے نہیں علم کہ اسوہ کبھی بیمار بھی ہوئی ہو' پہلی دفعہ اسے بخار نے آلیاتھا سب ہی پریشان متفکر تھے۔اور بی بی جان نے جو وجہ بتائی تھی وہ بھی نظر انداز کی جانے والی نہ تھی۔

"سو رہی ہے اسوہ۔" اس کی پلکیں لرز رہی تھیں مگر آنکھیں واکرنے کی کوشش نہیں کی تھی اسی لئے اس نے چچی جان سے پوچھا تھا۔



مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"شاید... تھوڑی دیر پہلے تو جاگ رہی تھی۔" چچی خواہ مخواہ شرمندہ ہوئیں۔

"کوئی بات نہیں' مجھے دیر ہو رہی ہے۔میں چلتا ہوں' میری طرف سے ضرور پوچھیئے گا۔" وہ تو اپنی رواداری اور شائستگی کی بدولت سارے خاندان میں سراہا جاتاتھا اب بھلا خیال کیوں نہ کرتا۔چچی جان نے سرہلایاتھا۔

وہ باہر نکلا تو چچی جان بھی اسے گاڑی تک چھوڑنے باہر تک آئیں۔باقی لوگوں سے وہ مل چکا تھا۔اس کے کمرے سے نکلنے کے بعد اسوہ نے آنکھیں کھول لی تھیں۔آنسو قطار درقطار رخساروں پر بہتے چلے گئے تھے۔دل کی عجیب سی حالت ہو رہی تھی۔ہر بات اپنے اختیار سے باہر محسوس ہو رہی تھی۔یوں لگ رہاتھا کہ چند دن پہلے تک زندگی بہت حسین تھی۔اب اچانک ہی ساری رونق' ساری خوشیاں کہیں کھوگئی ہیں۔زندگی سے ایک دم جی اچاٹ سا ہونے لگا تھا۔

وہ ہوسٹل میں تھا جب بی بی جان کا فون آیا تھا۔"تمہارے باباجانی کی طبیعت سخت خراب ہے' جلدی آنے کی کوشش کرو۔" چاچاجان کی اطلاع نے اس کے اعصاب پربم پھوڑا تھا۔اب بار بار چھٹیاں لینا بھی مشکل تھا مگر وہ مجبور

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

تھا۔جیسے تیسے کرکے چھٹیاں لے کر وہ حویلی پہنچا تو وہاں ایک کہرام برپا تھا۔ اس کے آنے سے پہلے ہی باباجانی اسے چھوڑ کر چلے گئے تھے۔

بی بی جان پر ایک سکتہ سا طاری ہو گیا تھا۔ساری حویلی جیسے طوفان کی زد میں آگئی تھی۔اپنے ہاتھوں سے اس نے باباجانی کو لحد میں اتارا تھا۔پھر کتنے دن اسی خاموشی میں گزر گئے۔چچی جان کی بڑی بیٹی منتہیٰ جو پھوپو کے گھر بیاہی گئی تھی۔وہ بھی یہیں تھی۔اسوہ چچاجانی' چچی جان سب ہی غمزدہ تھے اور وہ تھا کہ خود تنہا سے تنہا ہوتا جارہا تھا۔ہر لمحہ یونہی لگتا تھا کہ جیسے اس کا سب سے بڑا قیمتی سرمایہ کہیں کھو گیا ہو۔

اسے چائے کی طلب تھی سراج با با کو کہہ کر وہ صوفے پر آبیٹھا تھا۔ابھی اسے بیٹھے چند پل ہی گزرے ہوں گے جب اسوہ بھی ادھر آگئی تھی۔نہ جانے کیا بات تھی چہرہ آنسوؤں سے تر تھا۔وہ ادھر ادھر دیکھے بغیر کونے میں کشن پر جا بیٹھی تھی۔ گھٹنوں میں سر دیئے وہ نجانے کس کا غم منا رہی تھی۔نکاح کے بعد تو وہ اسے دوسری دفعہ دیکھ رہا تھا۔بہت کم وہ اس کے سامنے آتی تھی۔ پہلے والی کوئی بات ہی نہیں رہی تھی اس میں۔اوپر سے باباجانی کا دکھ' اسے علم



مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

تھا وہ بابا جانی سے بہت پیار کرتی تھی۔چچاجانی سے بھی بڑھ کر۔اور بابا بھی تو اس پر جان دیتے تھے۔وہ اٹھ کر اس کے قریب آگیا۔نہ جانے کیوں اس کا رونا دل کو مضطرب کئے دے رہا تھا۔

"اسوہ..." اس کی پکار پر اس نے ایک دم سر اٹھا کر اسے دیکھا پھر اپنے دوپٹے سے چہرہ خشک کرلیا۔

"کیا بات ہے؟ کیوں رو رہی ہو؟" اس کا لہجہ بہت نرم اور محبت لئے ہوئے تھا۔

"نہیں کوئی بات نہیں۔" وہ اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔پیچھے کی طرف قدم بڑھاتے وہ کچھ فاصلے پر ہو گئی تھی۔"ایم سوری...میں نے آپ کو ڈسٹرب کیا۔مجھے نہیں علم تھا کہ آپ یہاں ہیں۔" نجانے اس کے لہجے میں کیا تھا' طنز' تحقیر' بے بسی' یا غم کی کیفیت وہ ٹھٹکے بغیر نہیں رہا تھا۔وہ رخ بدل گئی تھی پھر تیز تیز قدم اٹھاتی کمرے سے نکل گئی تھی۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

”تم کیا جانو... ڈسٹرب تو میں واقعی ہو گیا ہوں۔تم باباجانی کی بہت چہیتی تھیں او ر اب...“ وہ لب بھینچ گیا تھا۔نظریں دروازے پر ہی جمائے رکھیں حتی کہ سراج باباچائے لے کر آگئے تھے۔

زندگی گزرنے لگی تھی۔اسوہ کے لئے اس کی محبت دن بہ دن بڑھتی جارہی تھی مگر وہ بہت حدود کاخیال رکھتا تھا‘کبھی آگے بڑھ کر اسوہ کی خیریت دریافت نہیں کی تھی۔کبھی اس کی زندگی میں مداخلت کرنے کی کوشش نہیں کی تھی۔وہ دستور والا بندہ تھا۔اس کی تربیت ان ہی خطوط پر ہوئی تھی۔وہ ہر رشتے کو عزت واحترام دیتا تھا پھر محبت کرتا تھا۔

وہ نہیں جانتا تھا کہ اسوہ کے دل میں اس کے لئے کیا احساسات ہیں۔بس وہ اس سے محبت کرنے لگا تھا۔نکاح کے بول دلوں میں انسیت پیدا کردیتے ہیں۔سو اس کا دل بھی اسوہ کے نام پر دھڑکنے لگا تھا۔وہ اس کی تھی‘ اس کے نکاح میں تھی‘ کبھی لفظ ضائع کرنے کی کوشش نہیں کی تھی۔جانتا تھا وہ جب چاہے گا رخصتی کروالے گا۔اس سے پہلے وہ تعلیم حاصل کرنا چاہتا تھا۔



مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

شروع میں اسوہ اس سے کتراتی رہی تھی مگر پھر رفتہ رفتہ جیسے اس نے بھی اس تعلق کو قبول کرلیا تھا۔وہ پہلے کی ہی طرح ہو گئی تھی۔

شوخ وچنچل‘ اکھڑی ضدی‘بلکہ اب تو اس کے اندر کچھ اور بھی وصف پیدا ہو گئے تھے۔طنز واستہزائ‘ اس کا سامنا ہوتا تو ہربات طنز سے شروع ہو کر طنز پر ختم ہوتی تھی۔کبھی وہ حیران ہوتا اور کبھی چڑجاتا تھا مگر کبھی منفی انداز میں نہیں سوچا تھا۔ہاں اسے اس کے مزاج کی لاپروائی اور ضدی واکھڑی طبیعت سخت ناپسند تھی۔اس کی خواہش تھی کہ رخصتی سے پہلے وہ اپنے آپ کو چینج کرلے۔اسی لئے دبے دبے لفظوں میں وہ اکثر بی بی جان‘چچی جان اور منتہیٰ سے بھی کہہ چکا تھا۔وہ سب اسے سمجھاتی تھیں مگر وہ بھی نجانے کس مٹی سے بنی ہوئی تھی کہ پہلے سے زیادہ خود سر بنتی جارہی تھی۔خود سے وہ کچھ کہنا مناسب نہیں سمجھتا تھا اور اسوہ کو جیسے اس کی پروا ہی نہیں تھی۔وہ ایسا کیوں کررہی ہے وہ سمجھنے سے قاصر تھا اور پھر وقت کچھ اور گزرا تھا۔

ایف اے کے بعد اسوہ نے ساری حویلی والوں کو زچ کر رکھا تھا۔ایف اے میں اس کی فرسٹ پوزیشن آئی تھی۔اس نے پھر ٹاپ کیا تھا۔اسی لئے وہ بضد

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

تھی کہ لاہور جاکر ہوسٹل میں رہ کر مزید تعلیم حاصل کرے گی۔قریبی کالج صرف ایف اے تک تھا۔جبکہ ان کے خاندان میں پرائیویٹ اعلیٰ سطح پر تعلیم حاصل کرنے پر کوئی پابندی نہیں تھی مگر عورت ذات کا ہوسٹل میں جاکر پڑھنا سخت معیوب سمجھا جاتا تھا۔

ان دنوں وہ اعلیٰ تعلیم کے لئے باہر جانے کی تگ ودو میں تھا۔کاغذات بنارہا تھا۔حویلی کی خواتین نے اسے اسوہ کی اس ضد سے قطعی بے خبر رکھا ہوا تھا۔

وہ نہا کر باہر نکلا تو اپنے کمرے میں اسوہ کو دیکھ کر چونکا۔اپنے حلئے کا احساس ہوتے ہی اس نے فوراً بیڈ سے کپڑے اٹھائے۔ایک ناپسندیدگی کی نظر اسوہ پر ڈالی جو شاید آئی ہی اسی مقصد کے لئے تھی کہ اسے زچ کرے۔

”کسی کے کمرے میں آکر بیٹھنے کا یہ کونسا طریقہ ہے؟“ مانا کہ ان دونوں کے درمیان ایک گہرا رشتہ تھا مگر اس کا یہ بھی مطلب نہیں تھا کہ یوں کمرے میں آتی۔اس کا دل اس کی طرف سے بدگمان ہوا۔



مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

”کسی کے کیوں میں اپنے شوہر کے کمرے میں اس کے بیڈ پر بیٹھی ہوں۔ ایسی کونسی معیوب حرکت ہے یہ۔“ ترکی بہ ترکی جواب ملا تھا۔لہجہ طنزیہ تھا۔ آنکھوں میں شرم وحیا نام کی نہیں تھی۔اسے افسوس ہوا۔

”اسوہ...“ وہ ٹوک گیا۔وہ اس وقت باتھ گاؤن میں ملبوس تھا۔بغیر اس کو کچھ کہے دوبارہ باتھ روم میں گھس گیا۔شلوار قمیص پہن کر آیا تو وہ اسی طرح ریلیکس موڈ میں بیڈ کے کراؤن سے ٹیک لگائے اس کی منتظر تھی۔

”مجھے آپ سے بات کرنی ہے۔“ حاکمانہ انداز تھا۔سالک چپ رہا۔ٹاول سے بال خشک کرتے اسے صرف دیکھا۔یہ لڑکی سدھرنے کی بجائے دن بہ دن بگڑتی جارہی تھی۔یہ سالک کی ذاتی رائے تھی۔

”میں مزید پڑھنا چاہتی ہوں۔لاہور جاکر ہاسٹل میں رہ کر۔“ وہ حیران ہو کر دیکھنے لگا۔پڑھنے پر نہیں لاہور جاکر ہاسٹل میں رہ کر پڑھنے پر ہوا تھا۔وہ جانتا تھا اس وقت اگر کمرے میں آئی ہے تو کوئی چھوٹی بات نہیں ہوگی۔ایک گہری سانس لی۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

”تم مجھے اطلاع دے رہی ہو کہ اجازت مانگ رہی ہو۔“ ٹاول ایک طرف پھینک کر وہ اس کے سامنے آکھڑا ہوا۔ گہرے آتشیں لباس میں وہ خود بھی آگ کی طرح دہک رہی تھی۔ سالک کی آنکھوں میں رنگ سے اترنے لگے۔ مگر اس کے اگلے الفاظ سن کر اس کا دماغ بھک سے اڑ گیا۔

”دونوں ہی نہیں... صرف یہ پوچھنے آئی ہوں کہ اس حویلی کے مرد جب ہر عیاشی افورڈ کرسکتے ہیں‘خود باہر جاکر پڑھتے ہیں تو پھراس حویلی کی عورتوں پرپابندی کیوں؟“ وہ سوالیہ نشان بنی جواب

کی منتظر تھی۔ سالک بڑی مشکل سے اپنے اندر اٹھتے اشتعال کے لاوے پر قابو پاسکا تھا۔ خاص طو پر ”عیاشی“ کے لفظ پر دماغ گھوم گیا تھا۔ درپردہ وہ کیا کہنا چاہ رہی تھی‘ کسے کہہ رہی تھی وہ بخوبی سمجھ گیا تھا۔

”اسوہ! حد ہوتی ہے۔ کچھ کہتے ہوئے لفظوں کے چناؤ کا خیال کیا کرو۔“ وہ صرف یہی کہہ سکا تھا ایک دم مشتعل ہوجانا اس کی نیچر نہیں تھی۔ اب بھی برداشت کر گیا تھا۔



مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

”میں اچھی طرح جانتی ہوں کہ میں کیا کہہ رہی ہوں اور کیا لفظ استعمال کررہی ہوں۔ جب آپ باہر جاکر پڑھ سکتے ہیں اور میں تو صرف اسی ملک میں رہ کر پڑھنا چاہتی ہوں پھرباباجانی اور امی جان دونوں مجھ پر پابندی کیوں لگارہے ہیں۔ جبکہ سب جانتے ہیں میں جو ایک دفعہ سوچ لیتی ہوں وہ کرتی بھی ہوں۔ سب میری فطرت سے واقف ہیں۔ اگر مجھے خود اجازت نہیں دیں گے تو میں درمیانی رستہ نکال لوں گی مگر یوں چھپ کر نہیں پڑھوں گی۔“ اور وہ درمیانی رستہ کیا ہوسکتا تھا وہ بخوبی سمجھ رہا تھا وہ ایسی ہی ضدی تھی کچھ بھی کرسکتی تھی۔

”تو تم مجھ سے کیا چاہتی ہو؟“ ا س نے آرام سے پوچھا تھا۔

”کچھ بھی نہیں... صرف اتنا باو ر کرانا چاہتی ہوں کہ میں اسوہ ہوں‘ کوئی قیدی یا بے جان وجود نہیں ہوں۔ یہ زندگی میری ہے‘ اسے اپنی مرضی سے گزاروں گی۔ کسی کی خاطر خود کو بدل نہیں سکتی۔ آپ کو گوارا ہے تو ٹھیک ورنہ...“ اس ورنہ کے آگے کیا تھاوہ یہ بھی سمجھ گیا تھا۔ دل تو چاہا کہ خوب

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

سنادے مگر دل کسی کام کا نہیں رہا تھا جو اسے دیکھتے ہی ہر بات بھول جاتا تھا۔ اگر کچھ یاد رہتا تھا تو وہ "اسوہ" کا نام ہوتا تھا۔

"اور ہاں سالک صاحب... میں اپنی ذات میں کسی کی مداخلت برداشت نہیں کرتی۔ آپ کے پاس چوائس ہے۔ میں کبھی آپ کی مجبوری نہیں بنوں گی اور یہی خواہش میری بھی ہے کہ آپ بھی میری راہ میں کبھی حائل نہیں ہوں گے۔"

وہ دروازے کے پاس رک کر کہتے اپنی بات مکمل کرکے کمرے سے نکل گئی تھی۔ سالک کی ذات کو زلزلوں کی زد میں چھوڑے۔ وہ جانتا تھا اسوہ کے رویوں نے اسے محسوس کروادیا تھا کہ نکاح کے لفظ ہر ایک کے دل میں ایک جیسے جذبات پیدا کرنے کا سبب نہیں بنتے۔ وہ جانتا تھا کہ وہ اسے ناپسند کرتی ہے۔ اس کے طنزیہ رویے' کاٹ دار جملے اسے یہ باور کروانے کو کافی تھے مگر اس حد تک وہ اس کی ذات کی نفی کرجائے گی اسے امید نہیں تھی۔ اسوہ کے متعلق دل میں جو چند خوش فہمیاں برقرار تھیں اس گفتگو کے بعد وہ بھی اپنی موت آپ مرگئی تھیں۔ اس کے متعلق ناپسندیدگی میں مزید اضافہ ہوگیا تھا۔



مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

سالک نے چچاجان سے بات کی اور انہیں اسوہ کے لاہورجاکر پڑھنے پر راضی کرلیا تھا۔ وہ شوہر تھا اسے کوئی اعتراض نہیں تھا تو بھلا وہ کیا کہتے۔ اس کا ایڈمیشن سالک نے خود کروایا تھا۔ ہاسٹل میں رہنے کا بھی بندوبست ہوگیا تو وہ اپنے کام کو نمٹانے میں لگ گیا۔ اسوہ لاہور چلی گئی تو وہ بھی نیویارک آگیا۔

سب ہی اکثر بیشتر فون کرتے رہتے تھے سوائے اسوہ کے' اسوہ کے نام کا درد اب اسے مستقل لاحق رہنے لگا تھا۔ گھر والوں سے خاص طور پر بی بی جان سے اس کی خیریت کی اطلاع ملتی رہتی تھی۔

وقت گزرنے لگا تھا۔ اسی بھاگ دوڑ میں تین سال گزر گئے۔ پہلے سال چھٹیوں میں وہ ایک ماہ کے لئے پاکستان گیا تھا پھر دوبارہ نہیں گیا تھا۔ اس دفعہ چھٹیاں ہوئیں تو وہ بغیر اطلاع کے پاکستان پہنچ گیا۔ اسوہ نے گریجویشن کے بعد ایک دفعہ پھر اپنی من مانی کرکے یونیورسٹی میں ایڈمیشن لے لیا تھا۔ وہ حویلی پہنچا تو سب ہی خوش ہوئے۔ اسوہ لاہور میں ہی تھی' پنجاب یونیورسٹی میں ہی پڑھتی تھی۔ گھر والوں نے اسے فون کرکے اس کی آمد کی اطلاع دے دی تھی مگر وہ سخت دل کٹھور لڑکی نہیں آئی تھی۔ ڈرائیور لینے گیا تو اس

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

نے آنے سے انکار کردیااور اسے واپس بھیج دیا۔سالک کو دکھ تو بہت ہوا مگر برداشت کر گیا۔چچا جان کو لاہور کچھ کام تھا۔منڈی میں فصلیں بھجوائی تھیں' باغات کی فصل بھی بھیجنی تھی۔وہ جارہے تھے اس نے انہیں منع کردیا اور خود چلا آیا۔سارا کام نمٹانے کے بعد وہ ایک ہوٹل میں بیٹھا چائے پی رہا تھا جب فائیواسٹار ہوٹل میں ایک خوش شکل وڈیسنٹ سے لڑکے کے ساتھ ایک اور لڑکی کی موجودگی میں اسوہ داخل ہوئی تھی۔چادر ابھی بھی اس نے اوڑھی ہوئی تھی مگر وہ مسلسل کسی بات پر مسکرا رہی تھی۔وہ تینوں چلتے ہوئے اس کے عقب میں رکھی ٹیبل پر آبیٹھے تھے۔

"اسوہ' دیکھ لو...یہ عالی کسی دن ضرور مجھ سے پٹے گا۔" وہ دم سادھے سانس روکے بیٹھا ہوا تھا جب دوسری لڑکی کی آواز سنائی دی تھی۔اسوہ نے اسے بالکل نہیں دیکھا تھا۔کیونکہ اس کی کرسی کی پشت سالک کی پشت کی طرف تھی۔

"عالی! مت تنگ کرونا اسے..." یہ اسوہ کی آواز تھی جووہ لاکھوں میں بھی پہچان سکتا تھا۔



مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"مادام! ہم آپ کو تو کچھ نہیں کہہ رہے...آپ کے لئے ہمارے دل میں جو محبت ہے یہ محترمہ اس سے جیلسی فیل کررہی ہیں۔" یہ اس لڑکے کی آواز تھی جواباً اسوہ کی ہنسی سنائی دی تھی۔

"تم بھی بس نا۔"

"کیوں؟محترمہ کہکشاں صاحبہ! غلط کہہ رہا ہوں میں کیا میں محبت نہیں کرتااسوہ سے' کرسکتی ہو تم مجھے چیلنج۔" وہ دوسری لڑکی سے مخاطب تھا۔سالک کے لئے برداشت مشکل ہو رہی تھی۔

اسے لگ رہاتھا کہ اگراس لڑکے نے مزید کچھ اور بکواس کی تو وہ اس کا گریبان پکڑلے گا۔مگر وہ بڑی مشکل سے خود پر کنٹرول کررہاتھا۔

"ہاں...ہاں میں سمجھتی ہوں تمہیں بھی' اور تمہاری اس مادام کو بھی۔دیکھ لینا تم دونوں' کیدو کا کردار ادا نہ کیا تو کہنا...بڑے آئے محبت کرنے والے دو آفاقی دل۔" وہ لڑکی لڑ رہی تھی۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"ہاہاہا..." لڑکے کے قہقہے بے اختیار تھے جن میں اسوہ کی ہنسی بھی صاف سنائی دی تھی۔

"ہاں کرتے ہیں ہم محبت... اسوہ وہ گانا کیا ہے' ہاں یاد آیا...اگر دو دل مل جاتے تو بگڑتا کیا زمانے کا...اگر دو دل..." سالک کے لئے اب یہ سب برداشت کرنا ممکن نہیں تھا وہ ایک دم اٹھا تھا۔وہ تنگ دل یا تنگ نظر انسان نہیں تھا مگر اس وقت سوچنے سمجھنے کی ساری صلاحیتیں مفقود ہوتی جارہی تھیں۔کھڑے ہو کر اس نے اپنا رخ اس ٹیبل کی طرف کیا تھا۔

"ویٹر..." ویٹر جو اس ٹیبل پر کھانا سرو کررہا تھا جب اس نے پکارلیا تھا۔اس کی آواز تھی یا یوں ہی اسوہ نے پلٹ کر اسے دیکھا تھا۔وہ آنکھوں میں نفرت ہی نفرت لئے دیکھ رہا تھا۔نظریں گھوررہی تھیں۔ویٹر فوراً اس کی طرف آیا تھا۔

"یہ بل اٹھالینا۔" ویٹر کو کہہ کر ایک آخری حقارت بھری نظر اسوہ پرڈال کر وہ لمبے لمبے ڈگ بھرتا باہر نکل گیا تھااسوہ جو صورتحال سمجھ بھی نہیں سکی تھی اسی رخ بیٹھی رہ گئی۔



مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"ہیلو...مادام... تمہیں کیا ہو گیا...کوئی سانپ سونگھ گیا ہے یا کوئی جن ون دیکھ لیا ہے۔میرا خیال ہے جن ہی دیکھ لیا ہے۔پلیز اسوہ ڈیئر سسٹر! مجھے بھی تو جن دکھاؤ۔رئیلی میں نے پہلے کبھی جن نہیں دیکھا۔"وہ سیدھی ہو گئی تھی۔مسلسل ذہنی روبہکی ہوئی تھی۔جبکہ عالی مسلسل بکواس کررہا تھا۔

"یہ یہاں کیا کررہے تھے۔" وہ ایک ہی سمت سوچ رہی تھی۔اگر دیکھ ہی لیا تھا تو مل بھی لیتے۔مگر خیر... مجھے کیا؟ میں کونسا انہیں پسند ہوں اوپر سے اس قدر آزادانہ ماحول میں عالی اور کہکشاں کے ساتھ دیکھ کر جل بھن ہی گئے ہوں گے۔"وہ بہت منفی ہو کر سوچ رہی تھی۔

...☆☆☆...

کل سے لے کر باباجانی کے کئی فون آچکے تھے کہ وہ کب آرہی ہے۔ڈرائیور انہوں نے کل ہی بھیج دیا تھا۔اس کی ایک اہم اسائنمنٹ تھی اگر فکرنہ ہوتی تو فوراً چلی جاتی اور اسمائنمنٹ جن پروفیسر صاحب کی تھی وہ توبے عزتی کرنے میں ماہر تھے۔لائق ہویانالائق وہ کسی کو نہیں بخشتے تھے۔وہ صرف اسائنمنٹ جمع کروانے کو رکی ہوئی تھی۔پروفیسر صاحب کا چوتھا پیریڈ تھا اسائنمنٹ جمع کروا

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

کے وہ فوراً گاڑی میں آبیٹھی تھی۔ویسے تو ایک گاڑی بمعہ ڈرائیور ہر وقت اس کے ساتھ ہوتی تھی مگر جب کبھی گاؤں سے اسپیشل بلاوا آتا تھا تو گاڑی بھی اسپیشل ہی آتی تھی۔

گاؤں پہنچی تو بی بی جان اور امی جان سب ہی خوش ہوئے البتہ بابا سرد سے انداز میں ملے تھے۔سالک کہیں دکھائی نہ دیا۔سارا دن سکون سے گزرا تھا مگر رات باباجان نے اسے جو حکم سنایا وہ ساکت سی رہ گئی۔

"اب تم لاہور نہیں جاؤگی۔میں نے تمہاری رخصتی کی تاریخ فکس کردی ہے۔ سالک بہت کم چھٹیوں پر آیا ہے۔اسے واپس بھی جانا ہے۔میں اب اس ذمے داری سے سبکدوش ہونا چاہتا ہوں۔" کھانے کی ٹیبل پر سب ہی تھے سالک بھی تھا۔بڑے سرد سے انداز میں بیٹھا ہوا تھا۔اس انکشاف پر بھی اس نے سر نہیں اٹھایا تھا۔یوں لگ رہا تھا جیسے وہ پہلے سے باخبر ہو جبکہ چچی جان اور بی بی جان دونوں حیران ہوئی تھیں۔

"مگر باباجانی! میرا لاسٹ ایئر ہے۔میں کیسے چھوڑ سکتی ہوں۔ایک ہفتے بعد میرے سمسٹرز ٹیسٹ ہونے والے ہیں۔" سالک اب بھی چپ تھا جیسے چپ شاہ



مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

کا روزہ رکھا ہو۔بی بی بھی کچھ الجھ گئی تھیں۔نہ کوئی مشورہ نہ کوئی صلاح ایک دم یہ فیصلہ اوپر سے سالک کی خاموشی۔

"بس...بہت کرلی پڑھائی تم نے۔منتہیٰ کو میں نے فون کردیا ہے وہ کل پہنچ جائے گی۔آپ سب خواتین ملکر شادی کی تیاری آسانی سے کرلیجئے گا۔" اب ان کا اشارہ راضیہ اور بی بی جان کی طرف تھا۔

"مگر اتنی جلدی...ابھی سالک ماشااللہ پڑھ رہا ہے۔اسوہ بھی الجھی ہوئی ہے۔ بعد میں سہولت سے کام ہوجائے گا۔" بی بی جان نے کہا تھا۔

"نہیں بھابی بیگم! جب سہولت سے کام ہوگا...یہ لڑکی ہماری عزت کو بٹہ لگاچکی ہوگی۔میں کچھ نہیں دیکھوں گا۔بہت کرلی اس نے اپنی من مانی اب صرف رخصتی ہوگی۔"

"مگر...باباجانی..." باباجان نے کچھ بھی نہ کہتے ہوئے اسے بیچ چوراہے پر لاکر کھڑا کردیا تھا۔اور سالک' اس کی نظریں بے اختیار اس پر اٹھ گئیں۔چند دن پہلے اسے جو نظریں دکھائی دی تھیں اب بھی وہی نظریں تھیں وہ تب سمجھ

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

نہیں سکی تھی مگر اب سالک کی آنکھوں میں واضح لکھا شک اسے اپنی موت آپ مار گیا تھا۔

"نہیں...باباجانی نہیں..." وہ اپنی بے گناہی میں کچھ بھی نہیں کہہ سکی تھی۔ انتہائی بے اعتباری سے سب کو دیکھے گئی۔ کیسے یقین کرلے' یہ جو اتنے پیارے رشتے تھے' جن کے بارے میں اسے یقین تھا کہ وہ اس پر انگلی نہیں اٹھاسکیں گے وہ اس کو شک کی نظر سے دیکھ رہے تھے اور یہ شک کی مار اتنی اذیت ناک تھی کہ اسے اپنا جسم نیل و نہال ہوتا محسوس ہوا۔ دل تو چاہا کہ چیخ چیخ کر کہے وہ سب غلط ہیں۔ ان کی سوچیں غلط ہیں' وہ بالکل بے گناہ ہے۔ وہ شخص جسے اس کے ساتھ منسوب کیا جارہا ہے وہ تو اسے بھائیوں کی طرح عزیز ہے۔ مگر وہ ایک لفظ بھی زبان سے نہ نکال سکی۔ صرف نفی میں سر ہلاتی

بھاگتے ہوئے اپنے کمرے میں جاکر بند ہوگئی تھی۔

احتجاج' جھگڑا بھوک اپنا ہر حربہ اس نے استعمال کردیکھا تھا مگر باباجان کا فیصلہ نہیں بدلا تھا۔ وہ یوں بے موت نہیں مرنا چاہتی تھی۔ جھولی تو اس کی پہلے ہی خالی تھی' کاسہ دل میں ایک پھوٹی کوڑی بھی نہ تھی مگر وہ جسمانی طور پر بھی



مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

خالی ہونے کو تیار نہیں تھی۔ خاص طور پر سالک کے نام پر تو کبھی بھی نہیں۔ سالک کے نام سے اسے ایک نفرت سی محسوس ہونے لگتی تھی کجا کہ ساری زندگی۔

"بی بی جان! آپ باباجانی کو سمجھائیں...میں مرجاؤں گی۔ یوں نہیں کریں۔" اس دن بی بی جان اس کے کمرے میں آئیں تو وہ ان کے پاؤں پڑ گئی۔ بی بی جان ایک دم تڑپ اٹھی تھیں۔ یہ نازوں پلی لڑکی انہیں بہت عزیز تھی اس کا یوں تڑپنا' رونا دیکھا نہیں جارہا تھا۔ ایک دم اسے اٹھا کر سینے سے لگایا۔

"اللہ نہ کرے' مریں تمہارے دشمن۔ صرف شادی ہی تو ہو رہی ہے تمہاری۔" انہوں نے اس کے لمبے سیاہ بکھرے بال کانوں کے پیچھے اڑسے تھے۔

"بی بی جان نہیں...میں مرجاؤں گی۔ سچی میں مرجاؤں گی۔ میں نے جیسے تیسے اس نکاح کو قبول کرلیا تھا مگر یہ شادی... بی بی جان! مجھے صرف پڑھنا ہے۔"

"ادھر بیٹھو...یہ پانی پیو۔" انہوں نے اسے بستر پر بٹھایا تھا۔ پانی پلایا تو اسوہ کو کچھ سکون ملا۔ "وہ لڑکا کون تھا؟" بی بی جان نے پوچھا تھا۔ وہ ساکت رہ گئی۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"بی بی جان آپ بھی۔" وہ یقین کرنے کو تیار نہ تھی'بی بی جان نظریں پھیر گئیں۔

"کیوں بتاؤں کون تھاوہ لڑکا؟ کوئی بھی ہو... مگر آپ کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ میں ا س سے محبت کرتی ہوں۔آپ اسے جو بھی معنی پہنائیں مجھے غرض نہیں۔" وہ ایک دم طیش میں آکر کہتی گئی تھی۔اس وقت اپنا کوئی ہوش نہیں رہاتھا۔

"جائیں... آپ یہاں سے... مجھے پیدا کرنے والے' مجھے نہ سمجھ سکے' آپ تو پھر اس شخص کی ماں ہیں جس نے مجھے دیکھاتھا ایک غیر مرد کے ساتھ۔جائیں یہاں سے پلیز چلی جائیں میری نظروں کے سامنے سے... ورنہ میں کچھ کر بیٹھوں گی۔"وہ اپنے ہوش وحواس کھونے لگی تھی۔ایک دم چیختے ہوئے کہہ رہی تھی۔بی بی جان ڈر گئیں۔فوراً باہر نکل گئیں۔

وہ سالک سے ایک دفعہ ملنا چاہتی تھی۔اس سے اپنا قصور پوچھنا چاہتی تھی۔ پوچھنا چاہتی تھی کہ اگر اس حد تک نفرت کرتاتھا تو درمیان میں یہ تعلق نہ بناتا۔اگر مجبور ہو گیا تھا تو توڑ دیتا مگر وہ مل ہی نہیں رہاتھا۔نجانے کہاں



مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

ہوتاتھا' کسی کو کچھ علم بھی نہیں تھا۔وہ رات دیر تک انتظار کرتی رہی آخر کار وہ گھر آہی گیا۔وہ کمرے سے باہر نکل آئی'وہ اوپر جارہاتھا۔کچھ دیر کھڑی رہی پھر سوچ کر آگے قدم بڑھائے۔دروازہ کھلا ہواتھا وہ اندر داخل ہو گئی۔وہ صوفے پر بیٹھا پانی پی رہاتھا۔اسے دیکھ کر ٹھٹکا۔

"تم اس وقت..." رات کے دو بج رہے تھے۔اور وہ اس کے کمرے میں بلا جھجک آگئی تھی۔

اب کی دفعہ اسے اس کی یہ حرکت ہمیشہ سے زیادہ بری لگی۔

"ہاں میں... میں کوئی وضاحت پیش کرنے نہیں آئی اور نہ ہی تم سے کوئی بھیک مانگنے آئی ہوں۔بس اپنا حق مانگتی ہوں۔مجھے طلاق چاہیئے۔صرف اور صرف طلاق..."

"چٹاخ..' اس سے پہلے کہ اس کالفظ مکمل ہوتا سالک کا ہاتھ اس کے رخسار پر اپنے نشان چھوڑ گیاتھا۔وہ نازوں پلی لڑکی تھی۔ذرا سے درد پر ساری رات بے چین رہتی تھی۔اب سسک اٹھی۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"بکواس نہیں کرو۔میں نے ہمیشہ تمہاری بدتمیزیوں کو نظر انداز کیا ہے۔تمہاری ہر بکواس کو چپ ہو کے سنا ہے۔اب نہیں۔" وہ پہلی دفعہ اپنے غصے کا اظہار کر رہا تھا۔وہ رخسار پر ہاتھ رکھے اسے دیکھے گئی۔نہ ہی کوئی آنسو بہا اور نہ ہی درد جاگا۔بس ایک سسکی خارج ہوئی تھی پھر لب دانتوں تلے دبا لئے تھے۔اتنی سختی سے کہ خون نکلنے لگا تھا۔

"میں بکواس نہیں کر رہی۔میں تمہیں پسند نہیں کرتی۔میں تمہارے ساتھ شادی نہیں کرنا چاہتی۔مجھے واقعی طلاق چاہیئے۔اگر میری بات نہیں مانو گے تو میں اس حویلی سے بھاگ جاؤں گی۔" وہ نفع و نقصان کی تمیز کئے بغیر صرف اور صرف اسے سنا رہی تھی۔بغیر ڈگمگائے یا لڑکھڑائے۔وہ اس کی اس جرأت پر اسے دیکھتا رہ گیا۔

"جس لڑکے کے ساتھ مجھے ہوٹل میں بیٹھے دیکھا تھا نا...وہ میرا کلاس فیلو ہے عالی! ہم ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں۔میں اس سے شادی کرنا چاہتی ہوں۔"



مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

سالک کو لگا اس کے کانوں میں کسی نے سیسہ انڈیل دیا ہو۔بے غیرتی کی انتہا تھی یا برداشت کی کہ سب سن کر بھی وہ اپنے اٹھے ہاتھ کو پہلو میں گرا گیا تھا۔

"دفع ہو جاؤ میرے کمرے سے۔پلیز گیٹ لاسٹ۔" وہ حلق کے بل چیخا تھا وہ پرسکون کھڑی رہی۔وہ ضبط کرتے کرتے نڈھال ہونے لگا۔

"پلیز اسوہ جاؤ یہاں سے۔پلیز جاؤ۔میں تمہاری کوئی بات نہیں مان سکتا۔اگر میں نے ایسا کیا تو وہ یہ ہو گا کہ میں اپنے آپ کو ختم کر لوں۔"

"تمہارے مرجانے سے مجھے کیا فائدہ ہو گا۔" وہ ظالم تھی یا احساس سے عاری وجود۔سالک دیکھے گیا۔

"اسے دھمکی نہ سمجھنا۔تم نے اگر مجھے طلاق نہ دی تو میں چلی جاؤں گی۔کہیں بھی۔مگر تمہاری خلوت گاہ کی زینت بن کے تمہاری کسی انتقامی حس کی تسکین کا باعث نہیں بنوں گی۔تم مجھے زبردستی اپنے ساتھ نہیں رکھ سکتے۔" نفرت و حقارت سے کہہ کر اسے دیکھتے وہ کمرے سے نکل گئی تھی۔سالک بیڈ پر گر گیا۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"سالک یہ سب کیا ہو رہا ہے؟" بی بی جان بہت پریشان سی تھیں۔وہ مسکرایا۔ صرف خالی خولی ہنسی تھی بھرم کھوتی ہوئی۔اب شاید ساری عمر یہی ہنسی رہنی تھی۔

"اسوہ مرجائے گی۔تم اگر اس کی حالت دیکھو تو پریشان ہوجاؤ' پانچ دن سے وہ کمرے میں بند ہے۔نہ کسی سے بولتی ہے'اور نہ کسی سے بات کرتی ہے۔اب تو روتی بھی نہیں۔" بی بی جان رونے لگی تھیں۔

"بی بی! وہ کہتی ہے اسے طلاق چاہیئے۔وہ شادی کرنا چاہتی ہے اسی لڑکے سے جس سے وہ محبت کرتی ہے۔" وہ سر جھکائے بتا گیا۔بی بی جان نے سینے پر ہاتھ رکھ لیا۔

"آپ نے کہا تھا نا بی بی جان' وہ سدھر جائے گی مگر وہ نہیں سدھری میری زندگی کو اپنے نام کا روگ لگا گئی ہے۔میں کسی سے کچھ نہیں کہہ سکتا۔میں تو بس اسے کھونا نہیں چاہتا تھا۔چچا جان سے فوراً رخصتی کی بات کی تھی کیا علم تھا کہ وہ مجھ سے حقیقت اگلوالیں گے۔بی بی جان! اب سب روکنا ناممکن ہے۔یہ چچا جان کی ضد بن گئی ہے۔"



مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"اس کا کوئی حل بھی ہے؟" کتنے خاموش پل سرک گئے تھے۔تب بی بی جان نے لب کشائی کی تھی۔

"ہاں ہے' اگر اسوہ تھوڑی دیر انتظار کرلے۔میں اسے طلاق دے دوں گا اگر وہ مان جائے ورنہ چچا جان اسے مار دیں گے مگر شادی ملتوی نہیں کریں گے بعد میں وہ صرف میری ذمے داری ہوگی۔میں معاملہ ہینڈل کرلوں گا۔" وہ سوچ سوچ کر کہہ رہا تھا۔بی بی جان پھوٹ پھوٹ کر رونے لگیں۔وہ خاموشی سے کمرے سے نکل گیا۔پھر سب کچھ بہت آناً فاناً ہوا تھا۔بی بی جان نے بڑی مشکلوں سے اسوہ کو راضی کیا تھا۔منتوں سے'خوشامد سے' مان سے' دھمکی سے'محبت سے' آخر کار وہ ہار ہی گئی تھی۔رخصتی پر آمادہ ہو ہی گئی تھی۔صرف اس وعدے پر کہ پھر وہ جو چاہے گی وہی کرے گی۔کسی کی کوئی بات نہیں مانے گی۔اور بی بی جان نے اس کی بات مان لی تھی۔سالک کو بھی سمجھاتی رہی تھیں او راب اسے بھلا کیا چاہ رہی تھی زندگی سے یا اسوہ سے۔

وہ حجلہ عروسی میں پہنچا تو وہ سر تک چادر تانے سو چکی تھی یا سونے کا مظاہرہ کر رہی تھی وہ جان نہیں سکا۔وہ اس لڑکی کو کبھی بھی نہیں سمجھ سکا تھا۔دل تو

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

اپنا بھی خالی ہوچکا تھا۔وہ دل جہاں اس کی محبت سے ہر سو روشن روشن تھا اب وہاں ویرانے ڈیرہ جما کر بیٹھے تھے۔کوئی حسرت' کوئی خواب' کوئی خواہش نہیں تھی۔اس کی غیرت' مردانہ انا بری طرح پامال کی گئی تھی۔اگر بی بی کا احساس نہ ہوتا تو وہ واقعی اسے اب تک اپنی زندگی سے علیحدہ کرچکا ہوتا۔وہ سب کچھ یوں کرنا چاہتا تھا کہ اس لڑکی کو معاشرہ رد نہ کرے۔ایک نظر اسوہ کے سوئے ہوئے وجود پر ڈال کر وہ باتھ روم میں گھس گیا تھا۔

...☆☆☆...

"میں سالک انیس الزمان ہوں۔اسوہ قمرالزمان کا شوہر۔" وہ اس خوبرو ڈیسنٹ سے خوبرو نوجوان کے ساتھ کھڑا تھا۔

"اوہ... آپ اسوہ کے شوہر ہیں۔رئیلی بہت خوشی ہوئی آپ سے مل کر۔ بیٹھیں... میں عالی ہوں' وہ آکیوں نہیں رہی... میرے پاس اس کا کوئی کنٹیکٹ نمبر نہیں تھا ورنہ اب تک ضرور آچکا ہوتا آپ کے گاؤں۔"

وہ باتونی تھا۔سالک کرسی پر بیٹھ گیا۔وہ یونیورسٹی آیا تھا لوگوں سے پوچھتے وہ بمشکل اس تک پہنچا تھا۔



مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"اس کی شادی ہوگئی تھی اس لئے نہ آسکی۔" اس نے بتایا مگر عالی کے رویے پر الجھ گیا۔

"اوہ' رئیلی بہت مبارک ہو۔ویسے بڑی بے مروت ہے آپ کی مسز' ڈونٹ مائنڈ کیونکہ اس نے ہم سے وعدہ کیا تھا کہ کسی کو بلائے نہ بلائے اپنی شادی میں مجھے اور کہکشاں کو ضرور بلائے گی۔بڑا بھائی بھائی کہتی تھی جا کر بھول ہی گئی کہ یہاں کوئی بھائی بھی ہے جو اس کی فکر میں دبلا پتلا ہو رہا ہے۔" اس کے الفاظ سالک کو حیران کئے دے رہے تھے۔اس کے اپنے شکوک علیحدہ اس کا منہ چڑا رہے تھے۔اور اسوہ' نے جو کہا تھا' وہ ساکت سا دیکھے گیا۔(کیا وہ سب جھوٹ تھا)

"ویسے آپ کو اس نے سفارش کے لئے بھیجا ہوگا۔مگر جا کر بتا دیجئے گا' مادام کو کہ میں اور کہکشاں اسے اس بے ایمانی پر بلکہ بے وفائی پر کبھی معاف نہیں کریں گے۔" وہ کہہ رہا تھا سالک اپنی ہی نظروں میں گرتا جا رہا تھا۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"بڑی انسیت ہے آپ دونوں میں۔اسوہ بہت ذکر کرتی ہے آپ کا۔" کچھ تو کہنا تھا اسے۔اب کیسے بتاتا اسے کن حوالوں سے یاد کرتی ہے...لہجے میں کتنی نفرت ہوتی ہے۔

"جی ہاں...اعلیٰ قسم کی محبت ہے ہم میں۔ساری یونیورسٹی والے جلتے تھے ہم دونوں سے۔دراصل اسوہ کا کوئی بھائی نہیں اور میری کوئی بہن نہیں۔ایک تھی اس کانام بھی اسوہ تھا مگر بچپن میں ہی انتقال کر گئی' مجھے بڑی حسرت تھی کسی بہن کی۔اسوہ کو دیکھا تو یوں لگامجھے اسوہ میری بہن مل گئی ہے۔میں نے ہی دوستی کے لئے ہاتھ بڑھایاتھا ورنہ اس نے کبھی یونیورسٹی میں کسی لڑکے سے بات تک نہیں کی۔سب لڑکے جلتے تھے میری اور اس کی دوستی سے۔بلکہ بعض لوگ تو اسے غلط نظروں سے بھی دیکھتے تھے مگر ہمارے دلوں میں کوئی کھوٹ نہیں یہ ہم جانتے ہیں یا ہمارااللہ۔" وہ اور بھی نجانے کیا کیا کہہ رہاتھا۔

"اسوہ تو مجھے بالکل سگی بہن کی طرح عزیز ہے۔اس کی شادی میں نہ آسکا اور اس بے وفا نے بھی نہیں بلایا'ساری عمر ناراض رہوں گا میں اس سے۔"



مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

سالک چونکا۔احساس زیاں تھا کہ بڑھتا ہی جارہا تھا۔

"یہ کیا کردیا میں نے..." کچھ وقت اس کے ساتھ گزارنے کے بعد وہ جب لوٹا تو ایک پچھتاوہ اس کے ساتھ تھا۔وہ تو آج اسوہ کی خاطر اس عالی سے ملنے آیا تھا اس لئے کہ وہ دونوں کے درمیان سے نکلنا چاہتاتھا۔بڑی خاموشی کے ساتھ مگر اس سے پہلے وہ دونوں طرف کے راستے صاف کرنا چاہتاتھا۔لیکن قسمت...

اس کی چھٹیاں ختم ہونے والی تھیں وہ واپس جارہاتھا۔پچھلے دنوں گھر میں جو خرابی پڑی رہی تھی اس کی بدولت اب اس کایوں جانا سب کو ہی غمزدہ کررہاتھا۔اسوہ کو کوئی فرق نہیں پڑتاتھا نہ ہی اس کے یہاں رہنے سے اور نہ ہی کہیں چلے جانے سے۔وہ بس اپنا نام اس کے نام سے علیحدہ کرنا چاہتی تھی۔ اس کی صرف ایک ہی خواہش تھی کہ وہ اسے طلاق دے دے۔اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے طنز پرطنز کرتے استہزاء اڑاتے اس نے نہ صرف خود کواذیت میں مبتلا کر رکھا تھا بلکہ ساری حویلی والے سخت پریشان تھے۔اسکی طلاق والی

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

ضد بی بی جان اور سالک کے درمیان سے نکل کر باقی سب کے درمیان بھی موضوع گفتگو بن گئی تھی۔اسوہ کو پروا نہیں تھی کہ کوئی اس کے متعلق کیا کہتا ہے۔بس اسے صرف ایک ہی دکھ مارے جارہاتھا کہ سب نے اس کے کردار پرشک کیا تھا بغیر اسے کوئی صفائی کاموقع دیئے اسے قربان گاہ کی طرف دھکیل دیا گیاتھا۔

وہ ڈھلتی سہ پہر کے قریب حویلی کے وسیع لان میں بائیں طرف صوفہ نما پتھر سے بنے بنچ پرٹانگیں اوپر کئے کتنی دیر سے بیٹھی تھی۔سردیوں کی یہ دھوپ جسم کو بہت بھلی لگ رہی تھی۔دنیا ومافیہا سے بے خبر اپنے اندر اٹھنے والے طوفان سے نبردآزما تھی جو ہروقت اسے یہی اکساتا رہتاتھا کہ وہ یہاں سے کہیں بھاگ جائے کسی ایسے کونے میں جاچھپے جہاں کوئی انسان نہ ہو' کوئی غلط نظر نہ ہو' سالک نہ ہو۔

سالک اپنے کمرے کی کھڑکی سے نیچے اسے صحن میں بینچ پر بیٹھے کتنی دیر سے دیکھ رہاتھا۔لمبے بال اردگرد بکھرے ہوئے تھے۔فیروزی سادہ سے کاٹن کے سوٹ میں چہرے پر حزن وملال کی کیفیت لئے وہ عجب سوگوار سی کیفیت میں



مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

بیٹھی ہوئی تھی۔وہ چپل اڑس کر کمرے سے نکل آیا۔لان میں آیا تووہ ابھی وہیں تھی۔آنکھیں بند کئے اردگرد سے بیگانہ۔جب سے عالی سے ملاقات ہوئی تھی اپنا آپ عجیب مجرم سا لگنے لگاتھا۔کتنی دفعہ اس سے بات کرناچاہی تھی مگر وہ کوئی موقع ہی نہیں دیتی تھی۔

"اسوہ..." وہ اس کے پاس آکھڑا ہواتھا۔اسوہ نے اس پکار پرآنکھیں کھول کر اسے دیکھا۔بینچ کی پشت سے کمر ٹکا کر وہ سیدھی ہوگئی۔بغیر ہونٹوں کوحرکت دیئے وہ اسے دیکھنے لگی۔

"ایم سوری..." وہ حیران ہوئی' وہ کس لئے معافی چاہ رہا تھا۔مگر خاموشی ہنوز برقرار تھی۔

"میں کچھ دن پہلے عالی سے ملا تھا۔" وہ سرجھکائے کہہ رہاتھا۔وہ ساری بات سمجھ گئی' ایک تلخ سی مسکراہٹ اس کے ہونٹوں پر آٹھہری۔تو اب کیا صفائی پیش کرنے آیا ہے۔

"تو پھر..." سالک نے اسے دیکھا۔اس کے تاثرات ناقابل سمجھ تھے۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"میں نے تمہیں اور اسے غلط سمجھا۔عالی سے مجھے علم ہوا کہ وہ تمہیں صرف ایک بہن سمجھتا تھا۔"

"تو عالی کو بھی سارا قصہ سنا دیا ہوگا۔" وہ اندر ہی اندر تلخ ہو گئی۔

"نہیں۔جھوٹ..."

"کیا بکواس ہے یہ عالی نے کہا اور آپ سالک صاحب آپ نے یقین کرلیا۔حیرت ہے۔"

غلطی کے احساس سے اگرچہ وہ شرمندہ سا تھا مگر وہ کس قدر مطمئن تھا وہ ایک نظر میں ہی سمجھ گئی تھی۔اس کی ساری زندگی کی نیک نامی'اس کی تعلیم داؤ پر لگ گئی تھی' جب وہ آگ کے دہکتے انگاروں پر جھلس رہی تھی تو پھر وہ اسے کیوں مطمئن ہونے دیتی۔اس کے چہرے کے یہ اطمینان اور معافی کے الفاظ اس کے اندر کی تلملاہٹ کو مزید دوآتشہ کرگئے تھے۔

"عالی نے جھوٹ بولا' آپ نے سچ مان لیا۔کیوں...مجھ سے زیادہ لوگوں پراعتبار ہے۔حیرت ہے' اور یہ عالی بھی کتنا جھوٹا ہے' جینے مرنے کے وعدے ایک ساتھ کرکے اب وعدہ خلافی کررہا ہے۔حیرت ہے۔شاید دنیا کے



مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

سارے مرد ایک جیسے ہوتے ہیں۔" وہ پاگلوں کی طرح ہنستے ایک دفعہ پھر سالک انیس الزمان کو اذیت میں مبتلا کرگئی تھی۔وہ ایک دفعہ پھر بے یقینی وبے اعتمادی کی لپیٹ میں آنے لگا تھا۔

"اسوہ' وہ تم سے اس انداز سے محبت نہیں کرتا... تمہیں غلط فہمی ہوئی ہے۔"

اس نے ایک اور کوشش کی۔شاید خود کو بہلانا چاہ رہا تھا۔

"ہرگز نہیں مجھے غلط فہمی نہیں ہوئی' آپ کون ہوتے ہیں میرے معاملے میں' اتنی تفتیش کرنے والے۔اچھا...عالی سے کنفرم کرنے گئے ہوں گے۔اب میں سمجھی۔اور عالی کتنا بزدل نکلا ہے'کتنا جھوٹا اور مکار' محبت کو تماشا بنادیا ہے اس نے۔جب میں نہیں ڈری تو وہ کیوں ڈر رہا ہے۔پاگل... آپ کو دیکھ کر جھوٹ بول گیا ہوگا۔ہیں نا۔" وہ یوں ظاہر کررہی تھی جیسے اس خبر نے اسے بہت شاک زدہ کردیا ہے۔وہ پاگلوں کی طرح الٹا سیدھا کہتی جارہی تھی۔ اس وقت اس کی آنکھوں سے آنسو بھی بہہ رہے تھے۔سالک عجب کشمکش وپنج میں پڑ گیا۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"عالی... میں تمہیں کبھی معاف نہیں کروں گی۔کم از کم میرا بھرم تو رہنے دیتے۔" وہ ہاتھوں میں چہرہ چھپائے پہلے سے زیادہ شدت سے رو رہی تھی۔ سالک کے لئے اس صورتحال کو سمجھنا مشکل ہی نہیں ناممکن تھا۔اس کے الفاظ' عالی کے لئے اس کا یوں تڑپ تڑپ کر رونا...وہ سب دیکھ رہا تھا۔دل ایک دفعہ پھر بے یقینیوں کی زد میں آتا جارہا تھا۔

"ہوسکتا ہے' مجھے دیکھ کر عالی نے واقعی جھوٹ بولا ہو۔ورنہ اسوہ یوں پاگل نہ بنتی۔" اس کا یوں رونا اسے پھر سوچوں کے بھنور میں دھکیل گیا تھا۔

"کیوں گئے تھے آپ اس کے پاس... کیوں گئے تھے؟ میری طرف سے آپ لوگوں کی عزت وناموس کو خطرہ تھا اب میں آپ لوگوں کی قید میں ہوں تو کیا تماشہ بنوانے گئے تھے مجھے... میرا رہا سہا بھرم بھی توڑ دیا ہے۔" اب وہ الفاظ سوچ سمجھ کر ادا نہیں کر رہی تھی۔وہ واقعی اس وقت جنونیت میں مبتلا ہو رہی تھی۔جو جی میں آرہا تھا کہہ رہی تھی۔اذیت تھی کہ کوئی حد نہیں تھی۔

"میں کرتی ہوں محبت اس سے...ساری عمر کروں گی...اس نے مجھے دھتکار دیا ہے پھر بھی... میرا بھرم کھودیا ہے پھر بھی...جو کرنا ہے آپ لوگوں کو



مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

کرلیں۔مجھے پروا نہیں۔مگر مجھے نہ آپ سے غرض ہے نہ ہی کسی اور سے۔ نفرت کرتی ہوں میں آپ سے'سنا آپ نے۔" وہ چیخ چیخ کر کہتی اندر بھاگ گئی تھی۔وہ وہیں کھڑا رہا۔سالک کو اپنی ٹانگیں بے جان سی محسوس ہو رہی تھیں۔ایک دفعہ پھر اسوہ اسے بے موت مار گئی تھی۔

وہ جارہا تھا مگر جانے سے پہلے کوئی فیصلہ کرنا چاہتا تھا۔اسوہ اب کچھ نہیں کہتی تھی۔جب سے اس نے اسے عالی سے ملاقات کے متعلق باخبر کیا تھا' وہ بالکل چپ ہوگئی تھی۔اب اس کی طرف سے نہ ہی کوئی طنز سننا پڑتا تھا اور نہ ہی کوئی استہزائیہ جملہ۔وہ خاموش ہوگئی' یوں بالکل چپ چاپ' ویران سی۔بہت چاہنے کے باوجود وہ اپنے دل سے اسے نکال نہیں پارہا تھا۔وہ کسی اور کی بے وفائی کا سوگ منارہی تھی مگر سالک کو ہر لمحہ کوئلوں پر گھسیٹ لاتی تھی۔ایک طرف وہ اس سے نفرت محسوس کرتا تھا مگر دوسری طرف اس کی محبت شدت اختیار کرتی جارہی تھی۔اس نے جانے سے پہلے ایک فیصلہ کیا تھا۔کسی کو اعتراض نہیں تھا' مگر اپنے اندر اسوہ سے بات کرنے کی ہمت نہیں

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

پاتا تھا۔اس نے چاہا تھا کہ اس کی عدم موجودگی میں اسوہ پھر سے اپنا تعلیمی سلسلہ شروع کردے۔

اگلے دن اس کی فلائٹ تھی جانے سے پہلے وہ اس سے بات ضرور کرنا چاہتا تھا۔وہ کمرے میں آیا تو وہ بیڈ کی کراؤن سے ٹیک لگائے دیوار پر موجود پینٹنگ پر نظریں جمائے کسی غیر مرئی نقطے کو گھور رہی تھی۔اس کو دیکھ لینے کے باوجود اپنا شغل جاری رکھا تھا۔

"اسوہ..." وہ بستر پر اس سے کچھ فاصلے پر بیٹھا تو اس نے اپنے اعتبار کے قاتل کو دیکھا۔

"صبح میری فلائٹ ہے۔میں نے تمہاری یونیورسٹی بات کرلی ہے۔ایک ماہ کی چھٹیاں کوئی خاص اہمیت نہیں رکھتیں۔تم یونیورسٹی چلی جانا۔اپنی تعلیم کا سلسلہ شروع کرو۔"

"نہیں...مجھے نہیں پڑھنا..." ایک دم انکار کردیا تھا اس نے۔سالک چپ سا ہو گیا۔کتنے لمحے خاموش سرک گئے وہ اس سے مزید بات کرنے کے لئے ہمت مجتمع کرنے لگا۔



مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"آپ مجھے کب طلاق دیں گے۔اگر آپ یہ سوچ کر خوش ہو رہے ہیں کہ عالی سے دھوکہ کھا کر میں یونہی آپ کے ساتھ ساری زندگی گزار دوں گی تو یہ آپ کی بھول ہے۔اگر مجھے میرا گوہر مقصود نہیں ملا تو میں یہ سمجھوتہ بھی نہیں کروں گی۔مجھے ہر حال میں طلاق چاہیئے۔" کتنی نفرت تھی اس کی آنکھوں میں۔سالک اس کے لہجے میں الجھ گیا۔جو کسی بھی لچک سے پاک تھا۔سخت واٹل۔وہ مزید کچھ کہے بستر سے اٹھ گیا۔

اسوہ کے لئے اس کا یہ انداز ناقابل برداشت تھا۔وہ جارہا تھا اور جانے کب آتا۔ جانے سے پہلے وہ بھی ایک فیصلہ چاہتی تھی' ساری عمر اذیت میں نہیں گزار سکتی تھی۔اس نے عالی کے نام کا جو داغ خود پر لگوالیا تھا اب وہ کبھی نہیں اترنا تھا۔ساری عمر کی سزا تھی'مگر سالک مطمئن رہے' یہ اسے گوارا نہیں تھا اس کی ذات پر کیچڑ اچھالنے کا سبب بھی یہی شخص بنا تھا وہ کیسے فراموش کردیتی۔ کیسے معاف کردیتی کیسے پرسکون رہنے دیتی؟

"ٹھیک ہے۔میں وہاں جا کر تمہیں کاغذات بھیج دوں گا۔بس یا کچھ اور..." وارڈ روب کا دروازہ کھول کر اپنا سامان نکالتے اس نے سنجیدہ سے لہجے میں کہا تو

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

اسوہ چونک گئی۔اتنی جلدی وہ مان گیا تھا۔اتنی جلدی... اسے یقین نہیں آرہا تھا۔شاید نفرت بہت گہری تھی۔

"نہیں..." پھنسی پھنسی آواز سے وہ صرف یہی کہہ سکی۔سالک نے اسے صرف ایک نظر دیکھا۔

"پہلے میں نے سوچا تھا کہ کچھ عرصہ اس معاملے کو رہنے دوں گا' حالات سازگار نہیں'چچاجان اور چچی جان کبھی نہیں مانیں گے۔مگر خیر... تمہیں بہت جلدی ہے تو میں جاتے ہی سب سے پہلے یہی کام کردوں گا۔"

"نہیں...مجھے کوئی جلدی نہیں' آپ جب چاہیں فیصلہ کردیں۔" نہ جانے کیسے اسوہ کے لبوں سے پھسلا تھا۔سالک نے حیران نظروں سے اسے دیکھا تو وہ خود نظریں چرا گئی۔کہاں وہ جلد ہی فیصلہ ہونے کے لئے بے تاب تھی اب وہ مانا تھا تو وہ رعایت دے رہی تھی۔اسے یقین نہیں آرہا تھا۔

"پہلے میرے سامنے عالی تھا۔اب کوئی بھی نہیں۔مگر یہ طے ہے'مجھے آپ کے ساتھ زندگی نہیں گزارنی۔آپ مان گئے ہیں' جب بھی امی جان اور باباجانی مانے میں اطلاع کردوں گی۔آپ کو اپنے



مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

وعدے کی پاسداری کرنا ہوگی۔" کتنا دوٹوک انداز تھا۔سالک کی مکمل نفی کرتا ہوا۔اس نے مزید کچھ نہیں کہا تھا صرف سر ہلا تھا۔

اس کے بعد ایک خاموشی تھی اور یہ خاموشی آٹھ سالوں پر محیط ہوگئی تھی۔وہ پہلے نیویارک پہنچا تو دل پڑھائی میں نہ لگا'آخری سال تھا مگر وہ بمشکل وہاں دوماہ ہی گزار پایا تھا۔کامران کو کسی فلیٹ کی تلاش تھی۔اسے اپنا فلیٹ دے کر وہ وہاں سے واشنگٹن نکل گیا تھا۔پاکستان سے اپنے ساتھ اچھی خاصی رقم لایا تھا۔نجانے کہاں کہاں گھومتا رہا' رقم ختم ہوئی تو غم روزگار نے آلیا۔مختلف چھوٹی موٹی جابز کرتا رہا پھر اس دوران اس کی ملاقات ایک لزانامی لڑکی سے ہوئی۔وہ تو پہلے ہی چوٹ کھایا ہوا تھا۔اس کے ساتھ وقت گزارنے لگا۔وہ کسی میوزیکل گروپ میں ڈانسر تھی۔اس کو اپنے گروپ کے ساتھ انگلینڈ شو کرنے جانا تھا اسے بھی اپنے ساتھ لے گی۔وہ اس سے بہت شدت سے محبت کرتی تھی مگر باوجود کوشش کے سالک اپنے دل سے اسوہ کو نہیں نکال پایا تھا۔محض دوستی کا رشتہ نبھاتا رہا۔کئی بار اس نے شادی کا کہا مگر وہ ہربار ٹال گیا۔لزا

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

اپنے گروپ کے ساتھ ملکوں ملکوں گھومتی تھی۔اسے بھی اپنے ساتھ گھسیٹنا چاہتی تھی مگر وہ کسی گمنام گوشے میں چپ چاپ زندگی گزار دینا چاہتا تھا۔آخر کار اس کی طرف سے ہار کر وہ ہمیشہ کے لئے اس کی طرف سے قطع تعلق کر گئی۔کچھ سال انگلینڈ میں رہا۔اس دوران مختلف کورسز کرتا رہا۔ادھوری تعلیم مکمل کی اور پھر اسے جرمنی کی ایک کمپنی میں بہت اچھی پوسٹ پرجاب کی آفر ہوئی تووہ جرمنی چلا گیا۔اپنی زندگی میں وہ آہستہ آہستہ مطمئن ہونے لگا تھا کہ ایک دن کامران کافون آگیا کہ کئی سالوں بعد ایک دفعہ پھر اس کی حویلی سے اس کے نام ایک خط آیا ہے'خط لکھنے والی اسوہ ہے' وہ سخت حیران ہوا۔ایک عرصے سے اس کی تلاش کی کوششیں سرد پڑ چکی تھیں۔شروع شروع میں جب اس نے نیویارک چھوڑا تھا تو کامران اس کی وجہ سے سخت پریشان ہوا تھا۔چچاجانی جیسے اسے زمین کی تہہ سے نکالنے کے درپے تھے۔دو دفعہ خود آئے تھے امریکہ مگر ہردفعہ ناکام لوٹ گئے اور اب اسوہ کا خط... پھر وہ نیویارک پہنچ گیا تھا۔خط پڑھتے ہی وہ سخت اذیت میں مبتلا ہو گیا مگر یہ طے تھا کہ اسے واپس لوٹنا ہے اور اب اگر وہ لوٹا تھا تو اسوہ کا یہ انکشاف کہ نہ وہ عالی



مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

سے محبت کرتی تھی اور نہ ہی اسے کسی اور کی تلاش تھی۔ایک دفعہ پھر اس کو پچھتاوے کی گہری دلدل میں دھکیل گیا تھا۔وہ ہمیشہ اسوہ کو غلط سمجھتا رہا تھا۔ وہ بہت گہری لڑکی واقع ہوئی تھی۔کہتی کچھ تھی کرتی کچھ تھی۔اب اس کا یہ روپ... وہ ایک دفعہ پھر الجھ گیا تھا۔

...☆☆☆...

ماضی کی یادوں سے نکلا تو احساس ہوا وہ کتنا کچھ غلط کر چکا تھا۔اسوہ کا کہاں کہاں قصور تھا' ایک دم سب واضح ہونے لگا تھا۔مگر اب بھی اس کی انتہا درجے کی نفرت اس کی سمجھ سے بالا تر تھی۔عالی کے واقعے سے پہلے بھی وہ بے حد متنفر رہتی تھی۔اس سے بعد میں جو کچھ بھی وہ کرتی یا کہتی رہی تھی وہ تو اس کا ردعمل تھا۔انصاف سے ہر پہلو پر غور کیا تو احساس ہوا وہ کہیں بھی غلط نہیں تھی۔

کالی گہری رات ہر طرف چھائی ہوئی تھی۔کھانا کھانے کے بعد وہ کمرے میں آگیا تھا۔اسوہ کتنا وقت گزرنے کے بعد کمرے میں نہیں آئی تھی۔وہ یونہی منتظر رہا۔نجانے کب آنکھ لگی تھی۔اپنی طرف سے تووہ اسوہ کا انتظار کر رہا تھا۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

یونہی اس کی آنکھ کھلی تو کچھ دیر خالی الذہنی کی کیفیت میں لیٹا رہا۔آنکھیں جب دیکھنے کے قابل ہوئیں تووہ چونکا۔اپنے وجود سے مس کرتا دوسرا وجود بلاشبہ اسوہ کا تھا۔اس کابازو سالک کے سینے پر تھا۔اس نے ہاتھ ہٹانا چاہا مگر ہٹانہ پایا۔کانچ کی چوڑیوں سے سجاخوبصورت سفید بازو ہلکی مدھم روشنی میں بہت بھلا لگ رہاتھا۔اس کا سر اس کے کندھے سے چھو رہاتھا۔وہ چونکہ اسے سوچتے سوچتے ہی سویاتھاب اسے یوں اپنے اس قدرقریب دیکھ کر دل ایک دم مطمئن ہونے لگا تھا۔اس کے وجود کا لمس سالک کے اندر ایک نئی زندگی دوڑا رہا تھا۔وہ گہری نیند میں غرق تھی۔سالک نے اپنا دایاں بازو اس کی کمر کے گرد لپیٹ دیاتھا۔اپنی کیفیت اپنے جذبات بہت بھلے لگ رہے تھے۔

”میں جانتا ہوں میری غلطی ناقابل معافی ہے۔مگر میں تمہارا اعتماد جیتنے کی کوشش ضرور کروں گا تم جو میری زندگی ہو‘ بھلاتم سے جداہو کرمیں جی سکتا ہوں۔کبھی نہیں۔اسی لئے تو نیویارک چھوڑ دیا کہ کہیں تم مجھے میراوعدہ یاد نہ دلادو۔ملکوں ملکوں گھوماہوں‘برسوں خاک چھانی ہے‘ صرف اور صرف تمہارے لئے۔“ اس کی پیشانی پر اپنے ہونٹ رکھتے وہ عجیب کیفیت میں غرق



مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

تھا۔کمرے کی تنہائی‘ اپنے رشتے کااستحقاق‘ سحرانگیز ماحول اور اپنی گزشتہ غلطیاں سب اسے اپنے حصار میں مقید کررہی تھیں۔

”ایم سوری‘ رئیلی سوری۔“ بہت نرمی سے اس نے اسے خود سے مزید قریب کرلیاتھا۔یو ں کہ دونوں کے دل ایک ساتھ دھڑکنے لگے تھے۔

وہ اسوہ سے کھل کرہر مسئلے پربات کرنا چاہتاتھا‘ وہ اب اپنے رشتے کوایک واضح شکل دینا چاہتاتھا۔اسوہ کی زندگی میں کوئی نہیں تھا یہ خیال اس کی روح تک کوسرشار کرجاتاتھا۔وہ کتنا ہلکاپھلکا ہوگیاتھا وہ یہ بھی بھول گیاتھا کہ اس نے اسوہ سے کوئی وعدہ بھی کیا ہے۔دوسری طرف اسوہ شاید سب سمجھ رہی تھی۔ اس سے بچنے لگی تھی۔کنی کترانے لگی تھی۔کچھ کہنے کابھی موقع ہی نہیں دیتی تھی۔رات کو بھی دیر سے جب وہ سوجاتاتھا تو کمرے میں آتی تھی۔جب اٹھتاتھاتواس کے ساتھ سورہی ہوتی تھی۔

اس دن وہ کچن میں مصروف تھی‘شومئی قسمت کہ کوئی ملازم بھی موجود نہیں تھا۔وہ پانی پینے آیا تھا جب وہ اسے کچن کے دروازے پر دیکھ کر ٹھٹکی تھی۔ پھرنظرانداز کرکے اپنے کام میں مصروف ہوگئی۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"ایک گلاس پانی مل جائے گا۔" اسے متوجہ نہ دیکھ کر کہا تو وہ فریج بند کرکے چولہے کے پاس جا کھڑی ہوئی جیسے سنا ہی نہ ہو۔

"اسوہ..." وہ کچھ کہنا چاہتا تھا کہ اس نے تیزی سے ایک طرف پڑا گلاس اٹھا کر پانی بھر کر اسے لا پکڑایا۔سالک نے گلاس تھاما تو وہ واپس چولہے کے پاس جا کھڑی ہوئی۔

"مجھے تم سے بات کرنی ہے۔پلیز کچھ دیر کے لئے کمرے میں چلو۔" اس نے اپنا مدعا بیان کیا تھا۔

"مگر مجھے آپ سے کوئی بات نہیں کرنی۔میرا وقت ضائع مت کریں۔جائیں آپ یہاں سے۔" تلخی سے جواب ملا تھا جیسے وہ بمشکل خود کو برداشت کر رہی ہو۔

"اسوہ...رئیلی سوری...میں..." اس نے کچھ کہنا چاہا تو وہ خونخوار انداز لئے پلٹی۔



مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"نہیں سالک صاحب بس' ایک لفظ بھی نہیں۔آپ کی یہ سوری میری ذات پر اچھالا گیا کیچڑ نہیں دھو سکے گی۔آپ کی ندامت مجھے باکردار ثابت نہیں کر سکے گی۔میں نے ہر الزام سہ لیا۔تمغے کی طرح اپنے سینے پر سجالیا۔اس لئے نہیں کہ کسی آج کے دن کے لئے کہ آپ صرف سوری کے چند الفاظ سے میری ذات خرید لیں۔آپ نے جو دیکھا نہ وہ جو جھوٹ تھا' نہ عالی سے محبت میری جھوٹ تھی...ہاں اگر کچھ جھوٹ تھا تو ہمارے درمیان یہ تعلق ہے۔ میں نے پہلے بھی کہا تھا کہ میرے دل میں' اور میری زندگی میں آپ کے لئے قطعی کوئی گنجائش نہیں ہے تو پلیز میرا ضبط مزید مت آزمائیں۔برسوں ترسی ہوں اب کہیں جا کر زندگی گزارنے کا ڈھنگ سیکھ پائی ہوں۔اب یوں میری راہ مت کھوٹی کریں۔اپنے والدین کی نظروں سے ایک دفعہ گری ہوں دوبارہ اٹھ نہیں سکی۔اب کیا چاہتے ہیں' جان لینے کے درپے ہیں کیا؟"

وہ رو پڑی تھی۔یہاں آنے کے بعد وہ پہلی دفعہ اس کے سامنے یوں ضبط کھوئی تھی۔اس کا دکھ بہت بڑا تھا۔وہ چپ سا دھ گیا۔سالک کو اپنی زیادتیاں بہت بڑی لگیں۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"آئی ہیٹ یو... رئیلی آئی ہیٹ یو... میں جانتی تھی' آپ مجھے ناپسند کرتے ہیں' میں یہ بھی جانتی تھی کہ آپ کی پسند میں نہیں کوئی اور ہے۔آپ نے بی بی جان سے میرے ساتھ نکاح کرنے پر بہت اعتراض کیا۔مجھے نہ جانے کیا کیا کہتے رہے...میں واقعی بہت پاگل تھی۔زندگی میں آپ کے علاوہ کچھ اور دکھائی ہی نہیں دیا تھا۔میں تو صرف آپ کے قریب رہنا چاہتی تھی۔کسی نہ کسی بہانے اسی لئے چھوٹی موٹی حرکتیں کرجاتی تھی مجھے نہیں معلوم تھا اس کی اتنی بڑی سزا دیں گے۔مجھے تو صرف یہ غصہ تھا کہ مجھے برا بھلا کہتے ہیں اور خود کسی اور لڑکی کو پسند کرتے ہیں۔اسی لئے آپ کو چڑانے لگی تھی۔تاکہ یہ جو زبردستی کا تعلق قائم ہوا ہے یہ ختم ہوجائے۔آپ کے قریب جب بھی آنا چاہا آپ نے بری طرح دھتکاردیا۔پتھر بنے رہے۔اب آپ کی نفرت میں سہ نہیں سکتی تھی اس لئے ضد کرکے لاہور چلی گئی۔اگر مجھے علم ہوتا کہ آپ کی نفرت اتنی گہری ہے' مجھے یوں ذلیل ورسوا کرے گی' کبھی لاہور نہ جاتی۔میں جو پاگلوں کی طرح آپ کو صرف پوجتی تھی' شدید نفرت کرنے لگی۔
میرا اعتماد'میرے ماں باپ' ان کی محبت سب کچھ مجھ سے چھین لیا۔وہ عالی



مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

جس کا نام میری رسوائی کا سبب بن گیا وہ تو مجھے صرف بھائیوں کی طرح عزیز تھا۔وہ مجھے بہن کا مان دیتا تھا' پھر میں اس کی محبت اور خلوص کو کیسے نظرانداز کردیتی۔اور یہی میری غلطی تھی۔اور آپ نے اسی غلطی سے فائدہ اٹھایا۔اتنی زیادہ نفرت کرتے تھے تو کہا ہوتا' میں خود اپنا کوئی بندوبست کرلیتی مگر یوں رسوا نہ کرتے..." وہ ہاتھوں میں چہرہ چھپا کر شدت سے رو رہی تھی۔وہ نہ جانے کیا کیا کہہ رہی تھی' سالک کو تو اپنے بدن میں سے جان نکلتی محسوس ہو رہی تھی۔اتنی بدگمانیاں' اس نے کب نفرت کی تھی بس چند اعتراضات تھے اور وہ ان اعتراضات کو ان رخ پر لے گی اتنا کچھ سوچ لے گی۔اتنی نفرت' وہ ششدر تھا۔اس نے تو کبھی سوچا بھی نہ تھا۔وہ یوں سوچے گی'وہم وگمان میں بھی نہ تھا۔

"اسوہ..." وہ آگے بڑھا تو اسوہ پیچھے ہٹ گئی' سر نفی میں ہلا گئی۔

"نہیں سالک...!آپ نے صرف اپنی نفرت کا اظہار کیا تھا مگر مجھ سے سب کچھ چھین لیا۔وہ محبت جو بچپن سے اپنے دل میں سینچتی چلی آئی تھی آپ کی نفرت اسے کھاگئی۔میرا بس نہیں چلتا تھا کہ میں کیا کرڈالتی۔ان دنوں صرف

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

ایک ہی ضد تھی کہ مجھے طلاق لینی ہے۔پھر آپ بھی مان گئے۔دل میں ایک خوش فہمی تھی کہ شاید آپ سختی سے رد کردیں اس تقاضے کو مگر... "چپ ہوگئی۔سالک نے اسے کندھوں سے تھام لیا... لرزتا وجود اور لرزنے لگا۔اس نے خود میں بھینچ لیا۔

"اسوہ..." سالک کے لب کپکپائے تھے صرف۔

"آپ چلے گئے۔میں لمحہ لمحہ مری' ہر ایک کی نظر میں میں مجرم تھی۔میں گنہگار تھی۔باباجانی نے کبھی بلایا نہیں۔امی جان نے کبھی پاس بٹھا کر کوئی بات نہیں کی۔اگر بی بی جان نہ ہوتیں تو یہ آٹھ سال مجھے مار دیتے۔جینے کی خواہش تو جیسے پہلے ہی ختم ہوچکی تھی۔آپ کا یوں گمنام ہوجانا مزید حوصلے پست کرتا گیا۔میری جو ضد تھی کہ صرف طلاق لینی ہے' وہ جیسے کہیں مٹ گئی تھی۔چند ماہ سے ایک خیال مسلسل آرہا تھا کہ شاید آپ میری طرف سے کسی پیش رفت کے منتظر ہوں۔بی بی جان کا ہارٹ اٹیک تو صرف بہانہ تھا' میں ضبط نہ کرسکی۔ادھورے ایڈریس پر خط لکھ دیا۔کیا لکھتی ہمارے درمیان کچھ تھا ہی نہیں۔بی بی جان کی طرف سے پریشان کرنا بھی نہیں چاہتی تھی۔بس وہی



مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

بھولا بسرا وعدہ یاد آگیا۔یہی سوچ کہ اگر آپ کی نفرت اتنی ہی گہری ہے تو میری نفرت کو انجام تک پہنچانے کے لئے تو ضرور آئیں گے۔اللہ سے بہت دعائیں مانگی تھیں۔اور آپ آگئے مگر میری ذات کا سارا حوصلہ آپ کو دیکھتے ہی جیسے کہیں کھو گیا تھا۔لمحوں میں دل اس خوف میں مبتلا ہوگیا کہ آپ اب مجھے طلاق دے دیں گے۔میں یقین دلاتی ہوں میں آپ کی زندگی میں کبھی مداخلت نہیں کروں گی۔مگر خدارا مجھے اپنے والدین کی نظروں میں اب رسوا نہ کریں۔مجھے میری زندگی جینے دیں' برسوں حوصلہ کیا ہے پھر زندہ ہوئی ہوں۔اب میرے رہے سہے بھروسے کی عمارت مسمار مت کریں۔مجھے طلاق نہیں چاہئے۔کبھی نہیں۔" سالک خود پشیمان ہوگیا۔وہ برسوں چپ رہی تھی' آج کھلی تھی' طلاق کے خوف نے اسے بولنے پر مجبور کردیا تھا وہ سب کچھ جو برسوں سے بلکہ بچپن سے دل کے نہاں خانوں میں چھپا ہوا تھا۔وہ ایک ایک کرکے کہتی گئی تھی۔وہ کیا سوچتا رہا تھا اور کیا نکلا تھا۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

سالک کی وہ حالت تھی کہ بیان کرنا مشکل تھا۔وہ اس سے اتنی محبت کرتی تھی یقین نہیں آرہا تھا۔اس قدر جذباتی تھی' گزرے واقعات فراموش کردینے والے نہ تھے۔اس کا کہا ایک ایک لفظ سچا

معلوم ہو رہا تھا۔سالک کا دل مانتا جارہا تھا۔نادم ہوتا جارہا تھا۔

...☆☆☆...

اسوہ پھپھو کے ہاں گئی ہوئی تھی۔ایک ہفتہ ہونے کو آیا تھا۔اس کی غیر موجودگی سب کو کھٹک رہی تھی۔سب ہی اسے مس کررہے تھے اور وہ تھی کہ اپنے دل کا سارا غبار نکال کر سالک کو کچھ بھی کہنے کا موقع دیئے بغیر اگلے دن بی بی جان کے ساتھ پھو پو چلی گئی تھی۔بی بی جان تو دو دن رہ کر آگئی تھیں مگر وہ وہیں رہ گئی تھی۔اس کی غیر موجودگی سب سے زیادہ سالک کو محسوس ہو رہی تھی۔وہ جب سے آیا تھا وہ اس کا ہر کام خاموشی سے سرانجام دے رہی تھی۔جب سے گئی تھی کمرے میں بے ترتیبی سی پھیلتی جارہی تھی۔ کپڑوں سے لے کر کھانے تک بغیر اس کے کہے ہر چیز حاضر کردیتی تھی' خاموشی سے بس صرف اتنا جتادیتی تھی کہ وہ بی بی یا چچی جان کے کہنے پر یہ



مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

سب کررہی ہے مگر اب ہر بات روز روشن کی طرح عیاں ہوتی جارہی تھی۔وہ جو الجھتا رہتا تھا۔اسوہ تو اپنے دل کا غبار نکال کر منظر سے ہٹ گئی مگر اسے پشیمانی و پچھتاوؤں کے گہرے سمندر میں دھکیلتی جارہی تھی۔اس کا ایک ایک آنسو' ایک ایک لفظ' انی کی طرح دل میں چبھتا جارہا تھا۔کسی پل قرار نہ تھا۔کسی پل چین نہ تھا۔جو سوچا تھا وہ کیا نکلا تھا' اور جو سامنے آیا تھا وہ کبھی تصور بھی نہیں کیا تھا۔کب کبھی سوچا تھا کہ وہ بھی اس سے محبت کرتی ہوگی اور اب جب سب باتیں روز روشن کی طرح عیاں ہوگئی تھیں تو دل تب بھی بے چین تھا۔بچپن سے لے کر اب تک کے سارے واقعات ایک ایک کرکے ازبر ہوتے گئے تھے۔

"کیا بات ہے سالک...؟آج کل کچھ پریشان ہو' کمرے سے نکلتے ہی نہیں۔" وہ بیٹھا نہ جانے کیا کیا سوچے جارہا تھا جب بی بی جان کمرے میں داخل ہوئی تھیں' ہر سو اندھیرا تھا۔انہوں نے لائٹس آن کیں۔وہ فوراً سیدھا ہوا۔بی بی اس کے پاس آکر بیٹھ گئیں۔

"نہیں...ویسے ہی...کوئی کام تھا کیا؟" وہ مسکرایا تو وہ بغور دیکھنے لگیں۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"اسوہ' اور تم میں کوئی بات ہوئی ہے۔" انہوں نے ایک دم پوچھا تھا وہ بوکھلا گیا۔

"نہیں..." نظریں خود بخود پھیر گیا۔

"میں نے فون کیا تھا۔ڈرائیور کو بھی بھیجا' وہ آہی نہیں رہی۔آج پھر فون کیا تو کہہ رہی تھی دو تین ہفتے رہے گی۔" انہوں نے آگاہ کیا تو وہ دیکھے گیا۔

"کیا بات ہے میرے بچے... مجھے نہیں بتاؤ گے۔تم دونوں مجھ سے چھپے ہوئے نہیں ہو۔اب کیا مسئلہ ہے۔"وہ بڑی محبت سے'توجہ سے لگاوٹ کا مظاہرہ کئے پوچھ رہی تھیں۔

"نہیں بی بی جان' کوئی مسئلہ نہیں ہے۔اب تو جیسے سارے مسئلے حل ہوگئے ہیں۔" وہ بدقت تمام مسکرایا تھا مگر افسردہ تھا۔مسکراہٹ میں کوئی رنگ نہیں تھا۔

"مجھ سے چھپا رہے ہو... مجھ سے..."انہوں نے جیسے اسے زچ کردیا تھا۔

"کیا بتاؤں بی بی جان۔" نادم سا سر جھکا کر رہ گیا۔

"وہی جو اسوہ کے یہاں سے جانے کا سبب بنا ہے۔"



مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"قسم لے لیں بی بی میں نے اسے نہیں بھیجا' مجھے تو علم بھی نہیں تھا۔"

"یہی تو پوچھ رہی ہوں کیوں علم نہیں تھا۔جبکہ تمہیں پتا ہونا چاہئے تھا۔" ان کا لہجہ اب سخت ہوگیا تھا۔بازپرس کرتا ہوا۔

"بی بی جان! اچھا ہوا ہے وہ منظر سے غائب ہے۔اگر وہ یہیں رہتی تو شاید میں یکسوئی سے اپنی غلطیاں کبھی نہ اخذ کرپاتا۔" بی بی جان چپ رہیں۔

پھر اس نے شروع سے لے کر آخر تک سب کہہ سنایا۔بی بی جان کی بھی وہی کیفیت تھی جو اس کی ہوئی تھی۔اسوہ کی زبانی سب سن کر۔وہ بھی شاکڈ تھیں۔

"بہت برا کیا بچے'بہت برا' وہ جذباتی تو شروع سے ہی تھی۔اتنے بڑے الزام کو اپنے سر لے لیا۔کبھی ایک لفظ نہ کہا۔یہی ظاہر کرتی رہی کہ جیسے..." وہ چپ ہوگئیں۔آنسو ایک ایک کرکے بہنے لگے۔

"بی بی جان میں خود میں حوصلہ نہیں پاتا کہ اس کی طرف قدم بڑھاؤں۔میں بہت شرمندہ ہوں۔میری وجہ سے صرف میری وجہ سے وہ اپنے والدین کی نظروں میں گر گئی۔"

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

اس نے بی بی جان کی گود میں سر رکھ لیا تھا۔شروع سے ہی وہ اس کے ہر راز کی امین تھیں۔اس کے ہر دکھ سکھ میں اس کے ساتھ رہی تھیں۔اب بھی اس کے بالوں میں انگلیاں پھیرنے لگیں۔

"بس میرے بچے! کچھ غلطیاں انسان دانستہ کرتا ہے اور کچھ نادانستگی میں سرزد ہوجاتی ہیں۔اگر یہ غلطیاں نہ کرے تو اسے زندگی کی قدر نہ ہو۔یہ آزمائشیں' یہ غلطیاں اسے سبق سکھاتی ہیں۔شرمندہ ہو کر کمرے میں بند ہونے سے کچھ نہیں ہوگا۔وہ سب کچھ کہہ کر اپنے دل کا غبار نکال چکی ہے تو بھی سب کچھ بھول کر قدم بڑھا'جا کر اسے لے آؤ و ہ شاید تمہاری راہ دیکھ رہی ہو۔میں نے کہا تھا ناوہ بہت اچھی ہے' تم نے دیکھ بھی لیا ہے۔بس تم دونوں کو ایک دوسرے کو سمجھنے کا موقع ہی نہیں ملا۔چھوٹی چھوٹی بدگمانیوں کو اتنی جگہ دل میں دے لی کہ حقیقت کا اصل چہرہ کہیں چھپ گیا۔تمہیں میں اکثر

سمجھاتی تھی ناکہ سب جذبے چپ کی زبان سے عیاں نہیں ہوتے کبھی کبھی زبان سے بھی کام لینا پڑجاتا ہے۔اگر تم ہر بات دل میں رکھنے کی بجائے کبھی



مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

کبھار اسے اچھے انداز میں کچھ کہہ دیتے' ہنس کر بات کرلیتے تو بات اتنی نہ بڑھتی۔پرانی قدریں بس قدریں رہ گئی ہیں۔یہ نیا دور ہے' ہر انسان کے لئے دوسرے سے زیادہ اپنی ذات مقدم ہے تو بیٹا! انسان کو حالات کے مطابق ہی چلنا چاہئے نا۔"

وہ خاموش رہا تھا۔یہ ملال تو اسے بھی تھا کہ کیا تھا وہ اپنی طبیعت اور مزاج کے برعکس کبھی ہنس کر' اپنی ذات سے نکل کر اس کی ذات کو بھی اہمیت دے لیتا۔اسے دعویٰ تھا کہ نکاح سے لے کر رخصتی تک اس نے کبھی اسے چھو کر نہیں دیکھا۔یہ اتنی فخر کی بات تو نہیں تھی۔بحیثیت شوہر وہ حق رکھتا تھا اور خاص طور پر لڑکیاں تو اس معاملے میں بے حد حساس ہوتی ہیں۔نجانے اس کے دل میں کیا کیا جذبات تھے جو اس کی سرد مہری کی وجہ سے ہمیشہ دل کے اندر ہی قنوطیت کا شکار ہوتے گئے ہوں گے جبکہ اسوہ نے کہا تھا۔

"نظر شناسی کی صلاحیت آپ میں سرے سے ہے ہی نہیں۔اپنی ذات کے گرد فصیلیں کھڑی کرتے کرتے بالکل ڈھے گئے ہیں۔کبھی اپنی ذات سے نکل کر دیکھیں۔"

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

اور واقعی اب اس نے اپنی ذات سے نکل کر دیکھا تو بہت سے راز کھل گئے تھے۔

"اب کمرے میں بند ہو کر مت بیٹھو۔باہر نکلو... اگر برا نہ مانو تو جا کر اسوہ کو لے آؤ... جب ہر معاملہ کلیئر ہو گیا ہے تو یہ منہ چھپا کر بیٹھے رہنا کیوں... ہمت کرو۔اب وہ خود تو تمہیں کہنے سے رہی کہ مجھے لے جاؤ۔بہر حال کچھ ناراضگی کا حق تو اس کا بھی بنتا ہے۔" بی بی جان ہلکے پھلکے انداز میں کہتے اٹھ کھڑی ہوئی تھیں۔وہ بھی مسکرا دیا۔انہوں نے گویا اسے ایک راستہ دکھا دیا تھا۔

"شکریہ بی بی جان۔" انہوں نے ہمیشہ سیدھے رخ اس کی رہنمائی کی تھی۔ابھی تک وہ الجھا ہوا تھا کہ کیا کرے ان کی باتوں سے اس کے اندر ہمت پیدا ہوئی تھی۔اسوہ کا سامنا کرنے کی۔

"اللہ تم دونوں کو خوش رکھے۔میری دعا ہے۔میں راضیہ اور قمر الزمان سے بھی بات کرو گی'ماں باپ ہیں اس کے۔آخر کتنا بھی ناراض رہ لیں' اولاد کی محبت پلٹنے پر مجبور کر دیتی ہے۔پھر وہ کونسا واقعی ناراض ہیں بس غصہ ہے جب



مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

حقیقت کھلے گی تو دل خود بخود صاف ہو جائیں گے۔" اس کی پیشانی چوم کر امی باہر نکل گئی تھیں۔وہ کچھ سوچنے لگا تھا۔

...☆☆☆...

منتہیٰ کے چھوٹے وامق کو لے کر وہ باہر لان میں بیٹھی ہوئی تھی۔باقی بچے بھی ارد گرد تھے۔منتہیٰ اور وہ دو ہی تو بہنیں تھیں۔منتہیٰ اس سے آٹھ سال بڑی تھی۔کم عمری میں ہی اس کی شادی کر دی تھی وہ خوش قسمت تھی عبدالرزاق بھائی بہت اچھے اور محبت کرنے والے انسان تھے۔سب کا ہی ادب کرتے تھے۔وہ اکثر آتی رہتی تھی پھوپو کے گھر۔اس دفعہ وہ رہنے کی غرض سے آئی تھی۔ہفتہ ہو گیا تھا یہاں آئے ہوئے۔واپس جانے کو دل نہیں چاہ رہا تھا۔کچھ وہ پچھتا رہی تھی کہ نہ جانے کس کمزور لمحے میں بہہ کر وہ سالک سے سب کہتی گئی تھی جو وہ برسوں سے برداشت کر رہی تھی۔وہ اذیت' وہ دکھ' وہ تکلیف'وہ نفرت سب کچھ... اب دل بہت ہلکا پھلکا ہو گیا تھا۔بالکل خالی سا۔شاید یہ کہہ لینے کا اثر تھا برسوں کا غبار تھا'بچپن کی یادیں تھیں' جنہیں وہ سالک کے سامنے ایک ایک کر کے دہراتی گئی تھی۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

پہلی دفعہ سالک کی طرف سے وہ تب بد گمان ہوئی تھی جب بی بی جان اسے اس سے نکاح کا کہہ رہی تھیں او روہ انکار کرتے ہوئے اس کی خامیاں گنوارہاتھا۔اس کے دل میں سالک کا بہت بلند مقام تھا۔بہت محبت کرتی تھی اسے۔بہت چاہتی تھی' ایک دم اس کی زبان سے اپنے لئے ناپسندیدگی سن کروہ پتھراسی گئی تھی۔اذیت تھی کہ حد نہیں۔اوپر سے یہ انکشاف روح کو گھائل کرنے کو کافی تھا کہ وہ اس سے نہیں بلکہ کسی اور سے محبت کرتا ہے۔اس کی پسند کوئی اور ہے' وہ یقین کرنے کو تیار نہیں تھی۔سالک نے اس کی ذات کی نفی کی تھی۔بحیثیت کزن وہ مروت اختیار کرلیتاتھا مگر جب نکاح ہوا تووہ اس سے بھی گئی۔مجبوراً ہی سہی وہ نکاح پرراضی ہوگئی تھی۔اپنی ذات کی نفی کے باوجود دل میں اسے اپنابنانے کی خواہش ایسی زور آور تھی کہ وہ اپنی عزت نفس کی پامالی بھی گوارا کرگئی۔پھر وہ عمر بھی تو ایسی تھی ضدی سی۔چاند کوچھونے کی تمنا تھی' ہرحال میں چھونا چاہتی تھی۔پھر وہ اس کابن گیا تھا اور یہی وہ دور تھا کہ جب اس نے اسے جھٹلانا شروع کردیاتھا۔وہ سمجھتی تھی کہ سالک اس سے اتنی نفرت کرتا ہے کہ اس کی طرف دیکھنا بھی گوارا نہیں



مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

کرتا۔عام لڑکیوں کی طرح اس کے بھی جذبات تھے' پھر دونوں میں جو رشتہ تھا اس کے تقاضے بھی کچھ انوکھے نہ تھے۔مگر وہ اس کے جذبات کو کہاں سمجھنے والا تھا۔جب بھی نظرڈالی ناپسندیدگی کی ڈالی۔جب بھی بات کی سمجھانے والی کی جبکہ اس کے کان لاشعوری طور پر کچھ اور سننے کے منتظر رہتے تھے۔جواباً وہ چڑچڑی ہوتی گئی۔طنزیہ جملے بولنا اپنامشغلہ بنالیا۔جس کام سے یا جس عادت سے اسے نفرت ہوتی تھی وہ سب سے زیادہ اس کااظہار کرتی پھر یوں ہوا کہ ایک دو دفعہ کاٹوکنا اسوہ کے دل میں بد گمانیوں کی ایک فصیل کھڑی کرگیا۔اسے ضد سی ہوگئی اسے چڑانے کی' اسے زچ کرنے کی۔اپنے اندر کی تلملاہٹ و چڑچڑاپن وہ اسی طرح نکالنے لگی تھی۔گفتگو کرتے وقت وہ زیادہ سے زیادہ ایسے الفاظ استعمال کرنے لگی تھی جواسے سخت ناپسند ہوتے تھے یاوہ اشتعال میں مبتلا ہوسکتاتھا۔اس کی گفتگو سے ناپسندیدگی کا اظہار سالک کے چہرے سے بخوبی ہوجاتاتھا مگر وہ ہمیشہ خود پر کنٹرول کرجاتاتھاجبکہ وہ اسے آخری حد تک دیکھنا چاہتی تھی۔لاہور جانے کا فیصلہ اوراس سے پہلے کی گفتگو بھی اسی زمرے میں آتی تھی مگر وہ بجائے اشتعال کے بہت تحمل کامظاہرہ

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

کر گیا تھا وہ ایک دفعہ پھر ناکام ہوئی تھی اس کا خیال تھا کہ یہ شخص اسے اس حد تک ناپسند کرتا ہے کہ کچھ بھی کر سکتا ہے۔اور بعد میں یہ سچ ثابت ہوا۔

عالی کے ساتھ اس کی ذات کو منسوب کرنا سالک کی نفرت کو کھل کر سامنے لے آیا تھا۔وہ شاک میں مبتلا ہو گئی تھی اور جب یقین ہو گیا کہ اس پر الزام لگانے اور شک کرنے والی کوئی اور ذات نہیں صرف سالک انیس الزمان ہے تو برداشت کرنا مشکل ہو گیا تھا پھر تو جیسے اس کے دل میں بھی محبت نہیں رہی تھی بے پناہ نفرت آسمٹی تھی۔وقت اور حالات نے اس کا ساتھ نہیں دیا تھا مگر اس نے اپنے آپ

کو لڑکھڑانے نہیں دیا تھا۔رخصتی سے لے کر سالک کے وطن چھوڑنے تک وہ اس الزام پر کاربند رہی تھی۔پھر رہتی بھی کیوں نہ یہ الزام تو اس کے محبوب شوہر کی طرف سے ملا تھا۔محبت تو جیسے اپنی موت آپ مر گئی تھی' اس کے بعد اس نے صرف اور صرف سالک سے نفرت کی تھی انتہائی شدید۔انتہائی زیادہ کہ اس نے اس کی موت کی دعائیں بھی مانگی تھیں۔



مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

وہ چلا گیا اور اس کی انتہائی نفرت سب گزرتے وقت کی دھول ثابت ہوئے۔ شروع سالوں میں وہ صرف اور صرف اسے اذیت دینے کی خاطر کوئی پیش رفت کئے بغیر بیٹھی رہی مگر جیسے جیسے وقت گزرتا گیا اس کی بے چینی بڑھتی گئی۔لوگ یہاں اس کی گمشدگی کی طرح طرح کی باتیں کرنے لگے۔رفتہ رفتہ اس کی نفرت بھی اعتدال پر آگئی مگر ختم نہ ہو سکی۔آٹھ سال بعد اسے بس یونہی خیال آیا تھا شاید وہ آجائے شاید وہ کہیں زندہ ہو۔کسی کا منتظر ہو۔نہ جانے کیوں آہستہ آہستہ یہ خیال تقویت پکڑنے لگا اور پھر بی بی جان کی خراب طبیعت نے اسے خط لکھنے پر مجبور کر دیا تھا۔اب آیا تھا تو پہلے والا سالک نہیں تھا جس پر کسی بھی بات کسی بھی طنز یا کسی بھی استہزاء کا اثر نہیں ہوتا تھا تحمل مزاجی کی جگہ اشتعال انگیزی جڑ پکڑنے لگی تھی۔اس نے پہلی ہی رات یہ بات محسوس کر لی تھی۔مگر لوٹ کر آنے والے کو وہ سر آنکھوں پر نہیں بٹھا سکتی تھی۔اس کی نفرت ابھی باقی تھی۔ہاں یہ سچ تھا پہلے والی حالت نہیں رہی تھی مگر ختم بھی نہیں ہوئی تھی اسی لئے تو سالک کا ضبط آزمانے کے چکر میں وہ اس شام اس پر عیاں کر گئی تھی۔اس نے کبھی عالی سے محبت نہیں کی تھی بلکہ

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

سگے بھائی کی سی محبت تھی۔پھر تو جو ہوا تھا وہ شاید ماحول یا حالات کا اثر تھا اب یہ حالت تھی کہ اس کے اندر سالک کا سامنا کرنے کی ہمت نہیں تھی۔ برسوں وہ اپنی ذات کی توہین کرواتی آئی تھی اب ایک دم سالک کے قدموں میں جا بیٹھنے کے خیال سے ہی عجیب سا محسوس ہونے لگا تھا۔اگر وہ قصور وار تھی تو قصور وار سالک بھی تھا۔اسے ضرور آنا چاہئے تھا۔بات کرنی چاہئے تھی مگر آٹھ دن گزرنے کے باوجود وہی انتظار کا موسم برقرار تھا۔دل میں محبت ونفرت کچھ بھی نہیں تھا۔بس عجیب سی کیفیت تھی، جسے وہ کوئی نام نہیں دے سکی تھی۔

وامق رونے لگا تو وہ اسے لے کر اندر آگئی منتہیٰ کو پکڑا کر وہ کمرے میں آگئی۔باہر کا موسم اچھا ہو رہا تھا اگرچہ سردیاں تھیں مگر آسمان پر چھائے بادل بھلے لگ رہے تھے۔ کپڑے نکال کر وہ باتھ روم میں گھس گئی۔نہا کر نکلی تو باہر بارش ہو رہی تھی ہلکی ہلکی۔وہ بال سلجھاتی کمرے کی کھڑکی سے دیکھنے لگی۔برسوں بعد اسے بارش اچھی لگی تھی۔شاید دل کا موسم بدل رہا تھا اسی لئے۔



مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

اپنے بیگ سے مختلف چیزیں نکال کر وہ آئینے کے سامنے آکھڑی ہوئی۔وہ جب بھی پھوپو کے گھر آتی تھی تو جیولری وغیرہ ساتھ لاتی تھی ورنہ اسے یوں ہی دیکھ کر پھوپو کا لیکچر خاصا جھاڑ پلانے والا ہوتا تھا۔یہاں آتے ہوئے وہ کنگن پہنے تھی۔دوسرے ہاتھ میں ست رنگ خوبصورت کانچ کی چوڑیاں تھیں جو ہر سوٹ کے ساتھ بھلی لگتی تھیں۔نہانے سے پہلے اس نے اتاری تھیں۔ آئینے کے سامنے کھڑے ہو کر پہنیں۔جیولری بھی نکال کر پہن لی۔آج کتنے دنوں بعد بننے سنورنے کو جی چاہ رہا تھا ورنہ حویلی میں تو صرف بی بی جان کی خاطر کوئی ہار سنگھار کر لیتی تھی۔لپ اسٹک لگا کر آنکھوں میں کاجل لگا کر اس نے اپنے اوپر ایک تنقیدی نظر ڈالی تھی۔عمر اگرچہ تیس سال تھی مگر جسامت اس کی اب بھی ۲۳ سالہ لڑکیوں جیسی تھی۔گزرتے آٹھ سالوں نے اس کے سراپے پر کوئی فرق نہیں ڈالا تھا۔بس یہ ہوا تھا کہ پہلے سے کچھ سنجیدہ میچور ہو گئی تھی۔جو شاید گزرے وقت کا تقاضا تھا۔دوپٹے کو سلیقے سے اوڑھ کر سینڈل اڑس کر وہ باہر نکل آئی۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"ارے...واہ...یہ چاند کدھر سے نکل آیا ہے۔" بلیک سوٹ میں اس کی سفید رنگت چاندنی کی طرح چٹخ رہی تھی۔منتہیٰ نے اسے دیکھتے ہی چھیڑا تھا۔وہ جھینپ سی گئی۔

"لگتا ہے سالک نے تمہیں پہلے ہی اپنی آمد کی اطلاع دی ہوئی تھی۔" اس کے سجے سجائے سراپے پر پیار بھری نگاہ ڈال کر منتہیٰ نے مزید کہا تووہ حیران ہوئی۔

"کیا...سالک!... کہاں ہیں وہ؟" اس نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"ڈرائنگ روم میں امی کے ساتھ بیٹھے ہوئے ہیں۔ابو بھی وہیں ہیں۔" وہ ہونٹ کچلنے لگی۔

"شاید تمہیں لینے آئے ہیں۔میں تمہارے کمرے میں گئی تھی بلانے تم باتھ روم میں تھی۔"

اس کا دل خوش فہمیوں میں گھرنے لگا۔"مجھے لینے..." منتہیٰ ہنس پڑی۔

"اچھی لگ رہی ہوبلکہ بہت پیاری...سالک سے نظر ضرور اتروالینا۔کہیں..."وہ اسے چھیڑ رہی تھی۔اور اس کا دل خودبخود سمٹنے لگا۔چہرہ سرخ ہو گیا تھا۔وہ



مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

بھی اپنی کیفیت پرحیران ہوئی۔"تو کیا دل نے دماغ نے اتنی جلدی ہار مان لی ہے۔" اس نے خود سے پوچھا۔

"ہاں..." اندر سے کوئی چیخا۔وہ ڈر گئی جبکہ ابھی وہ وقت لینا چاہتی تھی۔

"چلو اندر...انتظار کررہے ہوں گے تمہارا حضرات۔" وہ اس پرجملہ اچھالتے کچن کی طرف چلی گئی تھی۔وہ لرزتی ٹانگوں سمیت اندر داخل ہوئی وہ پھوپھا جان کے ساتھ مصروف گفتگو تھا۔سالک نے اس کو دیکھا۔

"السلام علیکم۔" وہ حیرت زدہ رہ گیا۔نجانے کیوں دل اندرہی اندر خوف میں مبتلا تھا کہ اگر اس نے جانے سے انکار کردیایا پھر اس کے بڑھے ہوئے ہاتھ کو جھٹک دیا تو...لیکن اسوہ کا سلام کرنا اور حلیہ دونوں برعکس تھے۔اس نے سرہلایا۔وہ ایک طرف پھوپو کے ساتھ بیٹھ گئی۔گلاس وال سے باہر دیکھا بارش رکی ہوئی تھی۔

"اسوہ کو کچھ اور دن رہنے دیتے تم...کافی عرصے بعد آئی ہے بچی۔" وہ شاید اپنی آمد کامقصد بتاچکاتھا۔پھوپو نے اسے دیکھتے ہی کہاتو اس نے اسوہ کو دیکھا جیسے جاننا چاہ رہا ہو کہ اس کی کیا مرضی

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

ہے۔چلنا چاہتی ہے یا نہیں۔

"ہم پھر آجائیں گے۔فی الحال جانے دیں۔" اسوہ خاموش تھی اسی نے کہا۔

"کھانا تو کھاکرجاؤگے نا۔" انہوں نے پوچھا تو اس نے نفی میں سرہلایا۔

"نہیں...موسم کاکچھ پتانہیں۔دوسرے میں گھر بتا کر نہیں آیا۔کھانے تک نہیں رک سکتا۔شہر گیا ہواتھا راستے میں یہاں آگیا ہوں۔بی بی پیچھے پریشان ہو رہی ہوں گی۔ابھی تو بارش رکی ہوئی ہے۔پتانہیں کب شروع ہوجائے۔"
اسوہ انگلیاں چٹخارہی تھی جبکہ وہ سہولت سے کہہ رہاتھا۔

"یہ خوب کہی تم نے پہلی دفعہ تم دونوں اکٹھے میرے گھر میں ہو۔ایسے کیسے جانے دوں۔" پھوپو کھانانہ کھانے والی بات پرناراض ہوئیں۔

"موسم خراب نہ ہوتا تو شاید رک جاتا۔پھر کبھی سہی۔اب تو انشاء اللہ آتے رہیں گے۔" اسوہ نے ایک دم سراٹھا کر اسے دیکھا وہ بھی ادھر ہی متوجہ تھا۔وہ فوراً نظروں کازاویہ بدل گئی۔دل نے گویاایک دم لے بدلی تھی۔(کیا واقعی سب کچھ بدل چکاہے)

"ٹھیک ہے جیسے تمہاری مرضی۔" پھوپو نے کہا تو اس نے اسوہ کو دیکھا۔



مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"اسوہ! تیار ہو...چلیں..." وہ یوں کہہ رہاتھا جیسے پہلے سے اس کااس کے ساتھ پروگرام طے ہو۔ایک دم چونک کر دیکھا پھر سراثبات میں ہلایا۔

"میں بیگ لے آؤں۔" وہ باہر نکل گئی تھی۔

پھوپو کے ہاں سے بھی نکلتے نکلتے کافی دیرہوگئی تھی۔آسمان پر بادل ایک دفعہ پھر چھانے لگے تھے ہر طرف اندھیرا ہونے لگا تھا۔وہ اس کے ساتھ جیپ میں فرنٹ سیٹ پر بیٹھی بالکل خاموش تھی۔خاموش تووہ بھی تھا مگر معنی خیز سی خاموشی دونوں اطراف سے کچھ کہہ رہی تھی۔وہ نظرانداز کئے اپنا دھیان تیز طوفانی ہوا کی طرف مبذول کئے ہوئے تھی۔موسم کے تیورخطرناک تھے۔پھر بارش کابھی کوئی بھروسہ نہیں تھا۔ابھی تھوڑا ہی فاصلہ طے ہوا تھا کہ پھر تیز بارش شروع ہوگئی تھی۔وہ ہراساں سی ہوگئی۔باہر طوفانی بجلی کڑک چمک رہی تھی۔ایسے موسم سے ہمیشہ ہی اسوہ کی جان نکلتی تھی۔وہ ایک دم پردے برابر کرکے سالک کی طرف سمٹ آئی۔

"پلیز یہ پردے آگے کردیں۔باہر بجلی کڑک رہی ہے۔" خوف سے کپکپاتی آواز تھی۔سالک نے چونک کر اسے دیکھا۔گاڑی کاماحول بھی تاریک سا

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

ہورہا تھا ایسے میں اسوہ کا چہرہ چاند کی طرح چمک رہا تھا۔اس نے اپنی طرف کے پردے برابر کئے تو وہ کچھ پرسکون ہوئی۔

"بارش کافی تیز ہوگئی ہے۔ابھی گاؤں کا کافی فاصلہ باقی ہے۔ایسی طوفانی بارش کے آثار تو نہیں تھے۔" اس نے بھی بات شروع کی تھی۔

"مجھے بہت خوف آرہا ہے جلدی چلیں..." سردی سے اس کے دانت بجنے لگے۔وہ مسکرایا۔دل چاہا کچھ خاص کہے' مگر پھر خاموش ہوگیا نجانے اس کا کیا ری ایکشن ہو۔موسم خاصا خراب ہوگیا تھا۔حویلی تک پہنچنا ذرا مشکل تھا۔قریبی گاؤں میں ان کا ایک باغ تھا۔ساتھ میں ریسٹ ہاؤس بھی تھا۔اس نے گاڑی ادھر موڑلی۔

"یہ آپ کدھر جارہے ہیں۔حویلی چلیں۔گاؤں میں۔"

"ابھی حویلی جانا مشکل ہے۔ہر طرف اندھیرا ہے۔ڈرائیونگ کرنا مشکل ہے۔ہوا کا رخ بھی تو نجانے کدھر ہے۔موسم ٹھیک ہوتا ہے تو چلتے ہیں۔"

"مگر آپ جا کہاں رہے ہیں۔" وہ اب پریشان ہوگئی تھی۔

"یہاں ہمارا قریب ہی ریسٹ ہاؤس ہے۔"



مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"اس سے بہتر تو پھوپو کا گھر نہیں تھا۔خوا مخواہ..." اسوہ کو غصہ آنے لگا۔اس نے رخ موڑ کر دیکھا۔وہ سامنے آنکھیں پھیلائے اندھیرے کو گھور رہی تھی۔ چہرے پر ایک ناگواری رقم تھی۔ہونٹ ایک دوسرے میں بھینچ گئے تھے۔وہ چپ رہا۔

چوکیدار نے ریسٹ ہاؤس میں پہنچتے ہی گیٹ کھول دیا تھا۔وہ گاڑی اندر لے آیا۔

"آؤ..." گاڑی سے اترتے اس نے اسوہ سے کہا۔تو وہ چپ چاپ اتر آئی۔ برآمدے تک پہنچتے وہ اچھی خاصی بھیگ گئی تھی۔

"نوازخان کمرہ کھول دو اور گاڑی سے سامان بھی لے آؤ۔احتیاط سے۔"ملازم جو کہ چوکیدار تھا' نے فوراً دروازہ کھول دیا تھا۔وہ ہاتھ مسلتی اندر چلی آئی۔ سالک ساتھ ساتھ تھا۔

"یہ سائیڈ پر کمرہ ہے۔یہ چابی لے لو۔" سالک نے گیلے بال جھٹکتے اپنی جیب سے چابی نکال کر اسے تھمائی تو وہ خاموشی سے اس کے بتائے گئے کمرے میں آگئی۔اس نے گیلی چادر اتار کر بستر پر پھیلائی۔سردی لگ رہی تھی۔ابھی وہ

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

سردی کا سدباب کرنے کا سوچ ہی رہی تھی کہ لائٹ چلی گئی۔باہر بجلی کڑک رہی تھی اندر بجلی بھی چلی گئی تھی۔اسوہ کا دل خوف سے سمٹنے لگا۔

"سالک..." اس کے حلق سے ہلکی سی سسکی نکل گئی۔

"سالک...سالک..." وہ بے اختیار پکارے گئی۔کمرے میں بالکل اندھیرا تھا۔ ہاتھ کو ہاتھ سجھائی نہیں دے رہا تھا۔مگر بجلی کی کڑک چمک ایک بار چمک کر معدوم ہوجاتی تھی۔کھڑکی کے شیشے سے یہ منظر بالکل واضح محسوس ہو رہا تھا۔تبھی کمرے کا دروازہ کھلا اور کوئی اندر داخل ہوا تھا۔

"سالک..." اس نے پکارا تھا مگر جواب ندارد تھا۔

وہ کمرے میں ادھر سے ادھر پلٹی تو کسی سے ٹکرا گئی۔ہلکی سی چیخ نکل گئی۔

"اسوہ..." سالک کی آواز انتہائی قریب سے سنائی دی۔اس کا وجود سالک کے حصار میں تھا۔اسے کچھ تسلی ہوئی۔

"سالک! لائٹ جلائیں مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے۔" وہ اس کے سینے میں منہ دیئے پھوٹ پھوٹ کر رو پڑی۔دل کی حالت حد سے سوا تھی۔



مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"میں نے نواز خان سے کہا ہے وہ بندوبست کرتا ہے۔" اپنی جیب سے موبائل نکال کر اس نے اسکرین جلائی تو ہلکی سی روشنی ہوگئی جو بہت کم تھی۔

"تم سکون سے بیٹھو..." وہ بستر کے کنارے ٹک گئی۔چند سیکنڈ بعد کمرہ روشنی میں نہا گیا تھا۔اسوہ نے سکون کا سانس لیا۔

جنریٹر آن کیا گیا تھا۔سالک نے اسوہ کو پرسکون ہوتے دیکھ کر حویلی کے نمبرز ملائے۔سراج بابا تھے' انہیں مختصراً صورتحال سے آگاہ کرکے ریسٹ ہاؤس میں اپنی موجودگی کا بتا کر فون بند کردیا۔شام ہوچکی تھی۔جبکہ بارش رکنے کے قطعی آثار نہ تھے۔لگتا تھا جیسے انہیں رات یہیں گزارنا پڑے گی۔وہ کھڑکی سے ہٹ کر اسوہ کی جانب آگیا۔جو دوپٹے سے بے نیاز خوبصورت جدید تراش خراش والے لباس میں خوب جچ رہی تھی۔چادر بستر پر پھیلی ہوئی تھی۔ہاتھوں کو مسلتی وہ کمرے کا جائزہ لے رہی تھی۔سالک نے آگے بڑھ کر بجلی کا ہیٹر آن کردیا پھر اس کی طرف آگیا۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"اسوہ..." اس کے سامنے بستر پر بیٹھا تھا۔وہ صرف چند سیکنڈ دیکھ سکی۔سالک کی نظروں کی چمک بے تحاشا تھی۔جو اس کے لئے حیران کن ضرور تھی مگر ناقابل فہم نہیں تھی۔

"جی..." وہ صرف یہی کہہ سکی تھی۔سالک نے اس کے کپکپاتے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں تھام لئے۔ٹھنڈے یخ ہاتھ تھے۔وہ نرم ہتھیلیوں کو اپنے ہاتھوں سے رگڑتے حرارت پہنچانے لگا تھا۔

"اگر میں تم سے کہوں کہ میں نے تم سے کبھی نفرت کی ہی نہیں' صرف محبت کی ہے تو تمہارا کیا جواب ہوگا۔" کتنا غیر متوقع سوال تھا۔وہ شاکڈ سی دیکھتی رہ گئی۔

"آ...آ...آپ..." وہ کچھ بھی نہ کہہ سکی۔

"ہاں اسوہ' یہ سچ ہے۔میں نے تمہیں کبھی ناپسند نہیں کیا۔میرے اعتراضات صرف اس حد تک تھے کہ میں تمہیں اپنے آئیڈیل میں ڈھلتا دیکھنا چاہتا تھا۔ میں نے تم سے کبھی بھی نفرت نہیں کی۔صرف محبت تھی۔تب سے جب ہمارا نکاح ہوا تھا۔اظہار کرنا میری شخصیت کا حصہ نہیں تھا۔جو بھی کچھ ہوتا گیا دانستہ



مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

یا نادانستہ نہ اس میں میر اقصور تھا نہ تمہارا۔مگر سزا ہم دونوں نے پائی ہے۔" اس کے محبت سے لبریز لہجے میں اس اقرار محبت پر اسوہ کی آنکھیں بہنے لگی تھیں۔

"ایم سوری...رئیلی سوری... میں نے جان بوجھ کر کبھی بھی تمہیں تکلیف دینا نہیں چاہی۔عالی والے معاملے پر بھی میں صرف یہی کہوں گا کہ جو بھی کچھ کیا محبت کی انتہا تھی میری نفرت کہیں بھی نہیں تھی۔وہ تو حالات معاملے کو کچھ کا کچھ بنا گئے تھے۔"

وہ ایک تسلسل سے رونے لگی تھی۔سالک نے اپنی انگلیوں سے اس کے تمام آنسو چن لئے۔

"کاش تم اپنے دل کی غلط فہمیوں کو پہلے بیان کردیتی تو آج یہ دن نہ دیکھنا پڑتا۔" اس نے کہا تھا۔وہ اپنے ہاتھ کھینچ کر ہاتھوں میں چہرہ چھپا گئی۔

"میں نے چچا جان اور چچی جانی سے بھی بات کرلی ہے۔ہم سب ہی شرمندہ ہیں۔کیا تم اعلیٰ ظرفی کا مظاہرہ نہیں کروگی۔ہمیں معاف نہیں کروگی۔" وہ اسی

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

طرح نادم سے لہجے میں پوچھ رہا تھا۔اسوہ نے اپنے ہاتھ ہٹائے' پھر نفی میں سر ہلایا۔

"میں کسی سے بھی ناراض نہیں ہوں۔آپ سے بھی نہیں۔امی اور باباجانی سے بھی نہیں۔"

"تو پھر..."

"اگر آپ مجھے ناپسند نہیں کرتے تھے تو وہ لڑکی کون تھی جسے آپ پسند کرتے تھے۔" کچھ دیر بعد اس نے پوچھا تو وہ حیران ہوا پھر ہنس دیا۔اسوہ سر جھکا گئی۔ وہ ایک دم ہلکا پھلکا ہو گیا تھا۔

"کوئی بھی نہیں تھی۔جس لڑکی کے بارے میں تم مشکوک ہو وہ میری کلاس فیلو اور دوست کی سسٹر تھی اور کچھ بھی نہیں۔یہ تو بہت پرانی بات ہے تمہیں ابھی تک یاد ہے۔"اب لہجہ نادم نہیں تھا شگفتگی لئے ہوئے تھا۔وہ چپ رہی۔



مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"ایک بات کہوں...مجھ پر یہ نکاح کے بعد انکشاف ہوا تھا کہ میں درپردہ تمہیں ہی پسند کرتا تھا۔" اپنے مزاج کے برعکس آج وہ مسکراتے ہوئے اسے چھیڑ رہا تھا۔اسوہ نے اپنا چہرہ صاف کیا۔

"تم بہت اچھی ہو اسوہ' میں نے کبھی بھی تمہیں چھوڑنے کا نہیں سوچا تب بھی نہیں جب میں تمہارے بارے میں مشکوک ہوا تھا' اب بھی نہیں۔میں تو صرف تمہاری وجہ سے..."

"اسوہ...ہم دونوں اتنا عرصہ ایک دوسرے سے بھاگتے رہے ہیں۔اب مجھے لگتا ہے جیسے میں تھک گیا ہوں۔میں اب رکنا چاہتا ہوں۔ایک مرکز پر'یہیں ہمیشہ کے لئے'بی بی جان کی بھی یہی خواہش ہے۔اگر تم چاہو تو..." وہ جھجکتے ہوئے بات ادھوری چھوڑ گیا تھا۔

"بارش کب ختم ہوگی...؟" اس کی بات کا مطلب سمجھتے ہوئے بھی وہ ناسمجھی کا مظاہرہ کر رہی تھی جبکہ چہرہ کافی حد تک بلش ہو گیا تھا۔وہ اس معنی خیز "تو" سے بچنا چاہتی تھی۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

”شاید آج بارش کا بھی برسنے کا موڈ ہے۔تیز سے تیز تر ہوتی جارہی ہے۔“

”مجھے بہت خوف آتا ہے ایسی طوفانی بارش سے۔“ وہ اپنا ڈربیان کررہی تھی۔

”اور مجھے ایسی بارش میں بھیگنے میں لطف آتا ہے۔“ سالک نے کھڑکی کے شیشے کے پار برستی موسلادھار بارش کو دیکھتے ہوئے کہا۔

”اسوہ...چلو آؤ بارش میں بھیگتے ہیں۔“ اچانک اس نے اسے کہا تووہ ایک دم پیچھے ہٹی تھی۔

”نہیں...مجھے بہت ڈر لگتا ہے۔کبھی نہیں۔اتنی سردی ہے۔“ وہ ابھی سے کپکپانے لگی تھی۔سالک مسکرادیا پھر ا س کابازو تھام کر اسے قریب کرلیا۔

”پاگل ہو تم بھی... میں مذاق کررہاتھا۔مگر میری موجودگی میں تمہیں ڈر نہیں لگے گا۔بی لیومی...“ گمبھیر لہجے میں کہتے اس نے اسے اپنے حصار میں لے لیاتھا۔اسوہ کا کپکپاتا وجود لرزا ٹھا مگر اب اس میں خوف کاعنصر نہیں بلکہ محافظت کا احساس غالب تھا۔

”ہم پچھلی سب باتوں کو بھلا کر ایک نئی زندگی شروع کریں گے۔اس وعدے کے ساتھ کہ کوئی بھی بات کوئی بھی غلط فہمی دل میں نہیں رکھیں گے۔ورنہ یہ



مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

چھوٹی چھوٹی باتیں بڑھ کر بہت بڑی ہوجائیں گی اور Pasion Tree“ کا کردار ادا کریں گی۔“ وہ اس کے کان میں سرگوشی کے سے انداز میں کہہ رہاتھا۔اسوہ کی آنکھوں سے چند آنسو بہے تھے اور سالک کے گریبان میں جذب ہوگئے تھے۔

سالک نے جھک کر ایک استحقاق بھری مہر اس کی پیشانی پرثبت کی تھی اسوہ اس کی پناہ میں مزید سمٹ گئی تھی۔باہر بارش ابھی تیز تھی مگر اندر وہ پرانے دنوں کو بھلائے نئی زندگی کی شروعات کررہے تھے۔دونوں ہی پرسکون اور خوش تھے۔

اور زندگی بھی انہیں دیکھ کر مسکرائی تھی۔

”مسافر لوٹ آئے ہیں۔“ ہوائیں کھڑکی کے شیشوں پردستک دیتے گنگنارہی تھیں۔سالک اس کے کان میں سرگوشی کے سے انداز میں کچھ کہہ رہاتھا اور اسوہ سرہلائے مسکرائے جارہی تھی۔کہ یہی زندگی تھی اور یہی محبت تھی۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

ختم شد